از

بخشی نرسنگداس ریٹائرڈ ڈپٹی کنٹرولر آف ڈیفنس اکونٹس
ڈیرہ دون

جس کو سوامی رام کرشن سنستھا یک شنکر ویدانت گرنتھالیہ جالندھر
نے
ویدانت کے جگیاسوؤں کیلئے نیشنل آرٹ پرنٹرس الہ آباد میں
چھپوایا

بار اول ایکہزار
قیمت دو روپیہ -/2

ملنے کا پتہ :- 369 پرانا ڈالن والا - ڈیرہ دون

سمرپن

پر یہ ہردیش۔ وندتیہ آتم تتو۔ آپ کی وستو آپ

کو

ارپن ہے۔ اوم

آپ کا ہی اپنا آپ

نرشنگداس

منگل آچرن

اوم تت ست برہم درج رحل انام اروپ
اگم اپارا کھنڈ ایک ست چت آنند روپ
ست گورپورن برہم کو بارمبار پرنام
جاں کے انوبھوتے کیھو سرو آتم سکھ دہام

★

تمہید

پریہ پاٹھک گن :۔ اُپنشد گیان امرت کا تیسرا بھاگ آپ کی سیوا میں ارپن کر رہا ہوں۔ جس مہان ستا کی پریرنا اور اُتساہ سے یہ کاریہ سمپن ہوا ہے۔ سب شریے اسی کو ہے یہ تیرا تو نمت ماتر ہے ویاکھیا میں کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو وہ اس کی بدھی کا دوش مانیں۔

اس بھاگ میں 3 اپنشدوں پر وچار لکھے گئے ہیں۔ ایشا واسیہ۔ کین۔ اور کٹھ اپنشد۔ یہ بات سب کو گیات ہی ہے کہ اپنشدوں میں برہم گیان یا برہم ودیا کی تعلیم دی گئی ہے یہ تعلیم بہت پرانی ہے۔ ہزارہا سال تک یہ تعلیم سینہ بہ سینہ بھرتی دوارا گورو شسیہ پرنالی سے سرگشت آگے بڑھتی رہی۔ اور پھر کہیں کہیں پتوں پر اور پھر کاغذ پر دستی لکھت دوارا پستک روپ میں پرگٹ ہوئی۔ جن منتروں اور شلوکوں میں یہ لکھی گئی۔ وہ سوتر روپ ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہی ان کی ویاکھیا یا تشریح کی ضرورت محسوس ہوتی رہی۔ اور وقتاً فوقتاً مہا پرشوں برہم گیانی سنتوں نے ان اپنشدوں کی ویاکھیا اپنے ڈھنگ سے لکھی۔ عام طور پر یہ ودیا برہمگیہ گوروں سے باقاعدہ شِشیہ بھاو گرہن کر کے ودیارتھی کے روپ میں پڑھی جاتی تھی۔ آج کے یگ میں جبکہ کتابیں آسانی سے چھپ سکتی ہیں۔ اور کسی پرکار کے گیان کی کمی نہیں۔ اپنشد بھی کافی چھپ کر اُپلبدھ ہو رہی ہیں اور ان پر ویاکھیا بھی بڑے بڑے ودوان انو بھوی مہا پرشوں کی لکھی ہوئی موجود ہیں ان کی زبان بہت مشکل ہے اور کہیں کہیں تو وچاروں میں کافی ورودھ ہے

[illegible] اپنشدوں کی ویاکھیا بہت کم دکھائی دیتی ہے جو کہ اردو دان برہم گیا سووں

کوسرل بھاشا میں اپنشد ودیا کا بودھ کرا سکیں۔ پربھو آتم دیو کی پریرنا سے چھوٹی اپنشدوں کی سرل ودیا کھیا کا یہ سلسلہ شروع ہوا جس کی دو کڑیاں پیش ہو چکی ہیں۔ اور تیسری زیر غور ہے ان وچاروں کے بغور مطالعہ کرنے سے ایک بات سِدھ ہوتی ہے کہ یہ اپدیش کسی ایک وارگ جماعت قوم مذہب رنگ یا دیش کے لوگوں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ بنی نوع انسان یا مانو ماتر کیلئے ایک جیسا اُپیوگی ہے۔ اور یہ پرتھوی پر سورگیہ جیون کو استارہ لانے کیلئے اتی اوشک ہے۔ جیسا کہ ایشا اپنشد کے پہلے منتر سے ہی ودِت ہو جاتا ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ "سنسار میں جو کچھ چراچر ستھاور جنگم موجود دکھائی دیتا ہے۔ وہ ایشور پرماتما سے ویاپت ہے"۔ گویا ایشور پرماتما ہی ان تمام روپوں میں سامنے موجود کھڑا ہے اگر یہ بھاؤ نا منشوں میں ہردیہ انکت ہو جائے تو منش سے پھر منسا (من سے) واچا (بانی سے) کرمنا (کرم کرکے) کیا کوئی پاپ ہو سکیگا۔ سب منشوں کے ساتھ بلکہ سب پرانیوں کے ساتھ اسی کے ہردیہ میں اگادھ پریم نہیں بھر جائیگا۔ اور سب دیوی سمپتی کے گن اپنے آپ ہی منشوں میں پرگٹ ہونے لگیں گے۔ اگر پرتھوی پر مانو سماج کی ایسی استھتی ہو جاوے تو سورگ باجنت کیا اسی دھرتی پر آ موجود نہیں ہوگا مگر یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر ہم لوگ اپنشد کے ان اپدیشوں کو عملی جامہ پہنائیں اور اپنے جیون میں ڈھالیں۔ آج ہمارے سماج کی یہ دشا ہے کہ سب لوگ باتوں کے دھنی ہیں۔ اور عمل میں کورے ہیں۔ اور یہی کارن ہے کہ ان دنوں دھرم پرچار کا کوئی اثر نہیں اور ہماری نوجوان پیڑھی ناستکتا کی اور بڑھ رہی ہے۔

آج تک ایک وہم پرچلت رہا ہے کہ اُپنشد گیان سنیاسی ورکت لوگوں کیلئے مخصوص ہے۔ جو بالکل غلط اور محض بھرم ہے۔ یہ اپدیش ورکت پرشوں کی نسبت گرہستی لوگوں کیلئے زیادہ اپیوگی ہے۔ جیسا کہ ایشا اپنشد کے دوسرے منتر سے ظاہر ہے وہاں "اپنشد" سب کرموں کو کرتے ہوئے سو سال تک جینے کی اچھا کرنے اپدیش کرتا ہے اگر یہ اپدیش سنیاسیوں کیلئے ہوتا تو کرم کرموں کے تیاگ کا ہوتا۔ اپنشدوں

کے مطالعہ سے ایک اور بات جگیاسوؤں پر واضح ہو جائیگی کہ اپنشد کسی رواجی مذہب دوارا پوجا پاٹھ کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ کیول منش کے اگیان کے قلعہ پر زبردست گولہ باری کر کے گیان کی روشنی دیتا ہے اپنے ست سروپ کو نہ جاننا ہی اگیان ہے اور اگیانی کو شرتی آتم ہتھیارے کہتی ہے جو منش ہردیہ اگیان سے آورت ہیں۔ وہ آسری یونیاں یا لوک ہیں اور وہ آواگون کے چکر میں ہیں۔ ایسا ایش اپنشد کے تیسرے منتر کا تات پریہ ہے۔

منش کے اندر جو کرتاپن کا ابھمان سوبھاوک ہی اُتپن ہو جاتا ہے۔ اس کو دُور کرنے کیلئے کین اپنشد میں یکش کی گاتھا بہت سندر ڈھنگ سے ورنن ہوئی۔ دیوتاؤں کو اسروں پر وجے کا ابھمان ہو گیا کہ ہم ہی شکتی شالی ہیں اس ابھمان کو توڑنے کیلئے وہاں برہم یکش روپ میں پرکٹ ہوا۔ اور اگنی اور وایو کا ابھمان چور کرنے کے بعد غائب ہو گیا جب وہاں اندر گیا تو اس کو وہاں اُما کے درشن ہوئے جس نے یہ اُپدیش دیا۔ کہ سروکار یہ برہم کی شکتی سے ہوتے ہیں کرن کراون ہار وہی پرمیشور ہے۔ یہ شریر تو کیول ماتر مادھیم ہیں۔ اور یہ کبھو کے اوزار ہیں۔ وہی جس طرح چاہتا ہے ان کو چلاتا ہے اسی طرح اندریوں کی شکتی کے بارے میں بھی سمجھایا گیا ہے۔

کٹھ اپنشد میں تو بڑے اُتم ڈھنگ سے آتما کا اُپدیش ہوا ہے۔ اس اُپدیش کو مرتیو کے مکھ سے کہلوایا گیا ہے اور شِشیہ روپ جگیاسو ایک سرل ہردیہ بالک ہے۔ جو نہ کیول شردھاوان ہے بلکہ ویراگ اور وویک سے سمپن ہے۔ جگیاسوؤں کو ایسا ہی سادھن سمپن ہونا اتی آوشک ہے تبھی برہم وویا پھلی بھوت ہوتی ہے۔

جگیاسو جن ان بینوں کا منن پوروک سوادھیائے کریں اور ندِدھیاسن دوارا اسی جیون میں کرتیہ کرتیہ ہو جائیں۔ ایسی میری پرارتھنا ہے۔

انت میں راقم شری سوامی رام کشن جی سنستھا یک نشنکر ویدانت گرنتھالیہ جالندھر کا بہت ہی آبھاری ہے جن کی پریم بھری پریرنا — اتساہ اور آرتھک سہایتا سے یہ اُتم گرنتھ جنتا کی سیوا میں بھینٹ ہو سکے ہیں

اوم تت ست۔

آپکا اپنا آپ،

نر سنگداس لو

27-2-76

ایشاواسیہ اپنشد

منتر 1 اکھل برہمانڈ میں جو کچھ جڑ چیتن روپی جگت ہے۔ یہ سب کچھ ایشور سے دیاپت ہے۔ اسے تیاگ پوردک بھوگ کرو اس میں آسکت نہ ہوو۔ یہ دھن کس کا ہے۔

(ویاکھیا) ہر اپنشد کا اپنا اپنا شانتی منتر ہوتا ہے جس میں اکثر گورو شسیہ اپنی سپھلتا کیلئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں اس اپنشد کا شانتی منتر دلکش ہے اس میں پربرہم سچدانند گھن کا پری پورن سوروپ ورنن کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو زیادہ مہتو دیا جاتا ہے۔ وہ منتر اس پرکار ہے۔ منتر (سنسکرت شبدوں میں)

ادم پورنہ ادہ پورن مدم پورنات پورن مدچیتے

پورن سیہ پورن مادائے پورن میواوششیتے۔

ادم شانتی شانتی شانتی!!!

(ارتھ) ادم وہ پربرہم سب پرکار سے پورن ہے یہ (جگت) بھی پورن ہی ہے اس پورن سے ہی یہ پورن اتپن ہوا ہے پورن سے پورن کو نکال لینے پر ششیش پورن ہی بچ رہتا ہے۔

پورن سے پورن کے نکال لینے پر پورن کیونکر بچتا ہے اسی وارتا کو سمجھنے کیلئے آپ بجلی کا ادھارن لیں۔ ودیت (بجلی) سارے وشو میں اوت پروت ہیں۔ پورن ہے مشینیں لگا کر جو بجلی ہم پیدا کرتے ہیں۔ وہ بجلی ویسی ہی پورن شکتی ہے نیستی

سے ہستی کا ہونا چونکہ ناممکن ہے اس لئے یہ کہ نرم بجلی کہیں نیستی یا ابھاؤ سے پیدا نہیں ہو جاتی بلکہ اسی پراکرتک ودیُت (بجلی) کا ہی روپانتر ماتر ہے گویا اسی پورن ودیت شکتی سے ہی یہ بجلی نکلتی ہے اور یہ بھی اسی طرح پورن ہی ہے کوئی شک نہ کرے کہ یہ بناوٹی بجلی کیونکر پورن ہو سکتی ہے دیکھئے جب تاروں کی خرابی سے بجلی رائل (لیک) ہوتی ہے۔ تو کیا وہ کہیں ناش ہو جاتی ہے نہیں ہرگز نہیں وہ ناش نہیں ہوتی بلکہ اپنے مہاکارن قدرتی بجلی میں ہی لین ہوتی ہے جس طرح نیستی سے ہستی کا ہونا محال ہے۔ اسی طرح ست کا ابھاؤ نہیں ہوتا۔ یعنی ہستی کبھی نیستی میں تبدیل نہیں ہوتی۔ اس لئے بناوٹی بجلی بھی پورن ہے۔ صرف اس کا اظہار وہیں ہوتا ہے جہاں تاروں کے ساتھ بلب وغیرہ لگایا جاتا ہے۔ سارے سنسار میں کتنی مقدار میں ہم بجلی کا اُتپادن کر رہے ہیں۔ اس کا کتنا زیادہ خرچ کرتے ہیں تو کیا قدرتی بجلی جو پوری پورن ہے اس کے سٹاک میں کمی ہو جاتی ہے۔ کیا وہ اب کبھی پورن نہیں ہے۔ نہیں وہ ویسی ہی پورن ہے جیسی آج سے ہزاروں سال پہلے تھی اور ہزاروں سال بعد بھی پورن ہی رہے گی۔ یہی حال اس پرم چیتن تتو کا ہے جس کا نام اوم ہے۔ وہ بھی پورن ہے اس کا کاریہ جگت بھی پورن ہے پورن سے پورن کے نکلنے پر بھی وہ پربرہم پورن ہی ہے۔ ایسی ہماری انوبھوتی ہونی چاہئے۔

یہ اپنشد شکل یجروید (منتر بھاگ) کا چالیسواں ادھیائے ہے۔ پہلے انتالیس ادھیائوں میں بگیہ آدی کرموں کا ورنن ہوا ہے صرف اس آخری ادھیائے میں خالص گیان کا اُپدیش دیا گیا ہے چونکہ اس کے منتر کے آدی میں ہی "ایشا واسیہ" واک آیا ہے اس لئے اس کو ایشاواسیہ اپنشد کا نام دیا گیا ہے چونکہ یہ اپنشد وید کے منتر بھاگ کے انترگت شامل ہے اور اپنشد بھی ہے۔ اس لئے اس کو زیادہ مہتو دیا گیا ہے اور اس کو پہلی اپنشد کا درجہ ملا ہوا ہے۔ اس کا اپدیش بہت مختصر ہے لیکن پرمعنی ہے اس لئے جگیاسو سجنوں کو اس کا بھلی پرکار وچار کرنا چاہئے۔

اس پہلے منتر میں ہی گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے

یہاں کوئی ادہکار کی بات نہیں کہی گئی۔ نہ کسی شششہ کو مکھیہ رکھ کر کسی رشی سے اُپدیش دلایا گیا ہے نہ کسی سادھنا دشتیش کا ہی ذکر ہے بلکہ سیدھے سادے شبدوں میں ڈنکے کی چوٹ ست کو پرگٹ کر دیا ہے۔ یہ وراٹ روپ میں وشال وستو جو ہم دیکھ رہے ہیں جس کے اندر ہی ہم سب شریروں کو اُتپن ہوتا۔ ستھت رہتا اور ناش ہو کر لین ہوتا دیکھتے ہیں۔ جس کو ہم جگت یا سنسار کہتے ہیں اس میں جو کچھ بھی ہے خواہ چر ہے یا اچر۔ سنتھاور ہے یا جنگم۔ ستھول۔ یا سوکشتم۔ جڑ ہے یا چیتن۔ سب میں وہ پرمبرہم سب کا سوامی اوت پروت ہے۔ وہ نری نواس سب میں واس کرتا ہے۔ سب میں دیاپت ہے۔ وہی سرددیاپک اور سرب آدہار ہے ۔

کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپروکت ورنن سے ایسا سدھ ہوتا ہے۔ کہ دو وستو ہست ہیں ایک ایشور دوسرا جگت یا پدارتھ۔ اور ان میں دیاپک اور دیاپیہ کا سنبدھ ہے یا آدہار اور آدھے کا سمبندھ ہے کیا واقعی ویدکا یہی منشا ہے کہ ایشور اور جگت دو بھن بھن ستائیں ہیں اس کے جواب میں کہنا ہوگا۔ کہ یہ دونوں باتیں کادکار مانر ہے۔ شبدوں میں دو بھن کرنے سے ان ہوا دویت پرتیت ہوتا ہے جس طرح مرگ ترشنا کا جل ان ہوا ہی پرتیت ہوتا ہے آکاش کی نیلما۔ گندھرو نگر۔ آکاش پشپ سیپی میں چاندنی رسی میں سرپ آدی ان ہوئے ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دویت بھی پرتیتی ماتر ہے اور شبدوں تک سیمت ہے ۔

اگر یہ دوستا واقعی ست ہوتیں اور ایشور ان دستوؤں یا جگت کے اندر سمایا ہوا ہوتا جس طرح ایک چھوٹی شے بڑی شے کے اندر سماجاتی ہے یا جس طرح گھڑے کے اندر پانی بھرا ہوتا ہے تو ضروری ہے ایشور اور جگت دونوں میں جگت بڑا ہوتا اور ایشور چھوٹا سدھ ہوتا ہے۔ پھر جتنی جگہ (دیش) میں ایشور موجود ہے اتنی جگہ میں جگت کی ستا نہیں ہوگی۔ اور جہاں جگت یا پدارتھ موجود ہے وہاں ایشور کی ستا

نہیں سدھ ہو گی اس طرح ایشور اور جگت سرو دیا یک اور پورن نہ ہو کر ایک دیشی
وا اپورن سدھ ہوں گے۔ دونو ہی پری چھن اور سیمت سدھ ہوں گے۔ پرچھن
وستو آکار وکار والی اور ناشوان ہوتی ہے اسلئے ایشور بھی وکاروان اور ناشوان
سدھ ہوگا۔ جو شانتی منتر میں بتائی گئی ایشور کی پری بھاشا کے عین اُلٹ ہوگا
اسلئے وید کا یہ کبھی منشا نہیں ہو سکتا کہ ایشور اور جگت دو وستو ہیں۔ وہ تو صرف
ایشور کی سرو ویتا کو مکھ رکھ کر شبدوں میں اس پرکار کہا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایشور
پرماتما ہی یہ سب کچھ ہے وہی ان سب نام روپوں میں سمپورن جگت میں جگت
روپ ہو کر ویاپ رہا ہے اور ہم اور آپ اور ہمارے شریر بھی وہی ہے۔ ہم سب چیتن سوروپ
ایشور آتما ہیں۔ جب یہ حال ہے۔ تو وید کہتا ہے" اس کا تیاگ پوروک بھوگ کرو۔ اس
میں آسکت نہ ہووو۔ یہ دھن کس کا ہے"۔ اب شریر بھوگتا ہے اور وشے پدارتھ
بھوگ ہیں۔ بھوگ بھوگتا کے پاس جاتا ہے۔ دونوں ایک روپ ہیں اسی لئے دونو کا
سمبندھ ہوتا ہے دونو بھن بھن ہوتے۔ یوان کا سمبندھ نہ ہوتا اور وہ ایک روپ نہ ہوتے بھوگتا بھوگ
ہو جاتا ہے اور دونوں دونو ملکر ایک روپ ہو جاتے ہیں جب بھوگتا بھوگ سے یکت ہوتا ہے
بھوگ کو اپنے میں لے کر لیتا ہے تو نہ بھوگ باقی رہتا ہے نہ بھوگتا۔ بھوگ کے کارن ہی بھوگتا ہوتا
ہے جب بھوگ کا انت ہوتا ہے بھوگتا سوئم اپنے کلپت روپ کا تیاگ کر دیتا ہے اسی طرح
بھوگ اور بھوگتا کی اپادھی سے رہت چیتن تتو ہی پیچھے ست موجود ہوتا ہے
یہ عین قدرتی قاعدہ کے انوسار ہے۔

اب پدارتھوں کا بھوگ تو ضرور ہوگا لیکن وہ دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک تو آسکتی
سہت ہوگا۔ یعنی ہم پدارتھوں میں سکھ اور ست بدھی کر کے ان میں آسکتی بڑھالیں
اور اُن کو اپنے سکھ کے ہیتو اکٹھا کرنے کے درپے ہوں اور ان کو پراپت کر کے ان کا اُپ
بھوگ کریں۔ دوسرا آسکتی رہت بھوگ ہے۔ ہماری کسی پدارتھ وشیش میں کوئی راگ وغیرہ
نہ ہو کر [illegible]

کریا سے بھوگا جاتا ہے۔ اس میں کرتاپن کی بھاونا نہیں ہوتی میں کھاتا ہوں یا دیکھتا ہوں میں پرکار کا ابھیمان نہیں ہوتا وایو کے سپندن کی طرح کریا سو بھاوک انکھوا قدرتی ہے۔ آسکتی یکت بھوگ میں بھوگتا میں کرتاپن کی بدھی ہوتی ہے۔ شریر کا اتھوا اندریوں کا ابھیمان ہوتا ہے۔ پدارتھوں میں ممتا یا میراپن ہوتا ہے جن کی قید میں بندھ کر منش بھوگ بھوگتا ہے اور اس کے پھل سوروپ راگ دویش اور ہرش شوک کے جال میں پھنس جاتا ہے راگ رہت اتھوا آسکتی سے وِمکت ہو کر جو بھوگ بھوگتے ہیں۔ ان کو ایک تریتی پرسنتا اور ہلاس کی پراپتی ہوتی ہے۔ پرنتو راگ دویش اور ہرش سوش اتھوا اور ممتا میں اور میراپن) ان کے اندر آتین نہیں ہوتے جہاں راگ نہیں ہوتا وہاں تیاگ ہوتا ہے میراپن کا ابھاؤ تیاگ کا سوروپ ہے راگ سے رہت بھوگ ہی تیاگ پورک بھوگ ہے اور یہی وید کا آشے ہے کہ راگ اور آسکتی سے رہت ہو کر پدارتھوں کا اُپ بھوگ کیا جاوے۔ لالچ نہ کریں یہ دھن پدارتھ کس کے ہیں یعنی کسی ویکتی کے نہیں ہیں وہ سب ایشور کے ہیں ان میں ممتا کرنا پاپ ہے۔

ان پدارتھوں میں ملکیت اور مالک کا سمبندھ کبھی تو ثابت نہیں ہوتا۔ یہ شریر جب میں آتم بدھی کر کے منش مالک ہونے کا گمان کرتا ہے اور اپنے بھوگ وستوؤں پر ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے یہ سب ایک ہی شرینی میں گنے جاتے ہیں دو نو مہا بھوتوں کا ریہ جڑ ہیں۔ جڑ وستو مالک تھوڑے ہی ہو سکتی ہے۔ جڑ وستو است اچیتن اور دکھ روپ ہوتی ہیں جڑ کا در اصل کوئی استیتو ہی نہیں کیول چیتن ہی ست ہے ست کا کبھی ابھاؤ نہیں ہوتا۔ اور است کا کوئی وجود نہیں ہوتا اس ست اور است میں چیتن اور جڑ میں مالک اور ملکیت کا سمبندھ سدھ نہیں ہوتا۔ اس طرح شریر کو ملحوظ رکھ کر کبھی ہم پدارتھوں میں ممتا کو کسی پرکار بھی اچت نہیں کہہ سکتے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اندریوں کی رسّی کو لپٹنے سے ہی پدارتھوں میں راگ ہوتا ہے اندریوں کی وشئے آسکتی سے ہی ممتا اُتپن ہوتی ہے اور وہ بھاؤ اندریوں میں ہی رہتا ہے تو اس پر ہمارا یہ کہنا ہے کہ اندریہ اور وشئے بھی ایک روپ ہیں۔ نیتر اور اس کا وشئے روپ دونوں ہی اگنی کے کاریہ اگنی روپ ہیں۔ اسلئے نیتر اندریہ اور روپ پہلے بھی ایک ہی ہیں اور ملاپ ہونے پر ندروپ ہو جاتے ہیں۔ ان میں کبھی مالک اور ملکیت کا سمبندھ قائم نہیں ہو سکتا ہے آپ کسی بھی درشٹی سے دیکھیں۔ پدارتھوں کے اندر ممتا کا کوئی ہیتو نہیں کیول اگیان سے جیووں کو وشئے بھوگوں میں موہ وشی آسکتی ہو جاتی ہے اور وہ اسی اگیان کے اندھکار میں پدارتھوں کو اپنے واسطے اکٹھا کرتے ہیں۔

کوئی بندی یہ پوچھ سکتا ہے کہ ایشور پرماتما کیونکر جگت میں سروروپ ہو کر ویاپ رہا ہے اسی وشئے میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بھائی ذرا غور کرو مٹی کے سب برتنوں میں مٹی کیونکر دیاپت ہے۔ سونے کے سب زیوروں میں سونا ہی اوت پروت ہے۔ زیوروں میں سونا ہی پورن ہے لوہے کے تمام اوزاروں میں لوہا ویاپت ہوتا ہے۔ لکڑی کے سامان آرائش میں لکڑی ہی سب کچھ ہے اسی طرح ایشور پرماتما جگت کے سب پدارتھوں میں ویاپت ہے۔

اسی بات کو زیادہ وضاحت سے سمجھنے کیلئے آپ سوپن اوستھا پر غور کریں پرش جب سو جاتا ہے ستھول شریر اور ستھول اندریہ شتھل ہو جاتے ہیں سوائے سوکشم شریر اور سوکشم اندریوں کے پرش کے پاس کوئی مصالحہ تتو بھوت وغیرہ کچھ نہیں ہوتا پھر بھی وہ ایک سوپن سنسار اُتپن کرتا ہے۔ اس میں پانچوں بھوت کارکناں ہوتے ہیں۔ زمین آسمان سوریہ۔ چاند۔ ستارے پہاڑ۔ دریا مکان اور سامان باغ باغیچے سب کے سب آناً فاناً تیار ہو جاتے ہیں۔ اب آپ ہی بتاؤ کہ وہ ساری سوپن کی رچنا جو پرش نے اپنے ہی اندر سے اُتپن کی ہے۔ تو کیا وہ پرش سے بھن ہے یا باہر ہے۔ یا اسی کا سوروپ ہے۔ کیا پرش ست چت آنند ہو کر سب میں اوت پروت نہیں ہے۔ کیا وہ سب میں ویاپت نہیں ہے جس طرح سوپن کا سنسار درشٹا کا سوروپ

اس سے ۔ ہی ہے۔

بھن یا باہر نہیں۔ درتسٹا سے بھن اس کی کوئی ہستی نہیں۔

دیکھئے مکڑی اپنے منہ سے جالا نکالتی ہے اس کے ساتھ ایک گھر تیار کرتی ہے اور اس میں خود پھنس جاتی ہے پھر اسی کو جب چاہتی ہے نگل جاتی ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ جالا جو مکڑی سے اُتپن ہوتا ہے۔ اور اسی کے اندر جذب ہوتا ہے مکڑی سے بھن ہے۔ یا وہی روپ ہے۔ پرتھوی سے انیک پرکار کی اوشدھیاں بنسپتیاں دہا تو آدی نکلتے ہیں۔ ان کی اپنی ایک سرشٹی ہی تو ہے کیا وہ پرتھوی ہی نہیں ہیں۔ کیا وہ پرتھوی سے کبھی کچھ اور ہو سکتے ہیں ان کا آدانت پرتھوی ہے۔ تو مدھ میں وہ اور کیا ہو سکتے ہیں اسی طرح جس جگت کا آد اور انت پرماتما ہے۔ وہ مدھ کال میں پرماتما کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے اسلئے ہے پریمی جنو۔ یہ جگت ایشور پرم آتما کا ہی سوروپ ہے۔ برہم ان سب نام روپوں میں پرکاش ہو رہا ہے۔ آپ اسے جگت نہیں برہم ہی جانیں برہم جان کر برہم کے ساکشات درشن کریں۔ اسی چیتن سوروپ کی سیوا اور پوجا کریں اسی کے ساتھ پیار کریں اسی کو اپنا آپ یعنی آتما جانیں۔

منتر 2 کرموں کو کرتے ہوئے ہی سو سال تک جینے کی اچھا کرے۔ جس سے کرم منش میں لیت نہیں ہوتے تیرے لئے دوسرا کوئی مارگ کبھی نہیں ہے۔

(ویاکھیا) وید نے پہلے منتر میں جو گیان دیا ہے اور شلوک کے اُترارد میں جو آدیش دیا ہے۔ اسی کے انوروپ ہی یہ دوسرا منتر ہے۔ چونکہ ایشور پرماتما سرو ویاپک اور روبھو ہے۔ سرو روپ اور سرو گت ہے۔ سروگیہ اور سرو آتم بھاؤ سے سب تریہ ونوں میں لیلا کر رہا ہے۔ جگت میں جو کچھ ہے اس سب میں وہ ویاپت ہے۔ ایک رس اور اکھنڈ استھت ہے اس لئے اس جگت کے بھوگ پدارتھوں کو تیاگ پوروک ہی بھوگ کرنا چاہیئے۔ ان میں راگ اور آسکتی نہ ہونی چاہیئے۔ ان کا لالچ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ

یہ دھن پدارتھ کبھی کسی کے ہو نہیں سکتے جب سے سرشٹی کی رچنا ہوئی ہے۔ اننت کال سے
نش شریر پرگٹ ہوتے رہتے ہیں اور وہ کافی لمبی آیو ونیت کر کے یہاں سے گئے ہیں
ان بھوگوں سے نہ ان کی ترپتی ہوئی ہے اور نہ ان کو جمع کر کے وہ کہیں ساتھ لے گئے ہیں
یہ سب پدارتھ جوں کے توں یہاں ہی پڑے رہ جاتے ہیں اور ان میں آستھا رکھنے والا
بھولا جیو یہاں سے کوچ کر جاتا ہے۔ بھلا سوچو تو سہی کہ جو اشیا ہماری شریر یاترا سے پہلے ہی
یہاں موجود ہوتی ہیں اور شریر ناش کے بعد بھی یہاں بدستور قائم رہتی ہیں۔ ان پر ہمارا ادھکار
کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہمارے باپ دادا بھی اسی طرح آئے اور ان کو بھوگ کر چلے گئے۔ اس سے
صاف ظاہر ہے کہ یہ سجا سجایا باغ صرف ایک سیرگاہ ہے۔ اور ہم لوگ اس میں چند
لمحوں کیلئے سیر کرنے آتے ہیں اور سیر کر کے واپس چلے جاتے ہیں یہی اس پرم پتا پرمیشور
کا اس رچنا سے منشا ہے اس لئے آسکتی سے رہت ہو کر دھن پدارتھوں کا لالچ نہ
کر کے تیاگ پوروک ہی ان کا بھوگ کرنا چاہیے۔ اس کو آپ زندگی کا دستور العمل
ہی سمجھیں جو ویدنے صرف آدھے شلوک میں ہی ورنن کر دیا ہے۔

اب اسی قانون زندگی سے کرموں کو کرتے ہوئے تم سو سال تک جینے کی اچھّا
کرو۔ کیونکہ اس طرح کرم تم سے لپایمان نہیں ہونگے اور اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا
راستہ بھی نہیں ہے۔ یہ اُپدیش ویدنے اس دوسرے منتر میں دیدیا ہے۔ اب سوال
پیدا ہوتا ہے کہ کون سے کرم ہیں جنکو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور پھر سو سال تک جینے کی اچھا کرنے کو کیوں کہا گیا ہے۔

تھوڑا سا غور کرنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کرم واسنا سے ہوتے ہیں اور واسنا راگ
سے اتپن ہوتی ہے راگ یا آسکتی کے تیاگ کے واسطے ہی ویدنے پہلے ہی حکم دیدیا ہے
کہ اس سنسار کے پدارتھوں میں آسکتی نہ رکھ کر ان کا اُپ بھوگ کرو۔ جب ہماری
آسکتی ہی چھوٹ گئی۔ ہمیں کہیں بھی راگ نہیں ہے۔ ہمیں کیول اپنے آتم سوروپ
میں ہی انوراگ پیدا ہو گیا ہے تو واسنا کیونکر اتپن ہو گی جب تک راگ رہےگی بیج

جیت ردپی کبھی ہیں نہ ہو جائے دانا رد پی انکہا اُتپن نہیں ہو سکتا۔ اور دانسا کے بغیر کوئی کرم نہیں ہو سکتا۔ ثابت ہوا کہ راگ رہت منش سے کرم ہونا اسمبھو ہے۔

کوئی یہ پوچھ سکتا ہے کہ اگر کرم نہیں ہوگا تو سب شریر جو موگ آلسی ہو کر ناش ہو جائیں گے۔ اس میں وید نے کون سی بہتری دیکھی ہے منشوں کو اس سے کیا لابھ ہو سکتا ہے۔ منش شریر تو کرموں کا رچا ہوا ہے۔ کرموں کو نت کرتا رہتا ہے اسلئے اس کو کرم سوروپ ہی کہتے ہیں۔ اس کیلئے پھر وچار کرنا ہوگا کہ منش جیون میں کتنے پرکار کے کرم ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے جیون میں دو پرکار کے کرم ہوتے ہیں ایک تو وہ کام ہیں جن کو ہم ارادہ کر کے کسی اچھا یا پھل کو یکھ نہ کہ کر کرتے ہیں۔ ایک وہ کام ہیں۔ جن میں کوئی اچھا یا ارادہ کام نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ ہی ہوتے رہتے ہیں مثلاً خوراک کا ہضم ہونا۔ خون کا بننا۔ نیند آنا۔ سیر کرنا۔ میٹھا بولنا آدی۔ پہلی قسم کے کرموں کو ارادی کام یا اچھت کرم کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے طبعی کام یا سوبھاوک انچھت کرم کہلاتے ہیں۔

راگ رہت منش جیون میں اچھت (ارادی) کرم نہیں ہو سکتے۔ باقی شریر کے سوبھاوک کرم اپنے آپ بغیر کرتا پن کی بھاونا کے ہوتے رہتے ہیں۔ اچھت کرم میں کرتا پن کی بھاونا بنی رہتی ہے کرم پھل کی اچھا سے منش کرم کرتا ہے اسلئے اس کے نیک وبد پھل کا بھوگتا ہوتا ہے۔ یہاں وید کہتا ہے۔ کرم نہ لیتے نرے۔ ایسے کرم منش میں لپت نہیں ہوتے اچھت کرم تو منش کو باندھنے والے ہوتے ہیں منش ان میں لپا ئمان ہو جاتا ہے۔ اس لئے جن کرموں کو کرنے کا آدیش وید نے اس منتر میں دیا ہے۔ وہ اچھت کرم نہیں ہو سکتے وہ سکام کرم نہ ہو کر نشکام کرم اتھوا سوبھاوک انچھت کرم ہیں۔ جن کو منش کرتا ہوا یہاں سو سال تک جینے کی اچھا کرے۔ پورن

نشکام کرم تبھی ہو سکتے ہیں جب ان میں اپنی مانی ہوئی ستا یعنی اہنکار شامل نہیں کرتا۔ کرتاپن کی بدھی سے رہت ہی وہ کام ہوتے ہیں دھرم یا فرض جان کر ان کو کیا جاتا ہے۔ پھل اچھا کی کامنا سے رہت ہی وہ کرم ہوتے ہیں۔ اس قسم کے کام عادت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ سوبھاو بن جاتے ہیں تبھی وہ سوبھاوک ہو سکتے ہیں۔ غور کریں یادِ دھرناک پر مکھی بیٹھی ہی تھی کہ اُدھر سے جھٹ ہاتھ کا جھپٹا لگا۔ اور مکھی کو اڑا دیا۔ اب اس میں کوئی ارادہ کام نہیں کرتا یہ کام سوبھاوک ہو گیا ہے۔ اس کا کوئی کرتا نہیں۔ اس کا کوئی پھل نہیں۔ اگر مکھی مر بھی جائے تو بھی اس کا مارنے والا کوئی نہیں۔ اسی درشٹی سے شاستروں میں میں کہا گیا ہے کہ اگر برہم گیانی سے گئو اتھوا برہمن کا بھی ودھ ہو جائے تو بھی وہ قاتل نہیں ہوتا اور اُسے پاپ چھو نہیں سکتا۔ کیونکہ گیانی کے سارے کرم سوبھاوک اور پورن نشکام ہوتے ہیں۔ اس کے ایرکت "سرو بھوت ہتے رتا" سرو بھوت پرانیوں کے ہت میں رت رہنے کے سوبھاو سے جو سرو جنک کاریہ سرو بھوت پرانیوں کی سکھ ورِدھی کیلئے نشکام درتی سے کئے جاویں۔ سرو کے سکھ میں سکھی ہونے کی بھاونا سے دوسروں کے دکھ دور کرنے کی جو چیشٹا کی جاوے۔ وہ سارے کے سارے کام نشکام سوبھاوک اور انجفت کہلائیں گے۔ ایسے ہی کاموں سے پرتھوی سورگ بن جاتی ہے۔ جو لوگ سورگ کو پرتھوی پر اُتار لانا چاہتے ہیں۔ کام کرنے کے اس ڈھنگ کو گرہن کریں وہ یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے ان دو منتروں پر بھلی بھانتی وچار کریں۔ اور ان کو ہردیہ سے اپنا لیں کریاتمک جیون میں ان کا پریوگ کرکے اپیوگ دیکھیں جیون سندر ہو جائیگا۔ نا دھر یہ کا انو بھو ہو گا۔ ہردیہ وشال ہو گا۔ وراٹ کے ساتھ تدسوتپا پراپت ہو گی۔ اور سوئے سوروپ آنند کے امرت رس کا آسودا ہو گا۔ تب اصلی معنوں میں رام راجیہ ہو گا۔ اور ہم سوراجیہ کے آنند کو انو بھو کر سکیں گے۔

وید نے اسی منتر میں کرموں کو کرتے ہوئے سو سال جینے کی اچھا کرنے کو بھی کہا ہے نشکام کرموں کے کرنے والے کو جینے کی اچھا کا اپدیش دینا۔ ان دو باتوں میں کوئی ٹھیک ٹھیک میل نہیں ہوتا۔ اسلئے وید کی مراد کیا ہے ٹھیک آستے کو پرکٹ کرنا چاہیئے۔ ایسا کوئی سجن پوچھ سکتے ہیں ان سے یہ کہنا ہوگا کہ سدا جیوت رہنے کی اچھا ہر پرانی میں ہے۔ کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا۔ اتھوا اپنا ناش کوئی برداشت نہیں کر سکتا کا ذن یہ پرانی سوروپ سے ست ہے۔ امر ہے اجر ہے اور اوناشی ہے۔ ہر پرکار کی واسنا کے ناش ہو جانے پر بھی جینے کی لالسا بنی رہتی ہے۔ وید نے اس لالسا کا انت کرنے کیلئے ہی سو سال کی اودھی مقرر کر دی گویا سادھارن منش کی آیو سو سال ہونی چاہیئے۔ ایسا وید واکیہ سے سدھ ہوتا ہے۔ وید کہتا ہے ہے منش سو سال تک تم جینے کی آشا کر سکتے ہو۔ بڑی آپ نشکام کرموں کو کرتے رہیں اور آسکتی رہت ہو کر پدارتھوں کو بھوگیں۔ اور اس کے ساتھ ہی برہم ورشٹ بنائے رکھیں۔ برہم کو سارے جگت میں اوت پروت اور ویاپت دیکھیں۔ سو سال سے زیادہ جینے کا لالچ نہ کرو۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ بس سو بھاؤ کریا کو کرتے ہوئے سو سال تک جینے کی آشا کرو۔

اس کے بعد منتر کہتا ہے۔ اس کے بغیر دوسری کوئی راہ نہیں۔ وید کا مطلب یہ ہے۔ کہ مارگ دو ہی ہیں۔ پریہ اور شریہ۔ پریہ سکام کرموں کا راستہ ہے۔ منش سنسار کے بھوگیہ پدارتھوں کو ستیہ مان کر ان کو گرہن کرنے کیلئے یتن کرتا ہے۔ اور انہیں سکھ پراپتی کیلئے آپ بھوگ کرتا ہے۔ تھوڑی دیر سکھی ہوتا ہے لیکن پھر ویسا ہی اترپت اور پیاسا ہو جاتا ہے۔ یہ آنند کی پیاس ان وشئے بھوگوں سے بجھتی نہیں۔ اس لئے منش نت نئے یتن کرتا ہے اور اس آنند کی تلاش میں سرگرداں ہی یہاں سے چل دیتا ہے جیسی جیسی کامنا کرتا ہے جس طرح کے نیک اور شبھ کرم کرتا ہے اسی کے انوسار اچھے اچھے بھوگوں کو پراپت کرتا ہے لیکن کریا سدھ سارے بھوگ ناشوان ہوتے ہیں اور

سچا نتیہ سکھ پردان کرنے میں اسمرتھ ہیں ۔

دوسرا مارگ نشریے ابھوا لنشکام کرموں کا ہے جس کا دید اس منتر میں اپدیش کر رہا ہے جس کا ورنن اوپر ہو چکا ہے جس کے لئے کرتا پن کی بدھی وا ہنگتا اور ممتا کا تیاگ کرنا پڑتا ہے جو دھرم اور فرض جان کر کئے جاتے ہیں جن میں کرم پھل اچھا کی کامنا نہیں رہتی ۔ جو بلا ارادہ سوبھاوک گتی سے ہو جاتے ہیں ایسے کام کرتا کو باندھنے والے نہیں ہوتے ۔ منش راگ دویش ہوش شوک آدی روندوں سے مکت ہو جاتا ہے ۔ اپنے آپ میں سدا شانت ترپت اور آنندت ہوتا ہے اس کا آنند کہیں باہر نہ ہو کر اس کے ہردیہ میں پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے ایسا لاغرض اور بے خواہش انسان ہی سچی سیوا اور پراوپکار کو اپناتا ہے خود سکھی ہوتا ہے دوسروں کو سکھی کرتا ہے یہی کلیان کا ایک ماتر مارگ ہے اس کے علاوہ دوسرا مارگ نہیں ہے پرکھی ساکرہا ۔ ن ہو کر وچار کرید

منتر 3 اسروں کی جو پرسدھ یونیاں (لوک) ہیں ۔ وہ اگیان اندھکار سے آورت ہیں جو کوئی بھی آتما کا ہنن کرنے والے ہیں ۔ وہ مر کر بار بار ان لوکوں کو پراپت ہوتے ہیں

(ویاکھیا) وید بھگوان نے پہلے دو منتروں میں منش جیون کی اتم مریادہ کو ہمارے سامنے رکھا جس کو اپنا کر منش اس پرتھوی منڈل پر آنند پورک کلیش سے رہت جیون وتیت کر سکتا ہے اور یہ منش لوک ہی سورگ سے بن سکتا ہے ۔ پرنتو سب منش تو ایک سی پرکرتی کے نہیں ہوتے ۔ یہی باتو جب دیوی سمپتی کے شبھ گنوں کو دھارن کرتا ہے تو دیوتا بھجا ہے اور بہت اتم گتی کو پراپت ہوتا ہے اور جب اسری سمپتیوں کا آشرہ لیتا ہے ۔ درگنوں میں ورتتا ہے تو مانوتا سے گر جاتا ہے ۔ کرور کرم کرتا ہے خود دکھی رہتا ہے ۔ دوسروں کو دکھی کرتا ہے ۔ تب یہ راکشش یا اسر نام پاتا ہے ۔

اس منتر میں دیو ایسے ہی منشوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو بھگ وید گیا کا النگھن

کرتے ہیں۔ شبھ گنوں کو دھارن نہیں کرتے دن رات کھانے پینے اور عیش و عشرت میں گزار دیتے ہیں۔ آتما کو نہ جانتے ہیں اور نہ جاننے کا پریتن کرتے ہیں اور اس سارکھ وسے تیوہ ہاتھ کے شریر کو ہی اپنا آتما مانتے ہیں ایسے لوگوں کو وید آتما کا ہنن کرنے والے کہتا ہے کیونکہ وہ آتما کو پست پشت ڈال کر شریر میں ہی آتم ابھمان کرتے ہیں تو اس طرح وہ آتما کا ترسکار کرتے ہیں جو کہ ہنن کرنے اتھوا مارنے کے برابر ہی ہے اسی قسم کے آتما کے ہنن کرنے والے منش ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہیں وہ اسی جیون میں دکھی رہتے ہیں۔ بھوگوں کو بھوگتے بھوگتے وہ خود بیماریوں اور دکھوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور ترپتی یا تسلّی ان کو نہیں ملتی۔ ہر وقت بھوکے پیاسے ہی رہتے ہیں دوسروں کا حق چھین کر بھی سوئم سکھی ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن اُتنے ہی زیادہ دکھی ہوتے ہیں۔ کیا چور دوسروں کا مال چوری کر کے کبھی امیر ہوتے دیکھا ہے وہ کنگال ہی رہتا ہے وہی حال ان ابھاگے جیوؤں کا ہوتا ہے۔ ساری عمر سکھ کی کھوج میں بھوگوں کو جمع کرنے میں لگے رہے اور وشے وکاروں کی اگنی میں جلتے رہے۔ نہ واسنا پوری ہوتی ہیں۔ نہ شانتی نصیب ہوتی ہے۔ اسی دوڑ دھوپ میں شریر چھوٹ جاتا ہے۔ اور اپورن واسنائیں ان کیلئے دوسرے شریروں کو تیار کر دیتی ہے اسی طرح ان کا آواگون کا چکر جاری رہتا ہے انہی کیلئے وید ''جم جم مرا در مر مر جم'' کہتا ہے کہ یہ لوگ بار بار جنم لیتے ہیں اور بار بار مرتیو کو پراپت ہوتے ہیں۔ انکو اسی قسم کے شریر پراپت ہوتے ہیں جو اگیان اندھکار سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ جہاں انکو گیان پراپتی کا موقعہ نہیں ملتا وہ پھر آتما کو جان نہیں سکتے۔ ایک دفعہ موقعہ پاکر چوک جانے سے نہ معلوم اب ہزاروں برس تک اور پنچ یونیوں میں چکر کاٹنا پڑیگا۔ اور کون کہہ سکتا ہے پھر کب ویسا موقعہ ہاتھ لگیگا۔ اسی لئے وید کا یہ منتر چیتاونی روپ ہے اور منشوں کو بھلے کھیت کرنے والا ہے۔

وید کہتا ہے، ہے منشو۔ تمہارے لئے دو راستے کھلے ہیں۔ یا تو آتم گیان کو اپنا کر اپنے سوروپ میں نیشٹھا پراپت کرو۔ نشکام ورتی سے سوبھاوک کرم کیا کرو۔ آسکتی رہت ہو کر جیون وتیت کرو۔ اور آنند پوروک یہاں کرانی کر سو سال تک یہ کرتی کو پراپت ہو جاؤ گر تم یہ کر سکے۔

نو یاد رکھو تم آتما کے ہنن کرتا ہو کہ یہاں بھی دکھی رہو گے اور مرکر آئندہ بھی دکھی رہو گے۔ تمہارا جنم پھر ایسے لوکوں انگھواسریہ دن میں ہوگا۔ جہاں تم سدا اگیان اندھکار سے آچھادت ہوگے اندھیرے میں جس طرح منش ٹھوکریں کھاتا ہے اسی طرح تم بھی دُکھ کی ٹھوکریں کھاتے رہو گے اسلئے ابھی موقعہ ہے۔ اپنے لئے سکھ اور آنند کا راستہ چن لو وہ آتم گیان کا راستہ ہے۔ تم اپنے آپ کو جانو تم شریر نہیں ہو۔ تم آتما ہو تم چیتن ہو۔ تم آنند ہو۔ تم اجر امر اناشی برہم ہو جانو اپنے آپ کو۔

منتر ۴ یہ آتما اچل ایک اور من سے تیز گتی والا ہے سب سے پہلے سب کا جاننے والا ہے اس کو دیوتا بھی نہیں پا سکتے۔ وہ دوسرے دوڑنے والوں میں خود ستھت رہتے ہوئے اتی کرمن کر جاتا ہے اس کی ستا سے وایو آدی دیوتا پران آدی کریا سمپادن کرتے ہیں۔

(ودیا کھیا) ویدنے پرم آتما کا سوروپ سرودے تبلاکر منش جیون کیونکر وتیت کرنا چاہئے یہ اُپدیش دیا۔ راگ سے رہت ہو کر تیاگ پوروک وشئے بھوگوں کو بھوگنے کی اجازت فرمائی۔ اور نیز سو کھاوک ساریرک کریاؤں کو کرتے ہوتے کرموں کے اثر سے نرلیپ رہ کر سو سال تک جینے کو آتما بندھائی اور جو آتما کو نہ جان کر وید کے آدیش کے ورودھ آچرن کرنیوالے ہیں، ان کی ادھوگتی کا ورنن کیا گیا۔ اب اس منتر سے پھر اُسی یہ برہم چیتن ستا کا اُپدیش آرنبھ ہوتا ہے جس کو سمپورن جگت میں پری پورن اوت پروت پہلے منتر میں بتا چکے ہیں وہ چیتن ستا سروآتم روپ ہے اس لئے اس کو آتما بھی کہتے ہیں۔

وہ آتما کیسا ہے۔ اچل اڈول ایکرس ہے ایک چھوٹی محدود شئے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلتی ہے اُسے چل کہہ سکتے ہیں جیسے ہمارا شریر ایک پری چھن وستو ہے اور وہ چل ہے۔ ادھر ادھر چل کر جاتا ہے لیکن آتما لامحدود اور بہت بڑا ہے سرب دیش اور سرب کال اس کے اندر سما جاتے ہیں اس سے باہر کوئی دیش نہیں جہاں وہ پہنچ سکے [illegible] ایک چیتن اچل ہے [illegible] نہیں

[illegible]

اڈول ہے۔ اس کے اندر کوئی وکار یا تبدیلی نہیں آتی۔ وہ ایک رس رہتا ہے۔ نروکار اور پرنیام سے رہت رہتی ہے۔ وہ آتما ایک ہے۔ واحد لاشریک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں یا غیر نہیں۔ دویت سے رہت ادویت ہے شرتی اس کیلئے "ایکمیوادویتم" کہتی ہے۔ یعنی وہ ایک اور ادویتہ ہے۔ محدود اشیاء کی کثرت ہو سکتی ہے پری چھن وستو نانا ہو سکتی ہیں پر تو لامحدود ایک ہی ہو سکتا ہے دو یا دو سے زیادہ اشیاء ایک دوسرے کی نسبت سے محدود ہو جاتی ہیں اسلئے چیتن سدا ایک اکیلا تن تنہا ہی رہتا ہے۔

"من سے زیادہ تیز گتی والا بھی ہے" پہلے ویدنے اس کو اچل بتایا یعنی اس میں گتی ہے ہی نہیں اب اسے تیبر گتی والا کہہ دیا۔ یہاں وید کا مطلب آتما کو چل سدھ کرنے کا نہیں۔ بلکہ من جو بہت تیبر گتی والا تو ہے۔ اس کے مقابلے میں ایسا کہا گیا ہے کہ وہ من سے بھی زیادہ تیز گتی والا ہے من تو بیچارہ ایک شریر میں سمیت ہے اس کے اندر سنکلپ کے اٹھنے اور گتی شیل ہونے میں کچھ دیر لگ سکتی ہے لیکن یہ سرو ویاپک پرم آتما تو پہلے ہی وہاں موجود ہوتا ہے جہاں جہاں من جاتا ہے وہاں وہاں وہ آتما کو موجود پاتا ہے من تو دوڑ دھوپ کر کے کہیں پہنچتا ہے یہ برہم بیٹھے بٹھائے وہاں حاضر ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ من سے زیادہ تیز گتی والا ہے۔

"سب سے پہلے سب کا گیا تا ہے"۔ جاننے والا ہمیشہ سب سے پہلے ہوتا ہے سب گھٹنوں میں آتم روپ سے براجمان ہے میرے شریر میں کوئی سنکلپ کوئی وچار کوئی گھٹنا ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو سب سے پہلے اس کے جاننے میں نہ ہو۔ وہ گیان سوروپ ہے جاننا اس کا ذاتی خاصہ ہے جس طرح میرے ایک شریر میں وہ سب سے پہلے جاننے والا ہے اسی طرح سرو شریروں میں اتھوا سارے وشووں میں وہ سب سے پہلے جاننے والا ہے۔ وہی سب کا اُدگم استھان ہے اسی لئے وید اس کو شرگیہ سروویت اور سروگت کہتا ہے۔

"اس کو دیوتا بھی نہیں پا سکتے"۔ کین اُپنشد میں کتھا آتی ہے کہ ایک بار دیوتاؤں کو اپنی وجے پر گرب ہو گیا تھا کہ ہم نے اپنی انویم شکتی سے اسروں کو پراجت کر دیا ہے۔ پربرہم پرماتمانے ان کے غرور کو توڑنے کیلئے یکش کا روپ دھارن کیا اندر دیوتاؤں کے سامنے پرکٹ ہوگئے۔ دیوتا جو اپنی فتح کے

نشے میں چور تھے۔ ان کو پہچان نہیں سکے۔ انہوں نے اگنی اور وایو کو باری باری یہ جاننے کیلئے بھیجا کہ یہ یکیش کون ہے۔ مگر وہ اسے پہچان نہ سکے بلکہ پراجت ہو کر شرمندہ واپس آئے آخر میں اندر خود گیا۔ تو یکیش چھپ گیا۔ غائب ہو گیا جس سے اندر اپمانت ہو کر دکھی ہونے لگا تو اما کے روپ میں شکتی نے پرگٹ ہو کر اس کو بتایا۔ کہ یہ ساکشات برہم دیو ہی یکیش کے روپ میں پرگٹ ہوئے تھے جن کی اپار شکتی سے تم کو وجے پراپت ہوئی اور تم اکٹھے ہی اسے اپنی وجے مان کر گھمنڈ میں آگئے تھے۔

اس طرح دیوتا لوگ بھی برہم کو پانے کا تین کرنے پر بھی اس کو پا نہیں سکتے۔ برہم کا ساکشات کار اسی منش شریر میں ہو سکتا ہے دیو یونی بھی پشو یکیشی کی طرح بھوگ یونی ہے۔ وہاں کوئی سوتنتر کرم یا نہیں ہو سکتی صرف منش یونی ایسی ہے جس میں بھوگ اور یوگ دونو ہو سکتا ہے بھگتی اور مکتی دونوں کی پراپتی سمبھو ہے۔ دوسرے دوڑتے والوں سے یہ بیٹھے بٹھائے آگے لانگھ جاتا ہے۔ یہ دوڑتا نہیں۔ مگر دوڑنے والوں سے پہلے ہی منزل پر موجود ہوتا ہے۔ اسی شریر میں اتھوا سنسار کے اندر وایو اگنی آدی دیوتا جو اپنا نیت کاریہ سمپن کرتے ہیں وہ اسی آتما کی شکتی سے ہی کرتے ہیں دوسرے شبدوں میں یہ آتما ہی سب میں سب کچھ ہے ایک اچل نرودیا یک اور سروگیہ ہے اس کی ستا سے سب کاریہ ہوتے ہیں۔

منتر ۵ = وہ چلتا ہے وہ نہیں چلتا ہے۔ وہ دور سے دور ہے اور اتینت سمیپ بھی ہے وہ اسی سمست جگت کے اندر پری پورن ہے اور وہ اس سمست جگت کے باہر بھی ہے۔

(ویاکھیا) پچھلے منتر میں کہا تھا کہ آتما اچل ایک اور تیز گتی والا ہے۔ سب سے پہلے سب کا گیا تا ہے۔ اس منتر میں وید کہتا ہے۔ وہ چلتا ہے۔ وہ نہیں چلتا ہے۔ اب وچار کرو کہ یہ دو دپریت باتیں ایک ہی آتما میں کیونکر گھٹ سکتی ہے۔ سنسار میں دو شے پرتیت ہوتی ہیں ایک چیتن ہے دوسری جڑ ہے۔ بھوت پرانی بھی دو پرکار کے ہیں۔ ایک ستھاور اور ایک جنگم

یا اہی کر [illegible]

وہ چر یا جنگم ہیں، اور جو ایک ہی ستھان پر درڑھ ہو کر پڑے رہتے ہیں۔ وہ اچر
اور ستھاور ہیں۔ مثلاً پتھر، برکش، آدمی جن میں چیتنا یا حرکت پرتیت ہوتی ہے ان کو
چیتن کہتے ہیں۔ اور جن میں چیتن پرتیت نہیں ہوتی وہی جڑ ہیں۔

پہلے منتر میں یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ ایشور آتما سمپورن جگت کی سمت وستوؤں میں
ویاپت ہے۔ اب بھی اسی کو دہرایا ہے کہ وہ آتما سمست جگت کے اندر اور باہر پری
پورن ہے کوئی دیش کال یا وستو ایسی نہیں۔ جہاں وہ پری پورن ستا نہ ہو۔ دوسرے
شبدوں میں وہی پر برہم ہی ان سب روپوں میں موجود ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ وہی ہے۔
جس طرح مٹی کے سب برتن مٹی ہی ہوتے ہیں۔ اور مٹی تمام برتنوں کے اندر اور باہر پری
پورن ہے۔ جس طرح آکاش سب وستوؤں کے اندر اور باہر سمایا ہوا ہے اور سب کو
اپنے اندر اوکاش دے رہا ہے۔ اسی طرح یہ آتما سب گھٹوں کے اندر اور باہر پری
پورن ہے۔ سب کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ہمارے ایک شریر کے انتر گت ہی ایک
چر اچر سرشٹی موجود ہے۔ کچھ نتو نت ہی چلایمان رہتے ہیں۔ اور کچھ ستھرا چل ہو کر
سمست ہیں۔ دونوں پرکار کے متوُل کر ہی شریر نرمان کرتے ہیں۔ اور ان کو سمست
رکھتے ہیں۔ اسی طرح اس بجاگرت سنسار میں بھی چر اچر ستھاور جنگم دونوں مل کر ہی کثرت کا
تماشا کر رہے ہیں۔

سمشٹی روپ میں وہی وراٹ شریر ہے۔ اور ویشٹی میں وہی ویشوانر ویشٹی ایک شریر کا
ابھمانی ہے۔ سمشٹی یا کل کی درسٹی سے وہ اچل ہے۔ اور ویشٹی یا جزو کی درسٹی سے وہ
چر ہے۔ اس طرح وہ چلتا ہے اور نہیں چلتا ہے۔

وہ دور سے دور ہے اور نہایت نزدیک ہے اس سرسٹی کا کوئی انت نہیں۔ ایک
ایک انو میں اننت سرشٹی ہے۔ اور سنتوں کی بانی میں کوئی کوئی کہہ کے کروڑوں ہی سرسٹیاں
بناتی ہیں۔ وگیانک لوگ بھی یہی بتاتے ہیں کہ اس سرسٹی میں انیک سورج، چاند، ستارے

اور پرتھویاں ہیں۔ ان میں ایک ہماری سرشٹی ہے۔ اسی طرح سے اپنی اس سرشٹی کو بھی پوری طرح نہیں جانتے تو اس سے باہر دوسری سرشٹیوں کا ہمیں کوئی گیان نہیں۔ لیکن یہ پرم آتما تو سب سرشٹیوں میں اتھوا لوک لوکانتروں میں ویاپک اور موجود ہے۔ اس لئے وہ دور سے دور ہے۔ اس کے علاوہ گیانی کیلئے بہت دور ہے۔ لیکن گیا نوان کا وہ موئیم آتما ہے۔ اپنا آپ تو دور نزدیک نہیں ہوتا۔ اس میں فاصلہ بے معنی ہے۔ ہم اپنے آپ سے نہ دور ہو سکتے ہیں۔ نہ نزدیک۔ صرف کہنے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ وہ نہایت قریب ہے۔ وہ تو اپنا آپ ہے جہاں قربت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قربت میں بھی کچھ نہ کچھ فاصلہ کا وہم ہو سکتا ہے۔ مگر اپنے آپ سے کیا دوری اور فاصلہ کیسا۔ اسی منتر کو سوامی رام نے یوں شعر میں ادا کیا ہے ؎

ہم چل ہیں ہم چل ہیں نا ہیں ہم نیڑے ہم دور
ہم ہی سب کے اندر باہر ہم ہی ہیں بھرپور

منتر ۶۔ جو منش سمپورن بھوت پرانیوں کو آتما میں نرنتر دیکھتا ہے۔ اور سرو بھوت پرانیوں میں آتما کو دیکھتا ہے۔ وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا۔

ویاکھیا:۔ آتما کے سوروپ کا ورنن کر کے رشی جات دید بھگوان اب آتم انوبھو کی وارتا کہہ رہے ہیں۔ اس منتر میں دیکھنا سے مراد کوئی چرم چکشوں سے دیکھنا نہیں بلکہ ایسا انوبھو کرنا ہے۔ آتم جگیاسو کو بدھی ستر سے بہت اوپر اٹھنا ہے۔ خالی بدھی سے جاننا گیان نہیں ہے۔ وہ تو اگیان اتری ہے۔ بدھی میں وکار آتے ہیں وہ بھول سکتا ہے یا تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس لئے بدھی سے پرے کا انوبھو ہونا چاہیے۔ یہ آتم انبھو اتنا سہل ہے جو کیول باتوں سے ہی ہو جائے۔ اس کے لئے سدا چار۔ ست سنگ۔ ست پراتھیا آدمی کیا دس کتا ہے نرنتر وچار کرتے رہنے سے جب پرش اسنگ اور اوپرام ہو جاتا ہے۔ جب سنسار

کاراگ اس کے ہردے سے نردل ہو جاتا ہے۔ کام کرودھ روپی وکار شانت ہو جاتے ہیں۔ اپنی مازہوا استا یعنی اہنکار کا نعبو بھنا اپن پرکٹ ہو آتا ہے۔ اور شریر ادھیاسی کا انت ہو جاتا ہے۔ اسی وقت بجلی کے چمتکار کی طرح آتم انوبھو ہوتا ہے۔ اپنے ہردے میں آتم انوبھو ہو کر وہ ساری سرسٹی میں پھیل جاتا ہے پھر ساری رچنا میں اسی کا ساکشات کار ہوتا ہے۔ اسی پیارے کے درشن ہوتے ہیں۔

منش کو جب اس پرکار کا انوبھو ہوتا ہے۔ کہ یہ سب پربرہم یا آتم ستا ہی ہے جو چاروں طرف محیط ہے۔ جس کا نہ آد ہے۔ نہ انت ہے۔ نہ مدھیہ ہے۔ نہ روپ ہے۔ نہ ریکھا ہے۔ نہ بھیکھ ہے۔ نراکار ہے۔ نہ وکار ہے۔ نہ نام ہے۔ نہ کام ہے۔ نہ بھید ہے نہ پرچھید ہے۔ جو اکھنڈ ایک رس ہے۔ اور جو کچھ پرتیب ہو رہا ہے۔ وہ اس کے انترگت اس کے انتر ماتر ہیں۔ یہ صرف پرتیتی ہے۔ ورستو کتا نہیں۔ شریر کے انگ جس طرح شریر کے انترگت ہیں اسی طرح جو کچھ بھی یہاں موجود ہے۔ وہ پربرہم کے انترگت ہے۔ اسی درشٹی سے جب چراچر سرشٹی کو اتھوا سارے بھوت پرانیوں کو پربرہم یا آتما کے اندر انوبھو کرتا۔ اور آتما کو سب بھوت پرانیوں میں دیکھنا یہی وچار مارگ کا ایک ماتر لکشید ہے۔

جس طرح آتما ایک شریر میں انتریامی روپ میں وایپ رہا ہے۔ اسی طرح سرو شریروں میں ویاپت ہے۔ اسی طرح وہ سب بھوت پرانیوں کے اندر سمت ہے بھگوت گیتا نے اسی کو پنڈت۔ ودھیر۔ اور بدھمان کہا ہے جو آتما کو آتما میں دیکھتا ہے۔ وہی دیکھتا ہے۔ وہی تتو درشی ہے۔ انپشد کا یہ منتر بھی اسی آشے کو پرگٹ کر رہا ہے۔ کہ جب گیانی آتما کا ساکشات کر لیتا ہے۔ پربرہم میں نشتھا پا جاتا ہے

تو اس کی درسٹی تبدیل ہو جاتی ہے۔ جیسے رنگین چشمہ لگا کر دیکھنے سے سب اشیاء رنگین دکھائی دیتی ہیں۔ مگر جب چشمہ اتر جاتا ہے تو چیزیں اپنے اصلی روپ میں دکھائی دینے لگتی ہے۔ اسی طرح جب تک بدھی روپی آنکھوں پر اگیان کا چشمہ لگا ہوا تھا۔ ہمیں کچھ اور کا اور ہی دکھائی دیتا تھا۔ آتم گیان کو پا کر گیان روپی چشمہ اتر جاتا ہے۔ جس سے اگیان کال کی پرتیتاں چھن بھن ہو جاتی ہیں۔ سب کچھ چنیے اکھوا چیتن سوروپ ہو جاتا ہے۔ بقول حضرت بلھے شاہ ؎

ہر طرف دسے دل دار پیارا انگ انگ دے روپ بنائے کے جی۔

ارتھات رنگا رنگ کے روپ دھارن کر کے وہ پریم پتر پیارا ہر طرف درشن دیتا ہے جب یہ آتم درشٹی پراپت ہو جاتی ہے۔ سرب بھوت پرانیوں کے ساتھ پریم کا ستھاپت ہو جاتا ہے۔

سب اپنے انگ اکھوا سوروپ پرتیت ہوتے ہیں۔ ان کے کام آکر ان کو سکھ پہنچا کر ان کی سیوا کر کے آنند پراپت ہوتا ہے۔ اپنے سکھوں کو ان میں تقسیم کر کے خوشی ملتی ہے۔ ایسی دشا میں دویش کس سے اور کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اور گھرنا (نفرت) کیسی۔ دویش اور گھرنا تو بھید بھاؤ میں پنپتے ہیں۔ دویت کی بھومی میں ان کی جڑ ہری رہتی ہے۔ ادویت کی برف پڑنے سے یہ جل جاتی ہے۔ ہم اپنے آپ کو اونچا مان کر نیچ سے گھرنا کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو دھرماتما مان کر پاپی سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن جب ایک دفعہ یہ انو بھو ہو جاتا ہے تو کہ پاپی اور پنی وا اونچ و نیچ ہم ہی ہیں۔ تو گھرنا کیوں کر ہو سکتی ہے۔

ارتھات آتما کو سرو بھوت پرانیوں میں اور سرو بھوت پرانیوں کو دیکھنے والا دھیر پرش کسی سے گھرنا نہیں کرتا۔ وہ سب سے پیار کرتا ہے۔ میٹھا بولتا ہے اور سب کی بہبودی کی چیشٹا کرتا ہے اگر کسی کے شریر کو اپنا انگ

پہونچتی ہے۔ تو اس کا بدلہ نہیں لیتا۔ بلکہ ہنس کر معاف کر دیتا ہے ۔ جیسے
اپنے ہی دانتوں سے جب زبان دب جاتی ہے تو دانتوں کو کوئی نہیں توڑتا۔
منلتر ۷ :۔ جب سمست بھوت پرانی ایک آتم سوروپ ہی جانے جاتے
ہیں۔ اسی سے ایکتو کا انترساکشات کرنے والے پرش کے لئے کہاں وہ
اور کیسا شوک۔ ——————

ویاکھیا :۔ چھٹے منتر میں برہم درشی پرش کا ایک لکشن بتلایا گیا ہے۔
کہ وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ اسی لئے لاگ دویش نہیں ہوتا۔ اب اس منتر میں
یہ بتا رہے ہیں کہ ایسے برہمگیہ میں موہ اور شوک کبھی نہیں ہوتے ——۔
وید کی شرتی کہتی ہے کہ ترتی شوک آتم وت۔ ارتھات آتم ویتا شوک کو تر
جاتا ہے۔ اب وچار کرنا ہے کہ شوک کیوں ہوتا ہے۔ جب پرش کسی خاص
وستو میں لاگ ہوتا ہے۔ اور وہ وستو یتن کرنے پر بھی پراپت نہیں ہوتی۔ یا
وہ اپراپت ہوتی ہیں۔ یا جن اشیا سے ہم کو دویش ہوتا ہے۔ ان کا کہیں اتفاق
سے میل ہو جاتا ہے۔ یا وہ اپراپت ہوتی ہیں تو اس وقت ہمیں شوک ہوتا ہے۔
اسی طرح وہ کب ہوتا ہے اس کا بھی وچار کریں۔ تو معلوم ہوگا کہ راگ کا ہی دوسرا
نام ہے۔ جہاں ہمارا راگ اٹکا ہوا ہے۔ وہاں ہی ہمارا دل پھنستا رہتا ہے۔ ان ہی
اشیار کو ہم چاہتے ہیں ان ہی کو پراپت کرنے کا یتن کرتے ہیں۔ پراپت کرکے
ان کی رکشا کرتے ہیں۔ اور ان پر اپنا ادھیکار قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی ہم سے
چھین لے جائے تو ہم دکھی اور شوک گرست ہوتے ہیں۔ اسی سے سدھ ہوتا ہے۔
کہ انوکول شے کی اپراپتی و پرتی کول شے کی پراپتی شوک کا کارن ہے۔ اور
پرارتھوں میں راگ ہی وہ کا ہیتو ہے۔ ——————۔۔

اب غور کریں کہ جب منش سمپورن جگت کے ستاد جنگم سمست بھوت پرانیوں

سدا نظارہ کرتا ہے۔ کو کیول ایک آتم سوروپ ہی جان لیتا ہے۔ اور و
۔ ایک تو دہ سٹی سے اسی سے اس کو موہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔ او
کے بغیر کاریہ نہیں شوک۔ اور موہ کے کارن کماہی ح
ہو سکتا۔ اس لئے شوک
برہم گ
گھ
اندھکو

ے تو یہ کہ وہ کسی سے
نسی میں موہ روپی
وہ سدا پرسن ہوتا ہے
ے۔ اشریری۔

ملتر ۸: وہ
اکھنڈت۔ سنایو رہت۔ اور دھرم ادھرم روپ پاپ سے رہت ہے۔ وہ
سرودا سروگیہ۔ سب سے اوپر اور سوئم ہی سب کچھ ہے۔ اس نے پرجا
پتیوں میں ان کی یوگیتا کے انوسار ارتھوں کا وبھاگ کر دیا ہے۔

ویاکھیا: وہ چیتن ستا آکاش کی بھانتی سب میں ویاپت ہے۔
اور سب سے نیارہ بھی ہے۔ جس طرح آکاش گھٹ مٹھ جل آدمی کی اپادھی
سے گھٹ آکاش، مٹھ آکاش۔ اور جل آکاش ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اکھنڈ
ہی رہتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے یا چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔ اور اپادھیوں سے اچھوتا
ہی رہتا ہے۔ اسی طرح آتما شریر روپی اپادھیوں کے کارن کہیں چھوٹا کہیں
بڑا انیک نام اور روپوں میں پرتیت ہوتا ہے۔ پرنتو یہ ایک رس کھنڈ
پری پورن رہتا ہے۔ نہ چھوٹا ہوتا ہے نہ بڑا۔ وہ کسی اپادھی سے لپت نہیں
ہوتا۔ اسنگ اور نیارہ رہتا ہے۔ وہ نور کا نور اور پرکاش سوروپ ہے
وہ پرم جیوتی ہے۔ پرم تیج ہے۔ اپنے ہی پرکاش سے پرکاشت ہوتا ہے۔
سب تھوک جیوتیاں اسی کے پرکاش سے پرکاشت ہیں۔

سنسار میں تیجوی شریروں کا تیج اسی سے ہے۔ سرو شریر اسی کے ہیں۔ کیونکہ وہی ان میں براجمان ہو کر روہن روپ سے ان کا یمن کرتا ہے۔ اور نروشیش روپ میں اس کا کوئی شریر بھی نہیں۔ یہ شریر وغیرہ سب ادھیت اور است ہیں۔ کیول آتما ست ہے۔ ——————————————————

شریروں کی ستا ہی سیدھ نہیں ہوتی۔۔ اس لئے وہ اشریری ہے۔ وہ سدا پری پورن اور ایک رس ہے۔ اس کی کبھی گھشتی (نقصان۔ کمی) نہیں ہوتی۔ آتما کے علاوہ کوئی دوسری ستا ہی نہیں۔ جس سے گھشتی کا احتمال ہو سکے۔ چونکہ اس کا شریر نہیں ہے آتما کے علاوہ کوئی دوسری ستا ہی نہیں۔ جس سے گھشتی کا احتمال ہو سکے۔ چونکہ اس کا شریر نہیں ہے۔ وہ اکاٹے ہے اسکی شریریں اکھفوا سنالو ہی کیوں کر ہو سکتی ہیں اس کے نہ متھول شریر ہے نہ سوکشم اور نہ کارن شریر ہی ہے۔ اور نہ وہ شبھ اشبھ روپی کرم سے لیست ہوتا ہے۔ پن کرموں سے پنی نہیں ہوتا۔ اور پاپ کرموں سے پاپی نہیں ہوتا۔ بلکہ شدھ کا شدھ رہتا ہے۔ جیسے گنگا جل میں کوئی پھول ارپن کر دے یا گندگی ڈال دے۔ وہ شدھ ہی رہتا ہے۔ یا جیسے سوریہ گنگا پر پرکاش ڈال کر شدھ نہیں ہوتا۔ اور گندی نالیوں کو پرکاش کر کے اشدھ نہیں ہوتا۔ وہ سدا شدھ ایک رس رہتا ہے یہی حال آتما کا ہے۔ یہ نتیہ شدھ اور پرم پوتر ہے۔ وہ چت ہے چیتنیہ ہے۔ گیان سوروپ ہے۔ جانتا اس کا سوروپ بھوت لکشن ہے۔ اس کے بغیر دوسرا کوئی گیاتا نہیں۔ وہی سب کچھ جانتا ہے۔

وہی سب کا سحد سروت ہے۔ اس سے سب کچھ ہے وہی سب کا پرم کارن ہے۔ اس کا کوئی کارن نہیں۔ اس لئے سب سے پرانا ہے۔ اس کو سناتن کہتے ہیں۔ وہ آتما سرو رو روپ ہے۔ جیسا کہ پہلے منتر میں کہا گیا۔ وہ سمپورن جگت میں

راشت پرورت ہے۔ سب میں سرب کچھ ہے۔ سنسار کو نیم میں رکھنے کے لئے اسی نے پرجا پتیوں میں کام اور ارتھ کا وبھاگ کیا ہے۔ ———

ہے منشو۔ اسی پرم آتما کا منن اور ندھیاسن . دوار ساکشات کرو۔ اور جیون یاترا آنند پورک پورن کرو۔ ———

سب سے پریم کرو۔ سب کا ہت چینتن کرو۔ سب کی سیوا کرو۔ سب کو سکھی کرنے کی چیشٹا کرو۔ سرو بھوت پرانیوں میں اپنی آتما کو دیکھو میٹھا بولو اور ستیہ بولو۔ شدھ آہار۔ اور شدھ ویوہار کرو۔ شدھ وچار۔ اور شدھ اچار رکھو۔ سدا شانتی اور سکھ کی بھاونا کرو۔ دوسروں میں دوشی نہ دیکھو ان کے قصور معاف کرو۔ شریر میں آتم بدھی کا تیاگ کرو۔ دیہہ ابھیمان۔ کھشئے روگ ہے۔ اس سے بچو۔ تم شریر نہیں ہو۔ تم آتما ہو۔ چیتن ہو سروگیہ اور سرو سکتیمان ہو۔ سرو دگت اور سرو ودت ہو۔ سرو دیاپک اور وبھو ہو۔ شریر میں اپنے ان لکشنوں کو نہ گھٹاؤ۔ اپنے ست چت آنند سوروپ کا دھیان کرو۔ یہ سنسار تمہارا ہی سوروپ ہے۔ تم ہی ہو۔ نام روپ کا پردہ اٹھا کر دیکھو۔ اور اپنے آننت سوروپ کا درشن کرو۔ اور ابھی اسی وقت آنند مگن ہو جاؤ۔ اور جسے گھوشش کرو۔ شو وہم (میں کلیان سوروپ ہوں)۔ اہم برہم اسمی (برھم ہی ہوں) شو ہم (میں وہی ہوں)۔ میں آتما ہوں۔ چدا نند روپا شو وہم شو وہم کا گان کرو۔ اوم۔ اوم۔ اوم۔

منتر ۹:۔ جو منش ادویا کی اپاسنا کرتے ہیں۔ وا گیان روپ گھور اندھکار میں پرویش کرتے ہیں۔ اور ودیا میں دت ہیں۔ وہ ان سے بھی ادھک تر اندھکار ہیں۔ پرویش کرتے ہیں۔ ———

ویاکھیا:۔ بھوگ پراپتی کے سادھن یگیہ کرم اتیادی او دیا کہ

جاتے ہیں۔ اور موکش پراپتی کے سادھنوں کا نام ودیا ہے۔
اس جیون میں سنساری جیو عام طور پر وشے بھوگوں میں ہی آسکت
پرتیت ہوتے ہیں۔ منش کا بچہ بھی بندر کیطرح نقل کر کے ہی سیکھتا ہے۔
چونکہ ماتا۔ پتا۔ اور باقی کا پریوار جس میں بچہ پیدا ہو کر پرورش پاتا ہے۔
سب کے سب بھوگ ولاس میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان ہی
بھوگوں کی پراپتی میں دن رات یتن کرتے ہیں۔ بلکہ ان تچھ بھوگوں کے لئے
آپس میں پشوؤں کی بھانتی لڑتے ہیں ـــــــــــــــ
ان کو دیکھ کر جب وہ بچہ بھی بڑا ہوتا ہے۔ تو اسی راستے پر چلتا ہے۔
ارتھات بھوگوں کی پراپتی میں لگ جاتا ہے۔ اس بھوگ مئی جیون میں کام
کرودھ اور لوبھ آدی وکاروں کی اگنی پر چنڈ ہو کر جیووں کو تپاتی ہے۔ اور
اور جیو اس میں جلتے ہوئے بھی دکھ سے رہائی نہیں پا سکتے۔ کیوں کہ اس
گھور دکھ میں جب وشے بھوگ کا تھوڑا سا تچھ رس ان کو ملتا ہے تو بس
اسی میں وہ موہت ہو کر ان وشیوں سے ورکت ہونے کے بجائے ان میں
اور زیادہ گرفتار ہو جاتے ہیں ـــــــــــــــ
ان بھوگیہ پدارتھوں میں ان کی سکھ بدھی بنی رہتی ہے۔ اس لئے وہ
واسناؤں کے غلام ہو کر ان کرموں کا انوسٹھان کرتے ہیں۔ جن سے
زیادہ سے زیادہ بھوگ پراپت ہو سکیں۔ اور جوں جوں وشیوں کو بھوگتے
ہیں۔ ان کی بھوگ پیپاسا اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ جس سے گھور پاپ مے
کرموں کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ جس سے اس لوک اور پرلوک میں
درگتی اور ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہیں ـــــــــــــــ
ان کی ملین بدھی اگیان اندھکار سے ڈھک کر اور بھی ہٹ بن جاتی ہے اور

اپنا نیک اور بد بھی نہیں سوچ سکتے۔ جس سے وہ گرتے ہی چلے جاتے ہیں۔
اس طرح اودیا اور مایا کے پوجاری گھور اندھکار میں پرویش کرتے ہیں۔
اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ ایسے لوگوں کو پراپت ہوتے ہیں یا کسی
ایسے دیش میں مر کر جاتے ہیں۔ جہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔
یہ تو صرف النکار بھاشا میں ورنن کرنے کا ڈھنگ ہے۔ اگیانتا سب
سے بڑا اندھیرا ہے۔ جیو اگیانی تو پہلے ہی ہوتے ہیں۔ پرنتو بھوگ وادجیوں سے
ان کی بدھی اور زیادہ گراوٹ کی۔ اور ڈھکیلی جاتی ہے۔ اتھوا بھرشٹ ہو جاتی ہے۔
جس طرح اندھکار میں منش ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اسی طرح موہ سے آچھادت
بدھی سے بھی منش کو دکھ روپی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ یہی گھور اندھکار میں
پرویش کرتا ہے۔
اس کے علاوہ پنچ واسناؤں کے انوسار جو منش شریر میں اپورن رہ جاتی ہے
پنچ یونیوں میں جنم لینا۔ اور وہاں کے دکھوں کو سہن کرنا یہ بھی اندھکار میں
پرویش کرتا ہے۔ اس لئے وید بھگوان اپدیش دیتا ہے رہے منشو۔
ساودھان ہو کر سنو۔ اگر تم نے کیول بھوگ ولاس کو ہی اپنا دھیے بنالے رکھا
اور وشے واسناؤں کی پورتی میں ہی آیو وتیت کر دی۔ تو یاد رکھو یہاں بھی
دکھی رہو گے۔ اور آئندہ پنچ یونیوں میں گرائے جاؤ گے۔ جہاں سے خلاصی
محال ہوگی۔
اب تو تم کریا میں سوتنتر ہو۔ پھر کئی جنموں تک تمہیں پرتنتر جیون وتیت کرنا
ہوگا۔ تمہاری بدھی تم سے چھین جائے گی۔ اس لئے کیول اودیا کی اپاسنا مت
کرو

جو لوگ وید اپنشد اور دوسرے ست شاستروں کا ادھین کرتے ہیں

اور ویدانت کا بودھک گیان پراپت کر لیتے ہیں کچھ کتابوں کو اور کئی نظموں اور شعروں، دوہوں۔ اور چوپائیوں کو زبانی یاد کر لیتے ہیں۔ اور گیان کے وشے پر پنڈتوں اور عالموں کی طرح وادبواد کر سکتے ہیں۔ اور بڑے بلبے چوڑے بھاشن دے سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو وہ پورن گیانی مانتے ہیں۔ مگر انھوں نے سادھن سمپن ہو کر گیان اپارجن نہیں کیا۔ من کو اپشم نہیں کیا۔ اندریاں ان کے تابو میں نہیں۔ بدھی انکی سدا وشے بھوگوں کی پراپتی کے لئے چلائمان رہتی ہے۔ واسنائیں ان کے ہردے میں بھری ہوئی ہیں۔

راگ لاویش کے پتلے بھوگوں میں رت کبھی دکھی کبھی سکھی ہوتے رہتے ہیں۔ بھوگوں کی ہردیہ میں رکھ کر وہ نرواسنک گیانی کا سوانگ بھرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ دنیا کو دھوکا دیتے ہیں۔ اس وید ودیا کو بھی وہ صرف اپنے پیٹ پالن کا ایک دھندہ بنا لیتے ہیں۔ اور ورن آشرم انوسار اپنے اپنے دھرموں کا پالن نہیں کرتے۔ اودیا کی اپاسنا کرنے والے کو شبھ کرموں کے کرنے سے یگیہ آدمی کے انوشٹھا سے جو انتہ کرن کی شدھی پراپت ہوتی ہے۔ دان دینے سے ہردیہ وشال ہوتا ہے۔ کرپنا دور ہوتی ہے۔ دوسرے کے ساتھ ایک پیار کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ سیوا اُپکاریہ کو اپنانے سے اہنکار کھیشن ہوتا ہے۔ اس پرکار کے سب لابھ سے بندھ گیانی ارتھات واچک گیانی ونچت ہی رہتا ہے۔ اس کو نہ تو بدھم ودیا کا پھل آتما کا ساکشات کار روپی موکش، پراپت ہوتا ہے۔ اور نہ کرم کرنے والوں کی شبھ گتی کو ہی وہ پراپت ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ملین واسناؤں اور دوشت انت کرن کے کارن اسی جنم میں تو دکھی دیتا ہی ہے۔۔ تتیہ سکھ سے ونچت رہتا ہے۔ دوسروں کو دیکھ کر جلتا ہے۔ اور مر کر نیچ یونیوں میں گرایا جاتا ہے گویا وہ کرموں کی نسبت

زیادہ گھور اندھکار میں رہ کر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اس لئے وید یہاں یہ چیتاونی دیتا ہے
کہ خالی شبدوں کی رٹ لگانے سے کوئی گیانی نہیں ہو جاتا۔ گیان کے آٹھ کو
ہردے میں دھارن کرکے وویک ویراگ گھٹ سمپتی، آدم ہسا دھنوں سے سمپن
ہو کر جب تک منش برہم آتم ایکتو کو انوبھو نہیں کر لیتا۔ تب تک گیانی نہیں ہوتا۔

خواہشات کو چھوڑ۔ دنیاوی رشتوں کو توڑ۔ اندریوں کے منہ موڑ۔ من کو
آتم چنتن میں لگانا ہوگا۔ شریر کو بھلانا ہوگا۔ "میں شریر نہیں ہوں" یہ سبق پکا کرنا
ہوگا۔ تب کہیں جاکر آتما میں ستھتی کی اوستھا پتن ہوگی۔ اور چرکال کے ابھیاس،
سے آتما میں نیشٹھا کو پاکر پرش پورن گیان وان ہو جاتا ہے۔ خبردار کورے
گیانی کا سوانگ نہ بھرنا۔ واچک گیانی نہ بننا۔ کتابوں کے گیانی کرمیوں سے
بھی زیادہ اندھیرے میں رہتے ہیں۔ جس سکھ پراپتی کیلئے منش ان راستوں کو
اپناتا ہے۔ وہ اس کو پراپت نہیں ہو سکتے۔ اس طرح ستترک ہو کر تم گیان کے
مارگ پر آؤ۔

منتر ۱۰:۔ ودیا کا دوسرا ہی پھل بتلایا ہے اور اودیا کا دوسرا ہی پھل
اس پرکار ہم نے دھیر پرشوں سے سنا ہے۔ جنہوں نے ہمیں اسے ویاکھیا
کرکے سمجھایا ہے۔

وکھیا:۔ اودیا کے اپاسک گھور اگیان اندھکار میں پرویش کرتے ہیں۔
اور جو کیول ودیا میں رت رہتے ہیں۔ اور گیان کے ابھیمان کو دھارن کرتے ہیں۔ وہ
ان سے بھی زیادہ گھور اگیان اندھکار میں پرویش کرتے ہیں۔ یہ اپدیش پچھلے منتر
میں کہا گیا ہے۔ اور یہ چیتاونی روپ ہے۔ کیونکہ پہلے آٹھ منتروں میں برہم ودیا
کا جو ودھان دیا گیا ہے۔ اس سے دونوں پرکار کی بھرانتی ہو سکتی ہے۔ صرف اتنا
پڑھ کر یا جان کر ہی اپنے ورن آشرم انوسار کریاؤں کا ہٹھ پورک تیاگ کر دیا جائے۔

ہر دسے سے دسناوں کو نرمول نہ کر سکنے کے کارن دبھا اور متبھا آپجا تکا۔ منش آشرہ گرہن کرے ۔ یا جن گیہ اگ آدمی کرموں کا اندکرہ کرنے کے پہلے ادھیادن میں ہوا ہے۔ انہی میں لگا رہے ۔ نتیجہ نئی واسناوں کو لیکر نئے کرموں کا آیوجن کرے اور دیہہ ابھمان یا کرتاپن کی بدھی کو زیادہ پشٹ کر دے ۔ جو منش کیلئے فولادی زنجیر کی طرح جکڑ دینے والا ثابت ہوتا ہے۔

یہ جیون جو واستو میں کلمیت ہے ۔ رستا شونیہ ہے ۔ اور کیول لمبی ہوئی ستا ہے ۔ جب تک پورن ستا میں ولین نہیں ہو جاتا ۔ جس میں یہ ادھیشت ہے ۔ تب تک ویوگ کی پیڑا کو انوبھو کرتا یوگ کا ابھلاشی ہوتا ہے ۔ یہی یوگ کی ابھلاشا ہی مو کشش اچھا ہے ۔ پرنتو بھول کے کارن بھوگیہ پدارتھوں میں اپنی پورتی کو ڈھونڈنے لگ جاتا ہے ۔ انادی کال سے ہی یہ جیو بھوگوں میں پورنتا کی تلاش کرتا ہے ۔ اور آج تک کسی بھی پرانی کو ان بھوگوں میں پورتی کی پراپتی نہیں ہوتی۔

البتہ بھوگوں میں جو سکھ کا آبھاس ہوتا ہے ۔ وہ بھی بھوگ کی نورتی کا سکھ ہے ۔ پرنتو غلطی سے منش اسے بھوگ پرورتی کا ہی سکھ مانتا ہے اسلئے وہ بھوگوں کی پرورتی میں اور زیادہ پرورت ہوتا ہے ۔ یہی ادیا کی پوجا ہے۔

ویچار رتھ گیان سے رہت منش ورشٹی مندتا کے کارن دکھ کو سکھ اور سکھ کو دکھ مان لیتے ہیں۔ اور سکھ کی تلاش وہاں کرتے ہیں ۔ جہاں سکھ ہے ہی نہیں ۔ اسی لئے سکھی نہیں ہو پاتے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری عمر حیران اور پریشان رہتے ہیں ۔ اور اپورنتا کی پرستھی میں ہی پران تیاگ دیتے ہیں ۔ جس سے ان کا آواگون کا چکر ۔ اتھوا جنم مرن کا دکھ سماپت نہیں ہو پاتا۔

مہانشی وچارک پرشوں نے اس روگ کا ایک سہل علاج نکالا ہے جیسے

منش کرموں کے جھنجھٹ سے بچ جاتا ہے۔ وہ ہے نشکام کرم کا راستہ، پھل اچھا رہت کرم کرنا۔ سوبھاوک کریاؤں میں پرورتی۔ اہنگتا۔ اور ممتا رہت ہوکر ست کرموں ایشور آگیا مان کر کرنا۔ یا اتھوا ایشور آگیا ہی دیکھنا۔ خود کو کرتا نہ ماننا۔ نہ کام کا سپھلتا سے خوش ہونا۔ اور نہ اسکامیوں سے ناشاد یا ناخوش ہونا۔ دونوں حالتوں میں سم رہنا یعنی سمتا کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ یہی گیتا کا کرم یوگ اتھوا کرم سنیاس ہے۔۔ اس اپنشد۔ کے دوسرے منتر میں اسی قسم کے کرم یوگ کا آدیش دیا گیا ہے۔

اس پرکار کے کئے ہوئے کام سوبھاوک ہوتے رہیں۔ ان کا کرتا کوئی جیو وغیرہ نہیں ہوتا۔ وہ سیدھے آتم سنیا کے پرکاش ماتر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ کسی کیلئے دکھ سکھ کے ہیتو نہیں ہوتے۔ پرش کا دیہہ ابھمان پرم ستا میں لین ہوجاتا ہے۔ اور وہ جیتے جی مکت ہو جاتا ہے۔

دھیر پرشوا سنے اتھوا برہم گیانی مہاتماؤں نے اس طرح ہمیں سمجھا کر بتایا ہے کہ اودیا کے انترگت سکام کرموں اور ودیا انترگت نشکام کرموں کے پھل جدا جدا ہیں۔ اسی طرح جو بودھک یا واچک گیانی ہیں۔ جو کتابوں کے شبدوں میں ہی رت رہتے ہیں۔ اور جن کی بدھی میں بہت سے گرنتھوں کے پڑھنے کا ابھیمان موجود ہے۔ جن کا دیہہ ابھمان گرنتھ گیان کے کارن اور زیادہ درڑھ ہوگیا ہے۔ جن کا دیہہ ادھیاس نورت نہیں ہوا۔ جو گیانی ہوکر خواہشات کے غلام ہیں۔ اور کیول نام ماتر گیانی ہیں۔ ورنہ دراصل وہ اودیا کے ہی پوجاری ہیں۔ اور ان کی ودیا کا پھل وہی ہے جو سکام کری گیانی کا ہے۔

ہاں جو سادھن سمپن ہوکر وویک اور ویراگ کو دھارن کرکے وچار شل اس جیون کا ادھین کرتے ہیں۔ اندریہ سینم دوارا من کو اپشم کرتے ہیں۔ واسناؤں کا تیاگ کرکے [illegible] من

کرنے والے ہیں۔ جن کا شریر ابھمان ادس کے ہزاروں بھانتی گیان کے پرکاش
اور تیج سے گل گیا ہے۔ اور اب جو استری کی بھاؤ سے برا جمان ہوتے ہیں۔ سب
بھوت پرانیوں کے ساتھ جن کی مترتا ہے۔ اس لئے ان کو وشوامتر بھی کہتے ہیں۔
سرد بھولوں کے ہست میں رت رہنے والے ایسے مہاتما جن پر برہم میں نشٹھا
کو پاکر جیون مکت ہوتے ہیں۔ اور اس پرتھوی تل پر بھالو بن ادھیاتمک پرکاش
پھیلاتے ہیں۔ اور سمپرک میں آنے والوں کو سکھ آنند کا وردان دیتے ہیں۔
مایا کی گہری نیند سے جگاتے ہیں۔ گیان کا دان دیتے۔ خود پرسن رہتے۔
دوسروں کو پرسن کر دیتے ہیں۔ یہ ہے ودیا کی اپاسنا کا الفد پھل جو برہم کے جگیاسو
کو ملتا ہے۔

دھیر پرشوں سے ہم نے ایسا ہی سنا ہے۔ جنھوں نے ہم کو سمجھایا ہے کہ ودیا
اور اودیا کے اپاسکوں کو الگ الگ پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ جگیاسو اسے بھلی
بھانتی وچار کر کے اپنے جیون پر درشٹی پات کریں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔
کہیں وہ گیان بندھ تو نہیں ہو رہے ہیں۔ کہیں ان کی چھپی ہوئی واسنائیں ان کو پتھ
بھرشٹ تو نہیں کر رہی ہیں۔ ان کا شوکشم اہنکار ان کے مارگ میں بادھا تو نہیں ڈال
رہا۔ کیا شدھ وویک دوارا انھوں نے آتما کو اناتما سے بھن کر کے دیکھ لیا ہے۔
وشے نورتی میں وہ کہاں تک سپھل ہوئے ہیں۔ ان تمام باتوں پر اچھی طرح وچار
وچار کریں۔ اور اپنے سے بھن کسی دوسرے شئے کا بھروسہ تیاگ دیں جیسے ہمیں
کسی دوسرے وستو کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اسی وقت سچی خوشی ہمارے پاس دوڑتی
ہوئی آجائے گی۔

ہے پربھی جنو۔ شوق سے گھوڑے کو تیز کر دو۔ تاکہ وہ کال کے گال میں جلدی پہنچو۔
پکا لوشی حاصل کر سکے کی ابھلاشا نہیں نہ ہمارے دو وہ باتی کرنا کی [illegible] اور

کھا جائے گی۔ اور خود ودیا کلنا کا روپ دہان کرے گی۔ اس ودیا کلنا کو بڑھنے دو در دھ پر اپنی کے لئے ادھیر ہو کر چھٹپٹا دو جس طرح بچہ دودھ پینے کی اچھا سے زور زور سے چلاتا ہے۔ تو ماں جھٹ سے اسے اٹھا لیتی ہے۔ اور چھاتی سے لگا کر دودھ پلاتی ہے۔ اسی طرح آتم ساکشات کار کی ابھلاشا سے ودیا کلنا اتنی بڑھ جائے کہ وہ بھگوان آتم دیو کو پرتیکش کر دے۔ اور ہمارا جگیاسو روپی اہم کار اس میں ولین ہو جائے۔

منتر ۱۱: جو ان دونوں ودیا اور اودیا کو ایک ساتھ جان لیتا ہے وہ اودیا سے مرتیو کو ترکر ودیا سے امرت کو بھوگتا ہے۔

ودیا کھیا: اوپر کے دو منتروں میں ودیا اور اودیا کا جو سوروپ ورنن ہوا ہے۔ اس سے بھلی پرکار گیان ہو جاتا ہے۔ کہ کیونکہ ان دونوں ہی سے منش اگیان اندھکار میں کھو کر میں کھوتا ہے۔ بلکہ ودیا میں رت رہنے والوں کو وید نے اودیا کے اپاسکوں سے زیادہ اندھیرے میں بتلایا ہے۔ موٹے شبدوں میں اودیا کرم کو اور ودیا گیان کو کہتے ہیں۔ کرنے کا بھاؤ جس میں کرتا پن کا ابھمان ہوتا ہے۔ دراصل اودیا ہے۔ وہی کرم جب سوبھاوک ہوتا ہے اس میں کرنے کا بھاوا اتھوا کرتا پن دونوں کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ تو وہ اودیا ہوتے ہوئے بھی اودیا کے پھل سے رہت ہو جاتا ہے۔ وہ واستو میں کرم نہیں ہوتا۔ وہ چیتن کی لیلا یا ولاس ماتر ہوتا ہے۔ وہ سچی خوشی اور آنند کا دینے والا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ اودیا میں ودیا کے پھل کو پاتا ہے۔ اور اس کے پھل سوروپ منش کرموں کے چکر سے مکت ہو کر آواگون سے رہت ہو جاتا ہے۔ یہی مرتیو کو تر جانا ہے۔

یہی حال ودیا کے اپاسکوں کا ہے جب تک دیہہ ابھمان موجود ہے شریر میں اتھوا بھوگیہ پدارتھوں میں مت بدھی ہے وویک اور ویراگ ہردیہ میں پرکٹ نہیں ہو۔

اندریوں پر قابو نہیں من شانت نہیں کیا۔ اور بدھی ڈانواڈول رہتی ہے۔ ایسی اوستھا
میں گیان (ودیا نت) اگر تحقو کو پڑھ کر سن کر خالی گیان کے ابھمان سے ہی برہم گیانی بن بیٹھا
اور اہم برہم اسمی کے نعرے لگانا۔ وشے بھوگوں کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنا گیان
بگھار کر دھوکا دینا۔ یہ سب ودیا کے انترگت اودیا ہی ہے۔ اس سے تو اگیان کا اندھکار
بڑھتا ہے۔ وید وہیت سکام کرموں کو ودھی انوسار کرنے سے دان تیاگ وشیوں
سے نورتی اور سیوا کے بھاؤ سے آہستہ آہستہ پراپتی ہوتی ہے۔ لیکن گیان ابھمانی پرش
تو شبھ گنوں کو دھارن کرنے کی بجائے۔ ابھمانے میں ہی ان کا تیاگ کرتا جاتا ہے اور
دن بدن گراوٹ ہی میں چلا جاتا ہے۔ اسی لئے وہ زیادہ اندھکار میں انتیہ ہے۔
جو پرش سچے سادھک ہیں۔ جن کو پربھو ملن کا سچا چاؤ ہے۔ جو برہم کے پرتکش
درشن کے لئے تلملا رہے ہیں۔ جن کی جگیاسا ویاکلتا میں تبدیل ہو چکی ہے اور یہ ویاکلتا
جن کی نیند اور بھوک کو کھا گئی ہے۔ ارتھات جن کو نہ نیند آتی ہے۔ نہ بھوک لگتی ہے
جو دن رات اسی لگن میں مگن رہتے ہیں کہ کب پیارے سے پنر ملن ہوگا۔
جن کو دنیا کے بھوگ پدارتھ اچھے نہیں لگتے۔ جو وویک اور ویراگ سے سمپن
ہیں۔ وہی گیان کے سچے ادھکاری پاتر ہیں۔ گیان ان کی راہ دیکھتا ہے۔ ساکشات
برہم ان کی پرتیکشا کرتا ہے وہ دکھ ہاری پربھو سوئم ست گورو اور وچار کے روپ
میں اس کے سنمکھ یا اس کے ہردے میں پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جس سے وہ بہت
جلدی اپنے پریم پاتر سے ابھن ہو جاتا ہے۔ اپنے آتم سوروپ کو جان لیتا ہے۔ آتم یا
برہم کا ساکشات کر لیتا ہے یہی برہم نیشٹھا ہی امرت کا بھوگتا ہے۔
اس منتر میں وید بتلاتا ہے کہ ودیا اور اودیا کے سوروپ کو نہ جان کر جو ودیا میں
یا اودیا میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں جیون کی سارتھکتا روپ، خوشی پراپت نہیں ہوتی۔ وہ
اندھیرے میں ہی رہتے دکھ اٹھاتے ہیں۔ پرنتو جو پرش سچی جگیاسا کو لے کر ان دونوں کے

سوروپ کو بھی پرکار ایک ساتھ ہی جان لیتے ہیں۔ پھر غلطی نہیں کھاتے۔ وہ پھر ٹھیک ٹھیک ویوہار کرتے ہیں یعنی شریر جو کرم سوروپ ہے اس کو وہ بھوگ لشکام کرموں میں لگاتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے منتر میں آدیش ہوا ہے۔ اور بدھی کو اس گیان میں ستھر رکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایشور یا برہم سے ہے جو پہلے منتر کا آشے ہے اس پرکار جیون یاپن کرتے ہوئے وہ پرش اسی جیون میں او دیا سے مرتیو کو تیر جاتے ہیں اور ودیا سے امرت کو بھوگتے ہیں۔ ارتھات جیون مکت ہو جاتے ہیں۔ وید کہتا ہے۔ اس کے بغیر دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔

منتر ۱۲۔ جو منش اسمبھوتی کی اپاسنا کرتے ہیں وہ اگیان اندھکار میں پرویش کرتے ہیں۔ اور جو سمبھوتی میں رت ہیں۔ وہ ان سے بھی زیادہ اندھکار میں پرویش کرتے ہیں۔

ویاکھیا۔ منتر ۹۔ ۱۰۔ اور ۱۱ میں ودیا اور اودیا کی اپاسنا میں دوش دکھلایا ہے۔ اور کیونکہ وہی اپاسنا امرتو کی پراپتی کرا دیتی ہے یہ بتلایا تھا کہ اب منتر ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ میں ودیا کے بجائے سمبھوتی اور اسمبھوتی شبد آئے ہیں۔ باقی کے شبد تینوں منتروں کے وہی ہیں۔ اس لئے ان منتروں کا ٹھیک ٹھیک مفہوم جاننے کے لئے ان دونوں شبدوں کو ارتھ سہت جاننا ضروری ہے۔

جو شے نیتا رواں ارتھات ست اور سم متو ہے اکھنڈ اور ایک رس ہے۔ جس کا ناش نہیں ہوتا ہے۔ جو وکار اور پرنام سے رہت ہے۔ وہی سمبھوتی ہے۔ اور جو شے است اور اسم ہے۔ وکار ورن اور نا خواں ہے جو ایک حالت پر نہیں رہتی۔ وہ اسم بھوتی کہلاتی ہے۔ اب ان منتروں میں اسمبھوتی اور سمبھوتی شریر اور آتما کے لئے پریکت ہوئے ہیں۔ ایسا جاننا چاہئیے۔

وید کہتا ہے کہ جو لوگ جنم سے مرتیو پرینت اسی شریر کی پوجا ستر وشما میں

لگے رہتے ہیں۔ اسی کو موٹا تازہ رکھنے کے لئے انیک پرکار کے سادھن کرتے ہیں۔ اسی کو سدا جیوت رکھنے کے لئے دوائیاں کھاتے ہیں۔ اتھو ٹڑھی سان۔ دیو پنتر یکھوت پربیت آدمی کی پوجا کرتے ہیں۔ جیوں کی بلی دیکر اپنی آیو وردھی کی کامنا کرتے ہیں۔ مان اور کیرتی کے لئے دان دیتے ہیں۔ بڑے بڑے یگیہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ سماج میں وہ دھرم آتما کہلا سکیں۔ لوگ ان کو مہاتما کہیں۔ نیتا۔ لیڈر اور گوردین کر اپنے شریر کی پوجا کرواتے ہیں۔ اور شریر کو انیک پرکار سے سنوار کر رنگا رنگ کے سوانگ بناتے ہیں۔ اور بھولے بھالے لوگوں کو اپنے پیچھے لگا کر ان کو خوب لوٹتے" اور اپنے سوار تھ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اندریوں کے غلام بھوگوں کے لوبھی۔ اچھا اچھے کھا دیہ پدارتھوں کو کھا کر بھی ان کی بھوک نہیں مٹتی۔ ان کی آشا ئیں اننت ہوتی ہیں۔ اور واسناؤں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ واسناؤں کے اوسار ہی وہ نیک و بدکرم کرتے ہیں۔ اور دکھ اٹھاتے ہیں کیونکہ ایک واسنا ابھی پوری نہیں ہوتی کہ دوسری آموجود ہوتی ہے جس سے ان دل ہر وقت اشریہت اور ناخوش رہتا ہے۔ وہ شانتی ترپتی۔ اور سمتا آنند کو جان نہیں پاتے۔ آج یہ کر لیا ہے کل یہ کریں گے۔ میں سب سے بڑا امیر آدمی بن جاؤں گا۔ اسی ادھیڑ بن میں شریر گر جاتا ہے۔ جان نکل جاتی ہے۔ سب کچھ یہاں ہی رہ جاتا ہے۔ اور منش روتا ہوا اور ہاتھ ملتا ہوا یہاں سے چل جاتا ہے۔ اس کی اپورن واسنائیں اس کے لئے اویکت نو سے شکتی لے کر پھر دوسرے شریروں کی رچنا کرتی ہیں۔ اس طرح شریر روپی اسبھوتی کے اپاسک گھور دکھیان میں رہتے سہتے اور لین ہوتے ہیں۔۔

دوسرے لوگ وہ ہیں۔ جو سمبھوتی ارتھات آتما کے اپاسک ہیں وہ پرم آتما کی پراپتی کے لئے یتن کرتے ہیں۔ وہ پرماتما کے سوروپ کو جانتے ہیں۔ وویک ویراگ ان کے ہردیہ میں اتپن نہیں ہوا۔ پرماتما کی پوجا ارچن وہ صرف اس لئے

کرتے ہیں کہ وہ شرد شنکیمان اور سروگیہ ہے۔ وہ دھن دولت کا دینے والا ہے۔ وہی رنگارنگ کے بھوگ دے سکتا ہے۔ وہی استری پتر آدمی کا داتا۔ اور ان کی رکشا کرنے والا ہے۔ وہی ہماری سب خواہشیں پوری کرسکتا ہے۔ دوسرے شبدوں میں یہ لوگ بھی دنیا اتھوا شریر کے ہی پوجاری ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ پہلی شیرینی کے لوگ ایشور پرماتما کو بالکل نہیں جانتے۔ اور یہ ایشور کو مان کر اس سے دنیا اور دنیا کے بھوگ پدارتھ مانگتے ہیں۔ شریر کے وشے وکاروں میں بھی اسی طرح رت رہتے ہیں۔ جتنے پہلے ورگ کے لوگ صرف ان کو ایشور کی اپاسنا کا ابھمان ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اپنے نام کے مندر بنواتے ہیں۔ خاص قسم کے لباس پہنتے ہیں۔ تلک ٹیکا وغیرہ لگاتے ہیں۔ یا کوئی اور چن دھارن کرتے ہیں۔ تاکہ دوسرے لوگ دیکھ کر ان کو مہاتما جانیں۔ اور ان کی تعریف کریں۔ وید کہتا ہے۔ ایسے لوگ دمبھی ہونے کے کارن اور زیادہ گھور اگیان میں پرویش کرتے ہیں۔ وہ پرماتما کی پراپتی نہیں کرپاتے۔

منتر ۱۳ :- سمبھوتی سے دوسرا ہی پھل بتلاتے ہیں۔ اور اسمبھوتی سے دوسرا پھل بتاتے ہیں۔ اس پرکار دھیر پرشوں سے ہم نے سنا ہے۔ جنہوں نے ہم کو اس وشے کو بھلی پرکار سمجھایا ہے۔

ویاکھیا :- اسی اس منتر میں دھیر برہم گیانی مہاتماؤں کے دچنوں کے آدھار پر کہتے ہیں کہ ان دھیر پرشوں سے ہم نے اسی پرکار سنا ہے۔ انہوں نے جب ہم کو اسی وشے پر واضح طور پر روشنی ڈالی تھی۔ اور ہمیں سمجھایا تھا۔ تو انہوں نے ہم کو یہی بتایا تھا کہ سمبھوتی اور اسمبھوتی کی اپاسنا کے پھل الگ الگ ہیں۔ جو لوگ پر برہم اتھوا آتما کے ابھلاشی ہیں۔ آتما کے گیان کے لئے لالائت رہتے ہیں آتم ساکشات کار کے لئے ویاکل ہو رہے ہیں۔ ان کو آتما کا ساکشات انوبھو پراپت ہوتا ہے۔ جس کو پاکر وہ کرتیہ کرتیہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا آواگون کا چکر سماپت ہوتا ہے۔

وہ جیون مکت ارتھات جیتے جی مکت ہو جاتے ہیں۔ یہ آتم گیان کا اتم پھل ہے۔
اس کے برعکس جو واچک گیانی ہیں۔ چند آتا ہیں۔ پڑھ کر گیانی کا سوانگ بھرتے ہیں
شریر کو ہی آتما جانتے ہیں۔ وشیوں میں رمن کرتے ہیں۔ اندریوں کے من مانے
بھوگوں کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں لیش اور کیرتی کے بھوکے یہ کھتنی
گیانی اپنی واک لیلا سے دوسروں کو موہت کرکے کانچن کرتے ہیں۔ اور آتم پوجا
کا دم بھرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ اگیان کے گھور اندھکار میں رہتے ہیں۔ اور شریر
پات کے بعد اپورن واسناؤں کے انوسار نیچ یونیوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہی
حال ان لوگوں کا ہے۔ جو دیہہ میں آتم بدھی رکھتے ہیں۔ آتما یا ایشور کو نہ جانتے ہیں۔
نہ جاننے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ ان کی ساری آیو انام پوجا کے اندر ہی گذر جاتی ہے۔
وہ اگیانی پیدا ہوتے اور اگیانی ہی مر جاتے ہیں۔ اور آواگون کے چکر میں پڑ کر سنسار میں
یں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس طرح سمبھوتی اور اسمبھوتی کے الگ الگ پھل ہیں۔ اور
جگیاسو کو ان کو بھلی پرکار جان لینا چاہیئے۔

منتر ۱۴۔ پرش ان دونوں سمبھوتی اور وناش شیل کو ایک ساتھ نسٹھار تھ
جان لیتا ہے۔ وہ وناش سے مرتیو کو ترکر سمبھوتی سے امرت کو بھوگتا ہے۔

ویاکھیا۔ آتما اور اناتما کی الگ الگ اپاسنا میں دوش دکھلا کر وید میتھارتھ مارگ
کا اپدیش کرتا ہے جو کیول شریر یا سنسار کی ہی پوجا کرتے ہیں۔ وشئے واسناؤں میں
گرفتار ہیں۔ اور بھوگیہ پدارتھوں کے جمع کرنے میں معروف کار رہتے ہیں۔ حق اور پر حق
یا ناحق کی پرواہ نہ کرکے اپنے لئے سکھوں کو مہیا کرنے کے واسطے دوسروں کے حق
چھین لیتے ہیں۔ جتنا بھوگوں کو زیادہ بھوگتے ہیں۔ اتنے ہی زیادہ بھوکے ہو جاتے ہیں۔ کام
کرودھ اور لوبھ آدمی وکاروں کی اگنی میں سدا جلتے رہتے ہیں۔ انہیں نتیہ سکھ اور
شاشوت شانتی کی پراپتی کدائی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو خالی آتما کی رٹ لگاتے ہیں۔

لیکن سادھن سمپن نہیں ہوتے۔ من اور اندریوں کو قابو کرنے کے لئے شریر سے سادھن نہیں کرتے۔ کھانے اور سونے میں مریادہ نہیں جانتے۔ آتم چنتن نہیں کرتے۔ وچار اور اور وویک سے انہیں کوئی واسطہ ہی نہیں ہوتا۔ سادھن میں شاریک کشٹ لمنتے ہیں۔ ... انی اہم برہم، اسمی کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اپنا کوئی کرتویہ نہیں مانتے۔ خود تو کسی کی سیوا کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اپنے شریر کی سیوا اور پوجا کے اچھک رہتے ہیں۔ مان بڑائی کے ہمیشہ دل دادہ رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی چونکہ آتما میں نام اتر ہی رت ہوتے ہیں۔ اور دراصل اناتما کے اپاسک ہوتے ہیں۔ ان کو بھی سکھ اور شانتی نصیب نہیں ہوتا۔

اس منتر میں وید ایک سرل مارگ دکھاتا ہے۔ سب سے پہلے منش ست کا متلاشی ہو کر ست۔ پرشوں۔ برہم گیانیوں کا سنگ کرے۔ ست سنگ سے پریتی رکھے بست شاستر کا وچار کرے۔ جو کچھ پڑھے یا سنے اس کو ایکانت میں بیٹھکر اچھی طرح وچارے اور بار بار غور کرے۔ یہاں تک کہ ان میں ست پرتیتی ہو جائے۔ کھانے پینے پہننے اور سونے میں مریادہ دھارن کرے۔ نہ زیادہ کھائے نہ بھوکا رہے۔ نہ زیادہ سوئے اور نہ رات بھر جاگا کرے۔ کھانا پینا۔ اور کپڑا سادہ بول چال سادہ۔ اور وچار شدھ آچار شدھ۔ اور دیوہار شدھ رکھے۔ اپنے ورن آشرم کے دھرموں کا پالن کرے۔ ماتا پتا گورو جنوں کی سیوا کرکے ان کا اشیرباد پراپت کرے۔ یتھا سکتی دان دے داسنادوں کا دمن کرے۔ من کو نگرہ کرنے کے لئے جپ آدی کرے۔ یہ سب سادھن کے انتہ کرن کو شدھ کرے۔ جب انتہ کرن شدھ ہو گا۔ جپ دھیان آدی سے من کا نرودھ ہو جائے گا۔ اس وقت آتما اور اناتما کا ٹھیک ٹھیک گیان پراپت ہوگا جو بدھی کو سویکار ہو گا۔ ایسی وویک یکت بدھی شریر کو اناتما جان کر اس کو واہن ماتر جانے گی اس وقت منش کا زاویہ نگاہ بالکل تبدیل ہو جائے گا۔ وہ سچا جگیاسو بن جائے گا ... وہ آتم چنتن کرتا ہے منن اور ندھیاسن ... واسنا گھٹتی اور

سوناشش کر کے تتو گیان کی پراپتی میں تت پر ہوتا ہے۔ دن رات اسے ایک ہی ابھلاشا ہوتی ہے۔ کہ کب اور کیوں کر آتما کا ساکشاتکار ہوگا۔ اس کی دیا کلتا دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آتم چنتن روپی سادھن بھی وہ تیز کرتا جاتا ہے۔ گیانی مہا پرشوں کی سنگت کرتا ہے۔ ست شاستر کا وچار کرتا ہے۔ اور ایک دن وہ آتم ساکشات کار کو پراپت ہوتا ہے۔ آتما میں نیشٹھا حاصل کرتا ہے۔ اس کی خوشیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔ وہ آنند مگن ہوتا۔ ہر طرف اپنے آتما کو انوبھو کرتا ہے۔ سب کو آتما میں اور سب میں آتما کو دیکھتا ہے۔ جس سے وہ شوک اور موہ سے پار ہو جاتا ہے۔

اس طرح سچا جگیاسو آتما اور اناتما کا یتھارتھ گیان پراپت کر کے شریر دوارا یعنی سادھن کر کے اتیہ کرن کی شدھی ہو جانے پر پرمارتھ روپی مرتیو کو ترجاتا ہے۔ شریر کو ہی اس منتر میں "وناش" شبد سے سمبودھن کیا جاتا۔ اور آتما کے گیان اور اور نیشٹھا دوارا سمبھوتی کے آنند روپی امرت کا اپ بھوگ کرتا ہے۔ یہی وید کا گیان مارگ۔ یا گیان یوگ ہے۔ اسی کو وچار مارگ بھی کہتے ہیں۔ یہی برہم ودیا اور آتم گیان ہے جس سے منش سہج میں ہی سرو دکھوں سے فورمت ہو جاتا ہے۔ اور پرم آنند کو پالیتا ہے جیتے جی مکت ہو جاتا ہے، اور شریر پات کے بعد پھر شریر دھارن نہیں کرتا یہی اس کا نروان پد ہے۔

منتر ۱۵ ہے پورشا۔ ست کا مکھ سنہری چمکیلے پاتر سے ڈھکا ہوا ہے۔ مجھ ست دھرم کا انوشٹھان کرنے والے کو درشن کرانے کے لئے آپ اس آورن کو ہٹا لیجئے۔۔۔۔۔

ویاکھیا:۔ اپنشد کے آخری چار منتر پرارتھنا روپ ہیں۔ اور انہیں ایک اپاسک کے مکھ سے کہلوایا گیا ہے۔ جو ایشور کی اپاسنا سوریہ دیو کو پرتیک مان کر کرتا ہے۔

اور اب تک اسے ست سوروپ پرمیشور کے درشن نہیں ہو سکے۔ اس نے آیو بھرست دھرم کا پالن کیا ہے۔ سداچاری جیون وتیت کیا ہے نت اور نیمتک کرموں کا انوشٹھان کیا ہے۔ سودھرم کا بھلی کار پالن کیا ہے۔ اپاسیہ دیو کا چنتن اور دھیان کیا ہے۔ لیکن ہردیہ کی مراد بر نہیں آئی۔ اب آخری وقت قریب ہے۔ شریر گرنے والا ہے۔ جیون کی جیوتی ستھان انتر کرنے والی ہے۔ پران انت ہونے ہی والے ہیں۔ ایسی وشنا میں بے بس ہو کر وہ اپاسک اپنے اپاسیہ دیو سے پرارتھنا کرتا ہے۔ ہے سب کا پوشن کرنے والے سوریہ دیو میں جانتا ہوں۔ تمہارے نورانی سنہری تھال کی مانند چہرے کے نیچے ست سوروپ پرماتما ڈھکا ہوا ہے۔ میں ست دھرم کا انوشٹھان کرنیوالا ہوں۔ ست کا جگیاسو اور درشن ابھلاشی ہوں۔ آپ کی جو سیوا اپاسنا میں نے کی ہے۔ اسکا خیال کر کے آپ کرپا کریں۔ میرے حال پر رحم کریں۔ اور اس پردہ کو جس کے پیچھے ست چھپا ہوا ہے۔ ہٹا دیں۔ تاکہ میں شریر چھوڑنے سے پہلے ست کا درشن کر سکوں۔ یہی میری انتم ابھلاشا ہے۔

یہ اسی قسم کی پرارتھنا ہے جو اپنشد میں اس پرکار دی گئی ہے "اسدو ماسد گمیہ بسوما جیوتر گمیہ۔ مرتیور ما امرت گمیہ۔ ارتھات ہے پربھو ہمیں است سے ست کی اور لے چل۔ اندھکار سے پرکاش کی اور لے جا۔ مرتیو سے امرت تتو کی اور لے چل یعنی یہاں است اندھکار اور مرتیو جن کا ایک ہی مطلب ہے۔ ان سے ست پرکاش اور امر تتو ڈھکا ہوا ہے۔ اور سادھک ست تک جانا چاہتا ہے۔ اپنے آپ کو اسمرتھ اور اسکت پا کر پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ پرارتھنا ہی سادھک کا ایک مانتر سہارا ہے۔ پرارتھنا دوارا سادھک اپنے اشٹ دیو سے سیدھی بات چیت کرتا اور آنندت ہوتا ہے۔

منتر ۱۶ ہے جگت پوشک ہے گیان سوروپ سرب نینتا سوریہ۔ پرجاپتی

نندن۔ اپنی رشمیوں (کرنوں) کو اکیتر کیجئے۔ اس تیج کو سمیٹ لیجئے۔ جو آپ کا کلیان مے دویہ سوروپ ہے اس دویہ سوروپ کو میں آپ کی کرپا سے دھیان دوارا دیکھ رہا ہوں۔ یہ جو پران پُرش ہے۔ میں بھی وہی ہوں۔

ویاکھیا:۔ اس پرار تھنا کو جاری رکھتے ہوئے اپاسک پھر اپنے اپاسیہ دیو سے اس طرح خطاب کرتا ہے۔ ہے جگت کے پوشن کرنے والے پوشا۔ ہے گیان سوروپ چیتن آتما سرب نینتا یم سوروپ سوریہ دیو ہے اکیلے ہی گمن کرنے والے۔ میں پھر آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنی تیز کرنوں کو اکٹھا کر لیویں۔ اور ہٹا لیویں نیز اپنا تیج بھی سمیٹ لیں۔ ان کرنوں اور تیج کے کارن میں آپ کا درشن نہیں کر سکتا۔ ہاں آپ کا جو کلیان سوروپ دویہ آنند ہے۔ روپ ہے۔ میں اسکا دھیان کر رہا ہوں۔ اور دھیان دوارا میں اس کا انوبھو کر رہا ہوں۔ اب مجھے ایسا گیان ہو رہا ہے۔ کہ جو پرم پرش وہاں براجمان کرتے ہیں۔ میں بھی سوروپ سے وہی ہوں۔ یعنی جو تو ہے۔ سو میں ہوں۔ اب مجھ میں اور تجھ میں کوئی بھید ہی نہیں رہ گیا۔ ہم دونوں ایک ہیں۔ یہی آتم ساکشات کار ہے۔ سادھک کی پرارتھنا سویکار ہوگئی ہے۔

اسی منتر میں سوہم اسمی (میں وہ ہوں) مہامنتر آیا ہے۔ اسی سوہم کا لوگ جاپ کرتے ہیں۔ اس کے کا انک جب سے چت شدھی ہوتی ہے۔ من کی چنچلتا دور ہوتی ہے۔ ایکاگرتا دوارا چت برتی نردھ ہوتا ہے۔ جس سے آتم ساکشات کار میں سہایتا ملتی رہے۔ پرانوں کی گتی کے ساتھ سوہم کے جاپ کو اجپا جاپ کہتے ہیں۔ یہ منتر سادھن بھی ہے اور سدھی روپ بھی ہے۔ کیونکہ جب بودھ ہوتا ہے تو یہی انوبھو ہوتا ہے۔ "سو میں ہوں" سادھک نے کلیان مے دویہ سوروپ کو دیکھ کر کہا کہ سو میں ہوں۔ اسی سے بھی گیات ہوتا ہے کہ پرارتھنا سویکار ہوگئی۔ اور اپاسک کو اشٹ دیو کے درشن پراپت ہوئے اور سوہم اسمی کا بودھ ہوا

منتر ۱۷:- اب یہ وایو (پران) اوناشی سمشٹی وایو تتو میں لین ہو جائے۔ اور یہ شریر جل کر بھسم ہو جائے۔ اوم بیرے سنکلپ اتمک میں سمرن کرے۔ اپنے کرت ارتھات کرموں کو یاد کر۔ ہے من یاد کر۔ اپنے کرت کو یاد کر۔

دیا کھیان:- پچھلے منتر میں اپاسک نے درشن انوبھو بتلایا ہے۔ کہ اب میں آپکا کلیان مے سوروپ دیکھ رہا ہوں۔ جو پرم پرش سوریہ دیو میں وباپت ہو رہا ہے۔ وہی میں ہوں۔ سوہم انوبھو کو پاکر وہ اب سنتشٹ ہو گیا ہے۔ وہ بہت پرسن مدرا میں ہے۔ اب اس کو مرنے کا خوف نہیں رہا۔ اس لئے اب وہ نہایت لاپرواہی سے کہہ رہا ہے۔ پران وایو اب بے شک امرت سوروپ سمشٹی وایو میں لین ہو جائے۔ یعنی پران شریر کا تیاگ کر دیں۔ اور شریر اگنی میں جل کر بھسم روپ ہو جائے۔ اس کے بعد وہ پرماتما کو یاد کرتا ہے۔ اور اوم کا اوچارن کر کے اپنے من کو سمبودھن کرتا ہے۔ جس کا روپ سوائے سنکلپ کے اور کچھ نہیں۔ اے میرے سنکلپ اتمک من۔ اب تو اپنے کئے ہوئے کو یاد کر۔ اپنے کرموں کو سمرن کر۔ مطلب یہ ہے کہ انت سمے جیسی متی ہوئی ہے۔ ویسی ہی گتی ہوتی ہے۔ یہ ساشتری نیم پرسدھ ہے۔ جو منش ساری عمر شبھ کرموں اور اپاسنا میں تت پرتا کے ساتھ لگا رہا۔ اب آخری وقت میں یہی چاہنا ہے کہ اس کی سدگتی ہو۔ اس کو اتم لوگوں کی پراپتی ہو۔ اسے دیویان مارگ سے جانا نصیب ہو۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔۔ اگر وہ انت سمے باہوش ہو کر شبھ سنکلپ میں سنتھت ہو۔ اور اپنے من کو اپنے اشٹ دیو کے دھیان میں ایکاگر کر کے شریر کا تیاگ کرے۔

- - - - - - - - - - - - - - - -

اس منتر میں اسی غرض سے یہ دکھایا گیا ہے کہ سادھک آخری وقت میں اسطرح دوارتھنا کرنے کے بعد وہ من کو ایکاگر چت ہو کر سمبودھن کرنا ہے تاکہ وہ شبھ سنکلپوں میں سنتھت ہو۔ اور اپنی کریاوں کو یاد کرے جن کا یاد کرنا ضروری ہے۔

منتر ۱۸:- ہے اگنی۔ ہمیں سندر شبھ مارگ سے لے چلیں۔ ہے دیو۔ آپ ہمارے سمپورن کرموں کو جانتے ہیں۔ ہمارے اس مارگ میں جو پرتی بندھک پاپ آدی ہے۔ آپ انہیں دور کر دیں۔ آپ کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔ بار بار نمسکار کرتے ہیں۔ - - - - - - - - - - - -

ویاکھیا:- اس منتر سے ظاہر ہے کہ انت سمے اپنے سوروپ کا گیان پا کر بھی اس اپاسک کو اس میں ستھتی اور نِشٹھا کی پراپتی نہ ہونے کے کارن کرنا پن کا ابھان اور اپنے کئے ہوئے شبھ کرموں کا گیان اسے یہ پرارتھنا کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ۔ وہ پرمان رہا ہے کہ شریر تیاگ کر وہ کسی لوک وِشیش میں جا رہا ہے۔ اسی لئے وہ اگنی دیو سے یوں خطاب کرتا ہے۔ ہے اگنی دیو۔ اب میں کچھ نہیں کر سکتا میں تمہاری شرن ہوں۔ میں نے جو ایو بھر آپ کی اپاسنا کی ہے۔ اور شبھ کرم کئے ہیں آپ ان سب کو جاننے والے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی پاپ کرم ایسے ہیں۔ جو میرے اوردھ گتی کے مارگ میں بادھا روپ ہو سکتے ہیں۔ تو آپ ان کو کرپا پوروک دور ہٹا دیویں۔ اور مجھے سندر اور شبھ مارگ سے لے چلیں۔ تاکہ میں سودھا پوروک برہم لوگ میں پہونچ جاؤں۔ میں آپ کو بارم بار نمسکار کرتا ہوں۔ نیرا کتی اپنشد کی سماپتی ہو چک ہے۔ - - - - - - - - - - -

یہاں شبھ مارگ سے دیویان کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ وید میں اس پرکار کہا گیا ہے۔ کہ مرتیو کے بعد جیو گتی کے دو مارگ ہیں۔ (۱) دیویان (۲) پتریان۔ اپاسک اور یوگی جن دیویان مارگ سے برہم لوک میں جا کر سوئم برہما سے گیان اپدیش پا کر مکت ہو جاتے ہیں۔ اور بکمہ آدمی کرم کرنے والے کرم کانڈی لوگ پتریان مارگ سے چندر لوگ میں جاتے ہیں۔ جہاں کرموں کے انوسار بھوگ بھوگتے ہیں۔ اور شبھ کرموں کی سماپتی پر وہاں سے پھر نیچے پرتھوی پر آ کر جنم لیتے ہیں کیونکہ نیچے گرائے جاتے ہیں اس

ویسے ہیں بھی وید کہتا ہے۔ کہ وہ چندر لوک سے دیو شریر تیاگ کر بادلوں سے ندروپ ہو جاتے ہیں۔ اور ورشا کے ساتھ نیچے پرتھوی پر اترتے ہیں۔ اور ان اناسپتی کی شکل میں اپتن ہوتے ہیں۔ اور جو پرانی اس ان کو کھا جاتا ہے اس میں ویریہ روپ ہو کر پھر اسی جونی میں جنم لیتے ہیں۔ اور بقایا کرموں کے پھل بھوگنے اس جنم مرن کے چکر میں پڑے چکراتے ہیں۔ دیویان مارگ روشنی کا راستہ ہے۔ اور سوریہ میں سے ہو کر جاتا ہے پتریان مارگ اندھکار اور دھوئیں کا مارگ ہے۔ اور یہ بادلوں میں سے ہو کر چاند تک جاتا ہے۔

گیان کے جگیاسو کہیں ان کو حقیقی مان کر وہم میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ان کو یقین رکھنا چاہیئے کہ جب سارا سنسار ہی خیالی اور وہمی ہے۔ کوئی شے بھی ست حقیقی نہیں صرف ایک آتم ستا ہی ست ہے۔ تو یہ مارگ وغیرہ بھی صرف خیالی ہیں۔ نرک۔ سورگ۔ لوک۔ پرلوک۔ برہمانڈ کی دیگر آبادیاں سب کے سب خیالی اور کلپت ہیں۔ صرف ایک چتمار ستا چد اکاش سوروپ اپنے آپ میں سدا ستھت ہے۔ اس میں نہ کچھ پہلے ہوا ہے۔ نہ اب ہو رہا ہے۔ اور نہ آگے کچھ ہو گا جو شور و غل آپ کو سنائی دے رہا ہے وہ صرف آواز یا صدا ہے۔ شبدوں کی ہوا ہے۔ آکاش روپ خالی ندا ہے۔ نہ کوئی ورشٹا ہے نہ ورشیہ ہے۔ نہ ساکشی ہے نہ ساکشیہ ہے۔ نہ کوئی گیا ہے نہ گئے ہے۔ تمام شبدوں سے پرے من مانی سے انیت ذات پرنور اپنے ہی نور سے منور اور مسرور سے مسرور۔ خود در خود مست المست ہے۔ وہی ہم ہیں۔ سوہم اسمی (میں وہی ہوں)۔ پیارے جانی اپنے آپ کو پہچانو۔ اپنی ذات کو۔ اور نربھے ہو کر پرتھوی منڈل پر وچرو۔ اوم۔

(ایشیا ورسیہ اپنشد سماپت ہوئی)

کین اُپنشد

پہلا کھنڈ

منترا کس کی ستا سے پھرتی اور پریرنا سے یہ من وشیوں میں گرتا ہے۔ کس کے دوارا نیکت ہوا یہ پران سب سے سرلیشٹ چلتا ہے۔ کس کی ستا سے اس بانی کو لوگ بولتے ہیں۔ اور کون دیو نیتر اور کرن اندریہ کو نیکت کرتا ہے۔

(ویاکھیا)۔ اس اُپنشد کا نام "کین" اس لئے ہے۔ کہ اس کے شروع میں شبد کین پریکت ہوا ہے اور یہ شبد پرشن سمبندھی ہے۔ جس کا ارتھ "کس سے" ہے۔ ہندو سماج میں یہ پرنالی چلی آرہی ہے۔ کہ مشکل اور پیچیدہ دارشنک وشیوں کو سگمتا پورو ک سمجھانے کیلئے یا تو کہانیوں کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ یا گورو ششیہ کے سمواد کے روپ میں دکھایا جاتا ہے۔ ششیہ سوال کرتا ہے۔ اور گورو جواب دیتے ہیں۔ اس اُپنشد میں بھی سوال جواب کے ڈھنگ کو اپنایا گیا ہے۔ اس پہلے منتر میں ہی جو پرشن اُٹھائے گئے ہیں۔ وہ کوئی سادھارن پرشن نہیں۔ ان کا کرتا کافی سوجھ بوجھ والا وچارشیل ہی ہو سکتا ہے۔ اسی نے شریر کی کریاؤں کا ادھیین کیا ہے۔ اور اس میں جو جو تتو موجود ہیں۔ اور ان کا کاریہ کشیتر کیا ہے۔ اس پر بھی وچار کیا ہے۔ وہ شریر کے اندر اندریوں کو دیکھتا ہے۔ کہ وہ اپنے ، اپنے وشیوں کی طرف دوڑ رہی ہیں۔ آنکھ فوراً روپ کی طرف کھچی جاتی ہے ناک خوشبو کو فوراً گرہن کرتا ہے۔ اور کان راگ کے سندر مدھر شبدوں میں آکرشت ہوتا ہے ظاہر میں یہی پرتیت ہوتا ہے۔ کہ اندریاں بھوگتا ہیں۔ اور وشے بھوگ ہیں۔ لیکن جب آدمی سوچتا ہوا ہوتا ہے تو یہ نفس کا کھلواڑ ہے یہی تما اس کا دیہیں بہت زیادہ کو

ہوتا ہے۔ تو اس وقت نہ شبد سنائی دیتا ہے۔ نہ روپ دکھائی دیتا ہے۔ اور نہ خوشبو بدبو کا پتہ لگتا ہے۔ اندریاں تو ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ان کے بھوگ بھی موجود ہیں۔ لیکن اس وقت اندریاں بھوگتا کیوں نہیں ہوتی۔ کیا وہ سچ مچ بھوگتا ہیں۔

اس طرح وچار کرنے سے وچارشیل پراتی من کو بھوگتا ماننے لگتا ہے۔ کیونکہ من ہی اندریوں کے طفیل ان وشیوں کو گرہن کرتا ہے۔ من ہی اندریوں کو پریرنا کرتا ہے۔ گویا اندریاں من کے اُپ کرن یا اوزار ہی ہیں۔ من ہی انکھوں سے روپ کو گرہن کرتا ہے۔ من ہی کانوں سے شبد کو شرون کرتا ہے۔ من ہی ناک سے خوشبو لیتا ہے۔ من ہی زبان سے رس لیتا ہے۔ من ہی توچا سے سرد گرم کو محسوس کرتا ہے۔

وچارشیل جگیاسو کی اس وچار سے بھی تسلی نہیں ہوتی۔ وہ سوچتا ہے کیا من اپنے آپ میں سوتنتر روپ سے بھوگتا ہے۔ یا یہ کسی دوسری شکتی سے پریرا ہوا کاریہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ناک کان آدمی اندریہ بھی اپنے آپ کاریہ نہیں کرتے بلکہ کسی دوسری شکتی سے کام کرتے ہیں۔ جب آدمی سو جاتا ہے۔ اندریوں کے کاریہ باہیہ جبت میں معطل ہو جاتے ہیں۔ اندریہ تو اس وقت بھی موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ناکارہ ہوتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اپنے آپ کاریہ کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ اور یہ جڑ ہیں یہ ستھول شریر بھی جاگرت اوستھا میں سارے کام کرتا ہے۔ اور چیتن ہی پرتیت ہوتا ہے۔ مگر سوپن اور سوشپتی میں کاٹھ پتھر کی طرح اچیتن پڑا رہتا ہے۔ یہ بھی سوتنتر روپ سے کرتا نہیں ہے

قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ واستو میں کرتا شکتی کون سی ہے۔ وہ ستا کون سی ہے۔ جس کی پریرنا سے ستھول شریر کاریہ کرتا ہے۔ گیان اتوا کرم اندریہ اپنے اپنے وشیوں میں پرورت ہوتے ہیں۔ من وشیوں میں گرتا ہے۔ کس کی سنا سے پران وایو شریروں میں جیون کا سنچار کرتا ہے۔ بانی بولتی ہے۔ کان سنتے ہیں۔ آنکھ دیکھتی ہے۔ ناک سونگھتی ہے اور توچا سرد گرم کا گیان گرہن کرتی ہے

اسی قسم کا سوال اسی کین اُپنیشد کے پہلے منتر میں اٹھایا گیا ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرشن کرتا کافی سلجھا ہوا دچارشیل پرش ہے۔وہ عام سنساری کی تیائیں ایودھا اکھوا موڑھ نہیں۔اس کی بدھی وویک یکت ہے وہ ضرور جگیاسو ہے۔اسی سے اُپنیشد گیان کے ادھکار کی بات سامنے آجاتی ہے۔جہاں سے اُپنیشد گیان کی شروعات ہوتی ہے لازم رکھنے کیلئے پہلے سادھنا کی اوشکتا سدھ ہوتی ہے۔ست پراپتی کیلئے سداچاری جیون کی نہایت ضرورت ہے۔سنیم کے بغیر جیون میں سداچار نہیں آتا۔ویراگ کے بغیر سنیم نہیں ہوتا وویک کے بغیر شدھ ویراگ اُتپن نہیں ہوتا۔ست کی ابھلاشا کے بغیر وویک کی اُتپتی نہیں ہوتی۔دکھ انوبھو کے بغیر ست کی ابھلاشا نہیں ہوتی۔

اسی لئے ویدانت یا اُپنیشد گیان کیلئے چار سادھن مہا پرشوں نے مقرر فرمائے ہیں۔وویک ویراگ کھٹ سمپتی (دم۔شم۔اوپراتھا۔تتکشا۔شردھا۔سمادھانتا) اور موکش اِچھا۔ان چار سادھنوں سے سمپن جگیاسو میں ہی یہ گیان بھلی بھوت ہوتا ہے۔جگیاسو نے پہلے منتر میں ہی برہم یا آتما کے وشے میں سوال کر دیا ہے۔کہ وہ کون شکتی ہے جس کی ستا پھرتی سے من وشیوں میں دوڑتا ہے۔پران شریروں میں جیون سنچار کرتا ہوا چلتا ہے۔زبان بولتی ہے۔کان سنتے ہیں۔ناک سونگھتی ہے اور آنکھیں دیکھتی ہیں۔ایک مُردہ شریر میں یہ سب ویسے ہی موجود ہوتے ہیں۔لیکن بیکار۔کریا رہت اور جڑ سے ہوتے ہیں جس سے یہی سدھ ہوتا ہے۔کہ ان سے بھن کوئی شکتی ہے جس سے چلائے جاکر یہ چلتے ہیں۔جو ستا ان سب سے کام لیتی ہے۔

منتر ۲ جو من کا من ہے۔پران کا پران ہے۔واک اندریہ (بانی) کی بانی ہے شروتر اندریہ کا شروتر ہے۔اور چکشو کا چکشو ہے۔وہی ہے جس کو جان کر جیو نمکت مہاتما پرش اس لوک سے جانے کے بعد مرتیو سے رہت (امر) ہوجاتے ہیں۔

(ودیکھیا) رشی نے جگیاسو کے پرشن کا نہایت سادہ سا جواب دیا ہے پرنو جگیاسو کیلئے

وچار کا مانو دروازہ ہی کھول دیا ہے۔ سوال یہ تھا۔ کہ من کو کون پریرنا اور شکتی دیتا ہے۔ جس سے یہ وشیوں کی طرف دوڑتا ہے۔ رشی نے کہا۔ کہ وہ جو من کا من ہے۔ جسے جان کر پرش جیون مکت ہو جاتا ہے اور جنم مرن کے چکر سے مکت ہو جاتا ہے۔ کیا من کا بھی من ہو سکتا ہے۔ شریر میں تو ایک سوچنے کی طاقت ہے جس کو من کہتے ہیں۔ مگر من کے اندر کوئی دوسرا من کہاں سے آئیگا۔ وچار اس طرح ہوتے ہوتے جگیاسو کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ رشی کی مراد یہ نہیں ہے۔ کہ من کے انتر گت کوئی اور من ہے۔ جو شکتی کا کیندر ہے۔ بلکہ جس طرح یہ من شریر میں اندریوں کا راجا ہے منن اور سوچ وچار کا کاریہ کرتا ہے۔ اس طرح جو اس من سے پرے ہے۔ اس من کو نیترن میں رکھتا ہے۔ اس کو سوچنے کی شکتی پردان کرتا ہے۔ یا دوسرے شبدوں میں جس سے من سوچتا ہے۔ جس کو من سوچ نہیں سکتا۔ جو من کے بھیتر سنتھت ہے۔ وہی ایک ایسی طاقت ہے۔ جو جس سے ملتی ہے اسی کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔ اس لئے من کے ساتھ مل کر وہ من ہی ہو جاتی ہے۔ بھن پرتیت نہیں ہوتی۔ وہ سوکشم سے بھی سوکشم ہے۔ اسی واسطے اس کو من کا من کہا ہے۔ اور اس کے جاننے کا یہ لابھ ہے۔ کہ پرش تمام دنیوی تفکرات سے آزاد ہو جاتا ہے۔ راگ دویش۔ ہرش شوک سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ اور جیون کال آنند پورک وتیت کرتا ہے اسی کو جیون مکتی کہتے ہیں شریر کے گر جانے کے بعد پھر جنم نہیں ہوتا اس لئے وہ مرتیو سے رہت اتھوا امر ہو جاتا ہے۔

وہ جو من کا من ہے۔ وہی پران کا پران ہے۔ جان کی جان ہے۔ پران سے شریر زندہ ہے۔ لیکن پران خود جس سے ستا لیکر چیشٹا کرتا ہے وہی ایک ست پرم چیتن ہے۔ جس کو جاننا اور پہچاننا چاہیے۔ بانی جس کا کتھن نہیں کر سکتی۔ جس سے بانی کتھن کرتی ہے۔ وہ برہم ستا ہے۔ کان جس کو شرون نہیں کر سکتے۔ بلکہ جس سے کان شرون کرتے ہیں۔ وہ برہم ہے۔ ناک جس کو سونگھ نہیں سکتی۔ جس سے ناک سونگھتی ہے۔ وہ برہم ہے۔ جس سے آنکھ دیکھتی ہے۔ جس کو آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ وہ برہم ہے۔ جس کو ہاتھ پکڑ نہیں سکتے۔ جس سے ہاتھ پکڑتے ہیں۔ وہ چیتن ستا ہے۔ جو سارے شریر کو اس نے اکھول اتھوا سارے سنسار کو ستا دے رہا ہے۔ اس طرح من میں سوچنے کی

طاقت - پران میں گتی - اندریوں میں گیان (ورکریا شکتی وہی ہے - ایسا جاننا چاہئے -
ہے شششہ - ذرا من کو ایکاگر کرکے اس چیتن شکتی کا چنتن کرو - وہ تمہارے میں کیا کیا کاریہ
کر رہی ہے - وہ تمہارے ہردیہ میں برجمان ہو کر آرام کرتی ہے - تمہارے دماغ میں جلوہ افروز ہو کر
جاگرت کا جتن ماتی ہے - اور کنٹھ یا گلے میں سقت ہو کر سوپن جگت کی سید کراتی ہے - شریروں کے
سب کاموں کو ستا اور پرکاش دیتی ہے - اور سوئم شریروں سے نیاری رہتی ہے - شریروں کے
اس اوبھت کھیل میں بیا ئمان نہیں ہوتی - سب کچھ دیکھتی اور جانتی ہوئی بھی وہ اسنگ اور الیپت
رہتی ہے -

ہے جگیا سو - اس چیتن ستا سے من منن کرتا ہے - آنکھ دیکھتی ہے - کان سنتا ہے ناک
سونگھتی ہے - بانی بولتی ہے - اور پران چلتے ہیں -

جہاں آنکھ نہیں جا سکتی - جہاں بانی نہیں پہنچ سکتی - اور نہ من ہی وہاں جا سکتا ہے

منتر 3 جس پرکار بھی اس کا ورنن کیا جائے - اس کو نہ ہم اپنی بدھی سے جان سکتے ہیں اور
نہ دوسروں سے سن کر ہی جانتے ہیں - کیونکہ وہ جانے ہوئے
پدارتھ سمودائے سے بھن ہے اور نہ جانے ہوئے سے اپر ہے یہ ہم نے اپنے پورو
آچاریوں سے سنا ہے جنہوں نے ہمیں اس تتو کو بھلی بھانتی سمجھایا تھا -

(ویاکھیا) ہے جگیا سو - تم نے جس ستا کے وشئے میں پوچھا ہے - وہ آنکھ کی آنکھ ہے وہ آنکھ کو دیکھتی
ہے - لیکن آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی - آنکھ روپ کو دیکھتی ہے - آکار کو وشئے کر سکتی ہے پرنتو
وہ سوکشم تتو آکار سے رہت ہے - نراکار اور اروپ ہے - اسی لئے وہ آنکھ کا وشئے نہیں
ہو سکتا ہے - آنکھ ایک سیمت اپ کرن ماتر ہے - اس کی شکتی سیمت ہے - اسکی بناوٹ
ایسی ہے - کہ وہ سیمت وستوؤں کو دیکھتی ہے پرنتو چیتن ایم تتو ہے وہ سیمابدھ نہیں ہو سکتا
نہ سیمت آنکھ کا وشئے ہو سکتا ہے - آنکھ اگنی تتو کا کاریہ اور جڑ ہے چیتن تتو کے ساتھ اس
کا کوئی سمبندھ نہیں جب تک آپ میں چایہ سمبندھ ... کا میل نہیں ہوتا جڑ اور چیتن

یں جا یتہ سمبندھ نہیں - اس لئے ان کی ایک روتیا اسمبھو ہے - ایک روتیا نہ ہونے سے آنکھ چیتن کو دیکھ نہیں سکتی - یہی حال باقی کی گیان اندریوں کا ہے وہ پرم تتدھ ادویت تو اندریوں کی پہنچ سے بہت پرے ہے -

ہے پرے یہ - جس طرح گیان اندریوں کی وہاں گم نہیں - اسی طرح بانی آدی کرم اندریوں سے بھی وہ پایا نہیں جا سکتا - گورو بانی میں کہا گیا ہے ۵ تھا پیا نہ جائی - کیتا نہ ہوئی - آپے آپ نرنجن سوئی ارتھات - وہ پرم ستا مایا مل سے رہت ہستی مطلق سمت سوروپ آپ میں آپ ستھت ہے نہ وہ اُپن کی جا سکتی ہے نہ کسی کریا و شیش سے ہی وہ ہست ہوتی ہے۔ جو شے کریا سدھ ہوتی ہے - کرنے سے جن چیزوں کی پراپتی ہوتی ہے - وہ سب اشیا ناشوان ہوتی ہیں است ہوتی ہیں - ہاتھ جس کو پکڑتا ہے - پاؤں جہاں چل کر جاتے ہیں - بانی جن وشیونکا کتھن کرتی ہے - وہ سب کے سب سمت ساکار ناشوان اور است ہوتے ہیں - بانی ست کا کتھن نہیں کر سکتی ہے - ست تمام شبدوں اور ارتھوں سے پرے ہے - سرو شبد بانی کا وکار مائر ہیں - ست شبدوں میں سیما بدھ نہیں کیا جا سکتا - ورنہ وہ ست نہیں رہ سکتا - وید نے بھی کہا "بانی اسکو نہ پا کر من کے سہت لوٹ آتی ہے" - مطلب یہ کہ من اور بانی اس برھم ستا کی تلاش میں نکل پڑے - بانی نے بڑے بڑے شبدوں کے کتھن سے اس کو پانا چاہا - اور من نے پورے زور شور سے اس کا دچار کیا - سوچ اور فکر کیا - لیکن دونو کو اس کا پتہ نہیں ملا - ان کو یہ پتہ نہیں تھا - کہ جس کی تلاش وہ کر رہے ہیں - وہ تو ان کی جان کی جان ان کی روح ہے - اسی کی ستا اور روشنی میں باہر دوڑ رہے ہیں - تنے گھر میں ہو اور ڈھونڈنے باہر جائیں تو وہ کیونکر مل سکتی ہے - اس طرح من اور بانی دونو ہی اس پرماتما کو نہ پا کر واپس آتے ہیں - اور مون یا موک ہو کر ستھت ہوتے ہیں - اسی لئے کہا ہے - کہ من بھی وہاں جا نہیں سکتا - من سے مراد ید ھی چیت اور زہن کرن سے لینی چاہئے

اس چیتن ستا کا کیسا ہی ورنن کیوں نہ کیا جاوے - وہ پورن نہیں ہوتا - وہ ادھورا

ہی رہتا ہے۔ اس لئے نہ ہم اپنی عقل محدود سے اس کو جان پاتے ہیں۔ اور نہ دوسروں سے سن کر ہی اس کو جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ جاننے میں آنہیں سکتا۔ وہ سروگیہ سب کچھ جاننے والا ہے گیان سوروپ ہے۔ اس جاننے والے کو کون جانے۔ جو شے دایرۂ علم میں آجاتی ہے وہ معلوم ہو جاتی ہے معلوم شے محدود ہوتی ہے۔ محدود شے کے پیچھے وکار اور وناش ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ وہ ست نہیں ہو سکتی۔ چیتن ست ہے۔ وہ گیان ہے اور اننت ہے۔ اس واسطے وہ جانا نہیں جا سکتا.

جو کچھ جاننے میں آجاتا ہے۔ جن پدارتھوں کو ہم جان جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب پریچھن محدود۔ چھوٹے۔ جزو۔ وکاروان اور ناشوان ہوتے ہیں۔ کیونکہ جن اندریوں انتھواکرن یا بُدھی دوارا ان کو ہم جانتے ہیں۔ وہ سو لُم سیمت لگھو اور وکاروان ہیں۔ اور ست وستو یا چیتن تما سدا سروا ایک رس اکھنڈ ست اور گیان سوروپ ہے۔ اسیم اپریچھن نروکار اوناشی ہے اس لئے وہ جانے ہوئے پدارتھوں سے بھن رہتا ہے۔ اور جو کچھ جاننے میں نہیں آتا۔ اس سے بھی وہ پرے ہے۔ جسطرح سورج میں دھوپ اور چھاؤں نہیں ہوتے۔ اسی طرح برہم میں گیان اگیان یا اگیان کا کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ وہ جاننے اور نہ جاننے سے پرے ہے۔ رشی کہتے ہیں۔ برہم کی یہ پری بھاشا ہم اپنی طرف سے کلپنا کر کے نہیں کہہ رہے ہیں۔ بلکہ ہم نے اپنے سے پورو رشیوں سے اسی پرکار سنا ہے۔ انہوں نے جب ہم کو برہم کا اپدیش دیا تھا۔ تو برہم کا سوروپ اسی طرح سمجھایا تھا۔

منتر 4 جو بانی کے دوارا نہیں تبلایا گیا۔ جس سے بانی بولی جاتی ہے۔ اس کو ہی تو برہم جان بانی سے بتائے جانے والے تتو کی جو اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ برہم نہیں ہے۔ (رویاکھیا) ہے شِشیہ۔ سنسار میں عام لوگ جس تتو کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ برہم نہیں ہے کیونکہ وہ تو بانی کے دوارا ویکت ہوتا ہے۔ یا بتلایا جاتا ہے پہلے تبلایا گیا ہے جو شے بانی دوارا کتھن کی جا سکتی ہے۔ جو شبدوں میں ہی بدھ ہو سکتی ہے۔ وہ اوناشی ست سوروپ برہم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ وکاروان ناشوان است اور متھیا ہوتی ہے۔ برہم ست ہے۔ وہ بانی کے دوارا ابھی ویکت نہیں ہو سکتا۔ وہ اشبد ہے۔ وہ بانی سے اتیت ہے۔ وہ اگوچر ہے

ارتھات اندریوں کی پہنچ سے پرے ہے۔ اس لئے ہے پتر۔ تم تو اسی تتو کو برہم جانو۔ جو بانی دوارا تبلایا نہیں جاسکتا۔ یا بانی جس کا کتھن نہیں کر سکتی۔ بلکہ جس کی ستا کو پا کر بانی بولنے میں سمرتھ ہوتی ہے جو بانی کا گیاتا۔ پریرک اور پرکاشک ہے۔

منتر 5 جس کو من سے نہیں جانا جا سکتا۔ بلکہ جس سے من کا جانا ہوا ہوتا ہے (جاننا ہے) ایسا کہا جاتا ہے۔ اس کو تو برہم جان۔ یہ جس کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں یہ برہم نہیں ہے۔

منتر 6 جس کو نیتر سے دیکھ نہیں سکتے۔ جس سے نیتر دیکھتا ہے۔ اس کو برہم جان جس درشید کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں وہ برہم نہیں ہے۔

منتر 7 جس کو کان سے نہیں سُن سکتے۔ جس سے کان سنتا ہے۔ اس کو تو برہم جان جس سنے ہوئے تتو کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ برہم نہیں ہے۔

منتر 8 جو پران کے دوارا چیشٹا نہیں کرتا۔ بلکہ جس سے پران چیشٹا کرتا ہے۔ اس کو تو برہم جان۔ جس تتو کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ برہم نہیں ہے۔

(ویاکھیا) ششیہ نے پوچھا تھا۔ کس کی ستا اور پریرنا سے من وشیوں میں گرتا ہے۔ پران چیشٹا کرتا ہے۔ بانی بولتی ہے۔ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اور کان سنتے ہیں۔ جس کے جواب میں رشی نے پہلے صرف اتنا ہی کہا۔ کہ وہ جو من کا من پران کا پران آنکھ کی آنکھ اور کان کا کان ہے۔ وہی ایک ست وستو ہے۔ جس کو جان کر پرش جیون مکت ہو جاتا ہے۔ اور شریر کو تیاگ کرنے کے پشچات آواگون سے چھوٹ جاتا ہے۔ یعنی پھر شریر دھارن نہیں کرتا ہے۔ وہ چیتن ستا جو ان سب میں سرو روپ ہو رہی ہے۔ جو سب کی آتما روپ ہو کر پرکٹ ہو رہی ہے۔ وہی شریر من بدھی پران اور اندریوں کی پرکاشک ہے۔ وہی ان کی پریرک ہے۔ وہی نیلترک ہے یہ سب اُپ کرن ماتر ہیں۔ اپنے آپ میں یہ است اور جڑ ہیں۔ جس طرح اس ہی برکش کے پران ہیں۔ اس خشک ہو جائے تو برکش مر جاتا ہے۔ سوکھ جاتا ہے۔ ، جلایا جا کر مٹی میں مل جاتا ہے۔ یہی حال شریر سنگھات کا ہے۔ جب تک جیون کی چیتنا سے یکت ہے۔ جیوت ہے۔ جو ہی یہ چیتنا رہت ہوتا ہے۔ جلایا

دبایا پانی میں بہایا جاتا بے نام و بے نشان ہو جاتا ہے۔

پھر اس ستا کا نکار آتمک ورنن ہوا۔ رشی نے کہا جہاں من کی گتی نہیں۔ جو آنکھ اور کان کی پہنچ سے پرے ہے۔ جو کسی پرکار بھی جاننے میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ سوئم ہی سرو گیہ۔ گیاتا درشٹا اور بھوگتا ہے۔ اس کا گیاتا درشٹا اور بھوگتا کوئی نہیں۔ اس کی مثال اس طرح ہے۔ آنکھ درشٹا ہے۔ تو سرو جگت درشیہ ہے۔ آنکھ کے اندر جو دیکھنے کی شکتی یعنی سوکشم اندریہ درشٹا ہے۔ تو آنکھ کی گولک درشیہ من درشٹا ہے۔ نیترا اندری درشیہ ہے۔ بدھی درشٹا ہے۔ من درشیہ ہے۔ اہنکار درشٹا ہے۔ بدھی درشیہ ہے۔ چیتن آتما درشٹا ہے۔ اہنکار درشیہ ہے۔ چیتن آتما کا درشٹا کوئی سدھ نہیں ہوتا۔ اس یہ چیتن سب سے پرے ہے۔ اسی لئے پرم کہلاتا ہے۔ یعنی پرم آتما۔ اسی کو برہم بھی کہتے ہیں۔ اس طرح پرماتما سرو گت اور سرو ودت سدھ ہوتا ہے۔ وہی سب کا اپنا آپ ہے۔ آتم روپ سے سب شریروں میں ساکشی ہو کر ستھت ہوا ہے۔ اسی کی پریرنا اور شکتی سے بانی بولتی ہے مگر بانی سے جن شبدوں کا اُچارن ہوتا ہے۔ ان شبدوں سے پرم آتم تتا کا ووچن نہیں ہو سکتا کیونکہ بانی دوارا جو بتلایا اور جانا جاتا ہے۔ وہ ست نہیں ہو سکتا۔ ست کی سیما نہیں ہوتی ست حدود بے حدود سے پرے ہے۔ وہاں بھید یا چھید نہیں ہوتا۔ بانی کا کتھن سوئم ایک حد یا پری چھید ہے۔ اس لئے رشی نے کہا ہے۔ جو بانی کے دوارا جنایا نہیں جا سکتا جس سے بانی بولتی ہے۔ اسی کو برہم جانو۔

اسی طرح جس کو من نہیں جانتا جس سے من جانتا ہے۔ جس سے آنکھ دیکھتی ہے جس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ جس کو کان سن نہیں سکتے۔ جس سے کان سنتے ہیں۔ جس کو پران چیشٹا یکت نہیں کر سکتا۔ جس سے پران چیشٹا کرتا ہے۔ وہ برہم ہے۔ جس کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں وہ برہم نہیں +

عام لوگ دیوی دیوتاؤں سورج چاند آدمی گرہوں کی پوجا اُپاسنا کرتے ہیں۔ کوئی یکش۔ پتر۔ اور بھوت پریت آدی پوجتے ہیں۔ اور انہی سے من کی مرادیں چاہتے

ہیں۔ وہ انجان یہ نہیں جانتے۔ کہ یہ وراٹ شریر کے لنگ ماتر ہیں۔ پرماتما کی وبھوتیاں ہیں۔ پرماتما نہیں ہیں۔ جس طرح آنکھ کان من اور پران برھم سے پریرت ہو کر چیشٹا یکت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دیوی شکتیاں بھی اسی پرم چیتن کی ستا بھرتی اور پریرنا سے اپنے کاریہ میں تکت ہوتی ہیں۔ چیتن سے بھن اپنے آپ میں سب جڑ اور بے علم ہیں۔ اسلئے ان کو برھم جان کر پوجا و ایسا کرنا بڑی بھول ہے۔ اے جگیاسو۔ تم دل سے وہم دور کردو۔ کہ تمہارے اوپر کسی دیوی دیوتا اتھوا اگرہ نکشتر کی پوجا لازم ہے۔ تم دیوتاؤں کے پشو نہیں ہو تم سوئم برھم ہو۔ آتما ہو۔ یہ سب کے سب تمہارے داس ہیں۔ ساری پرکرتی تمہارے حکم بجالانے کو ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ تم مسند ذاتی پر جلوہ افروز ہو ایک دفعہ شودہم کا نعرہ بلند کرو۔ اور اپنے آپ میں مگن ہو جاؤ۔ تم اپنی پوجا آپ کرو۔ اپنے آپ کو نمسکار کرو۔ یاد رکھو تم شریر نہیں ہو۔ من نہیں۔ اندریاں نہیں۔ نہ تم پران ہی ہو۔ تم ان سب کے ساکشی درشٹا گیاتا اور پرکاشک ہو۔ تم ست چت آنند سوروپ آتما ہو۔ اس گیان سے نربھے ہو جاؤ۔ سب فرض اور قرض سماپت کرو۔ تشنک ہو کر کہو "اہم برھم اسمی"۔ میں برھم ہوں +

دُوسرا کھنڈ

منترا

یدی تو یہ مانتا ہے۔ کہ میں برہم کو جان گیا ہوں۔ تو نشچے ہی تو برہم کو سوروپ سے تھوڑا ہی جانتا ہے کیونکہ اس کا سوروپ تو ہے اور جو دیوتاؤں میں ہے۔ وہ اس سے بھی اور پرے ہے۔ ایسا اپرمت ہے۔ اسلئے تیرا جانا ہوا۔ یہ نشچے ہی وچار کرنے یوگیہ ہے۔

(ویاکھیا) گورو شِشیہ کو چیتاونی دے رہے ہیں۔ برہم تتو کا جو نردیش اوپر ہوا ہے۔ اس کو بھلی پرکار جان کر ہو سکتا ہے۔ ششیہ اپنے دل میں یہ ماننے لگ جائے۔ کہ میں نے برہم کو جان لیا ہے۔ حالانکہ وہ اننت چِد سوروپ ایسا ہے۔ جو من بدھی اور اندریوں دوارا کبھی جانا نہیں جا سکتا۔ وہ سوئم درشٹا ہے۔ وہ کسی دوسری شے کا وِشے نہیں ہو سکتا۔ وہ درشٹا ہے۔ وہ درشیہ کدا چت نہیں ہو سکتا۔ وہ گیاتا ہے۔ وہ گے کبھی ہوا ہی نہیں۔ وہ ساکشی ہے۔ اُسے ساکشیہ روپ میں کسی نے انوبھو ہی نہیں کیا۔ اس کا دھیان کرنے والے ہزاروں سال تک دھیان کیا کریں۔ وہ دھیے روپ کبھی دیکھ نہیں پائیں گے ان کا درشن اپنی مانسک کلپنا کے اترکت اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ ان تمام باتوں کو سوچکر ہی گورو نے ششیہ کو ساودھان کر دیا۔ اور کہا۔ ہے ششیہ۔ پربرہم کے سوروپ کو سن کر تم نے اگر یہ مان لیا ہے۔ کہ بس تم برہم کو جان گئے ہو۔ تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ تم نے یقیناً برہم کے سوروپ کو پورا پورا نہیں جانا کیونکہ پربرہم کا جو سوروپ ہمارے تمہارے شریروں۔ انتہ کرن اور اندریوں میں ویکت ہے۔ اس سے بھی وہ پربرہم بہت پرے ہے۔ اس کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ اسی لئے ویدکتا ہے کہ ساری شرتیاں اس ایک انش [illegible] ہے [illegible] نشچ [illegible]

اس کے اندر کھشن کشن میں اُپتن اور سے کو پراپت ہو رہی ہیں۔

ہے بیٹیا۔ تم اتنا ہی جان لو۔ کہ بدھی اور اندریوں دوارا تم جن وستوؤں کا گیان پراپت کرتے ہو۔ وہ سب پری چھن سمت اور محدود ہوتی ہیں۔ وہ ساکار وکار وانی ناشوان اور استت ہوتی ہیں۔ سنسار کے سبھی پدارتھ جن کے نام اور روپ کو تم جان سکتے ہو۔ اسی قسم کے ہیں۔ اسی لئے تو سنسار کو ناشوان است اور متھیا کہا جاتا ہے ان پدارتھوں کو بھِن بھِن وچار نے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ہر وستو میں پانچ چیزیں موجود رہتی ہیں۔ (۱) نام (۲) روپ (۳) استی (۴) بھاتی (۵) پریہ۔ مثلاً گھڑا۔ (۱) نام۔ گھڑا (۲) روپ۔ گول (۳) گھڑا ہے۔ ہونا۔ استی (۴) بھاسنا ہے۔ ہماری آنکھوں پر وہ اپنا ردِعمل کرتا ہے۔ جس سے ہم کو دکھائی دیتا ہے۔ یہ بھاسنا۔ بھاتی (۵) گرمیوں میں ٹھنڈا پانی اس سے ملتا ہے۔ یا پانی جمع رکھنے کے ہمارے کام آتا ہے۔ جس سے پریہ لگتا ہے۔ یہ پریہ۔ استی (ہونا) سچدانند برہم کا ست سوروپ ہے۔ بھاتی اس کا چت پد ہے اور پریہ آنند ہے۔ اس طرح ہر شے میں بھی وہ چیتن ستا نام روپ کے پردے میں ست چت آنند روپ ہو کر سمتھت ہے۔ لیکن وہ ان اشیا میں نہ سمت ہوتی ہے۔ نہ کھنڈت ہوتی ہے۔ وہ اسیم اور اکھنڈ ہی رہتی ہے۔ ہمارا اندریہ گیان صرف نام اور روپ تک سمت رہتا ہے۔ ہم چیتن ستا کو کسی طرح بھی اپنی اندریوں کا وشے نہیں بنا سکتے۔ جب بھی ہم کو اس اننت ستا کا انوبھو پراپت ہوگا۔ ہم سوئم وہی روپ ہو کر اپنے آپ کو جانیں گے۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو۔ کہ تم اپنے آپ کو کچھ بھِن تصور کر کے اس پربرہم کو اپنے سے بھِن دیکھ یا جان سکو گے۔ تو یہ تمہاری بھول ہے۔ اس لئے اے عزیز۔ تم نے جس پرکار برہم کو جانا ہے۔ اس جانے ہوئے سوروپ کو پھر سے وچار کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکی تحقیقات کی جائے۔ کہ کہاں تک وہ ٹھیک ہے۔

[illegible] میں ... تم کو بھی جان گیا ہوں ایسا نہیں ... اور ... کرمیں

نہیں جانتا۔ کیونکہ جانتا بھی ہوں۔ جو کوئی بھی اس پر برہم کو جانتا ہے۔ وہ میرے وچن کے ابھی پرائے کو جانتا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں اور نہیں جانتا۔ دونو ہی نہیں ہیں۔

(دیاکھیا)۔ اس منتر میں ششئہ اپنے گورو کی چیتاونی کو شرون کرنے کے پشچات اپنے نشچے کو ویکت کر رہا ہے۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ گورو دیو۔ میں آپکے شری چرنوں میں نمسکار کرتا ہوں میں آپ کا بڑا آبھاری ہوں۔ آپ مجھ بالک کا ہر طرح دھیان رکھتے ہیں۔ آپ کی اپار کرپا سے میں سنسار روپی سمندر کو پار کرنے کی آشا کرتا ہوں۔ اودیا روپی کوئیں سے باہر نکل رہا ہوں اور برھم ودیا روپی سورج کے پرکاش میں آتم سوروپ کی انوبھوتی کر رہا ہوں میرا آپ کو بارم بار نمسکار ہو۔ ہے بھگوان۔ میں اپنی مانیتاوں کو آپکے سنمکھ رکھ رہا ہوں۔ میں میں یہ ہرگز نہیں مانتا۔ کہ میں نے برہم کو بھلی پرکار سے جان لیا ہے۔ کیونکہ آپکے آدیش انوسار میں جانتا ہوں۔ کہ نراکار تر ودیا پری چھن برھم ستا من بدھی اور اندریوں کے گیان کا وشے نہیں ہو سکتی۔ اندریاں اور انتہ کرن ساکار سادیو پداتھوں کو ہی وشے کرنے میں سمرتھ ہیں اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں برہم کو جان گیا ہوں۔ اور میں یہ بھی نہیں مانتا۔ کہ میں برہم کو نہیں جانتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ میں گیاتا ہوں۔ آپسے آپ جانتا ہوں۔ اس وشے میں میری انوبھوتیاں ہیں۔ میں نتانت ان بھگیہ (انجان) نہیں ہوں۔ ہے بھگون۔ برہمگیہ پرش جنہوں نے برہم کا ساکشات کیا ہے وہ میرے وچنوں کے ابھی پرائے (مطلب) کو جانیں گے۔ کہ میں کیونکر جانتا بھی ہوں اور نہیں جانتا ہوں۔ میں برھم کو آتم سوروپ کر کے تو جانتا ہوں۔ کیونکہ اپنے آپ کو کون نہیں جانتا۔ اور برہم کر کے دویت درشٹی سے درشیہ روپ میں نہیں جانتا کیونکہ نہ وہاں دویت ہے نہ وہ درشیہ ہی ہو سکتا ہے۔ برہم کے سوروپ میں جانتا اور نہ جانتا دونو ہی نہیں بنتے۔ جس طرح سورج میں دھوپ اور چھاؤں دونو ہی نہیں ہیں۔

جس کا یہ جانا ہوا نہیں ہے۔ اس کا تو وہ جانا ہوا ہے۔ جس کا یہ جانا ہوا ہے

منتر ۳

وہ نہیں جانتا ۔۔۔ (نہ جانا ہوا)

ہے۔ جاننے کا ابھمان نہ رکھنے والے کیلئے وہ جانا ہوا ہے۔

(ویاکھیا)۔ گورو شسترسمواد کے بعد شرتی اپنا ناطق فیصلہ صادر کرتی ہے۔ جس مہا پرش کو برہم کا ساکشات کار ہو جاتا ہے۔ ان کو برہم کے جاننے کا ابھمان نہیں ہوتا۔ ان کی یہ بھی مانتا نہیں ہوتی۔ کہ ہم نے برہم کا ساکشات کیا ہے۔ کیونکہ جاننے کا ابھمان اور جاننا ہو دیت کی کلپنا کرتا ہے برہم کیول اور شدھ ادویت ہے۔ اس میں جاننا کیسا۔ کون کس کو جانتا ہے۔ یہ سب بانی کا وکار ماتر ہی ہو جاتا ہے۔ واستو میں یہ چیتن تا سوے سنویدیہ ہے۔ یعنی خود سے خود جاننے یوگیہ ہے۔ اس کے علاوہ آتم روپ سے ہی اس کا انوبھو ہو سکتا ہے جہاں میں اور تو کا بھید سماپت ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ان کو یہ ابھمان نہیں ہوتا۔ کہ ہم نے پرم آتما کو جان لیا ہے۔ شرتی کہتی ہے جو یہ مانتا ہے کہ برہم جانا نہیں جاتا۔ اُنہوں نے ٹھیک ٹھیک اُسے جانا ہے۔ اور جو یہ مانتے ہیں۔ کہ ہم نے برہم کو جان لیا ہے۔ انہوں نے اس کو نہیں جانا۔ اودھوت گیتا میں بھگوان دتاترے کہتے ہیں۔ "تو شدھ ایک رس آتم تتو ہے۔ تو ودیہ جنم سے رہت اور ناش سے رہت ہے۔ لوک میں آتما کو میں جانتا ہوں۔ میں آتما کو نہیں جانتا ہوں۔ اس پرکار تو کیسے مانتا ہے"۔ صوفی فقیر بلہے شاہ نے بھی کہا ہے "نہیں گیاں اگیان دی ٹھور اوتھے"۔ وہاں گیان اگیان دونو نہیں ہیں۔

منتر 4 پرتی بودھ (سنکیت) سے اُپتن گیان ہی واستوک گیان ہے۔ کیونکہ اس سے امرت سوروپ پرماتما کو نشچ پراپت کرتا ہے۔ آتم چیتن سے شکتی کو پراپت کرتا ہے اور آتم گیان سے امرپد کو پالیتا ہے۔

(ویاکھیا)۔ جس پرکار برہم کے سوروپ کا ورنن اوپر کے منتروں میں ہو چکا ہے۔ اس میں جاننا اور نہ جاننا دونو نہیں بنتے۔ کیونکہ وہ سب کا آتم سوروپ ہے ایک اور ادویت ہے۔ اپنے آپ کو کون نہیں جانتا۔ اور پھر جاننا دویت میں ہوتا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ ہم نے برہم کو جان لیا ہے۔ انہوں نے نہیں جانا۔ اور جو کہتے ہیں۔ ہم نے نہیں جانا ہے۔ انہوں نے اس کو جانا ہے۔ اس سے جو گیان یا علم ہر دیہ

میں جاگرت ہوتا ہے۔ جو انو بھوتی ہے۔ وہی سچا گیان ہے۔ اصلی علم ہے۔ یہی برھم ودیا ہے۔ اسی سے منش کو پرماتما۔ پربرہم کے اجر امر او ناشی سوردپ کا بودھ ہوتا ہے۔ لہذا برھم چنتن کر کے برہم کا ساکشات کرنا چاہیئے۔

منش کی سوبھاوک رُچی ہے۔ کہ وہ شانتی اور شکتی کو چاہتا ہے۔ اور اپنے آپ میں کسی پرکار کی کمی نہ دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اننت ایشور یہ سے سمپن ہونا ہی شکتی ہے جس طرح سدا کا جیون (ست) پورن گیان (چت) اور اننت خوشی (آنند) منش کی انترک ابھلاشا ہے۔ اور وہ منش کا سوروپ ہے۔ آتما ست چت آنند ہے۔ اسی طرح آتما میں اننت ایشور یہ یعنی شکتی اور شانتی (کمی کا ابھاو) دونو سوبھاو سے ہی ہیں۔ گویا یہ بھی آتما کے سوروپ کے انترگت ہیں۔

شانتی تو ہم کو اپنے لئے اور شکتی سیوا کیلئے ملتی ہے۔ پرنتو ہمیں آتم چنتن دوارا دیہہ بُدھی سے رہت ہو کر مانگے بغیر مل سکتی ہیں۔ صرف شرط یہ ہے کہ ہم اپنے شریر روپی ینتر کو پورن روپ سے پربرھم ارتھات پرماتما کے سمرپن کر دیں کچھ نہ مانگنا اور کچھ نہ کرنا سمرپن ہے۔ اگر کیول شانتی چاہتے ہو۔ تو تتو گیان کو پراپت کرو۔ اور اگر تم کیول شکتی کے پجاری ہو۔ تو تپ۔ یوگ اور سنیم سے پراپت ہو گی۔

سمرپن ہو جانے پر تپ اور تیاگ دونو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سمرپت ہونے والا منش سکتی اور شانتی دونو کو پا لیتا ہے۔ اسی آشے سے شرتی نے کہا ہے۔ آتم چنتن سے شکتی اور آتم گیان سے شانتی (امرپد) کی پراپتی ہوتی ہے۔

منتر 5 یدی اس منش شریر میں جان لیا۔ تو بہت کشل ہے۔ یدی شریر رہتے رہتے نہیں جانا۔ تو مہان وناش ہے۔ دھیر پرش پرانی ماتر میں برھم کو جان کر اس لوک سے پریان کر کے امر ہو جاتے ہیں۔

(وکھیا) اس منتر میں شرتی برھم ودیا کے جگیاسو کو پریرنا اور اُتساہ دیتی ہے۔ اور

ساتھ ہی چیتیاونی بھی دے رہی ہے - اس نتش شریر میں جو سادھن سامگری اُپلبدھ ہے
ایشور پراپتی کیلئے جو پرشارتھ اس شریر سے ہو سکتا ہے۔ وہ کسی بھی دوسری یونی میں
نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے نتش جنم کو دُرلبھ کہتے ہیں - اور آئیندہ بے خبری کا یہ عالم ہے کہ کچھ
پتہ نہیں۔ کسی وقت یہ شریر گر جائے - اور اس کے بعد کون سا شریر پراپت ہو۔ لہذا نتش
شریر روپی مہلت کو غنیمت جان کر برھم ودیا دوارا پربرھم کو ساکشات کر لینا چاہئے۔ نتش
جنم کی سارتھکتا اسی میں ہے -

جنہوں نے اسی زندگی میں شریر کے رہتے رہتے پربرہم پرماتما کو پالیا ہے انہوں
نے نتش جنم کو سپھل کیا ہے - ان کا اس سنسار میں آنا سارتھک ہوا ہے وہ اسی شریر میں
آنند پوروک جیون ویتت کرتے ہیں - اور جو نتش شریر کو پا کر بھی بھوگ ولاس میں
غلطاں ہیں - اندریوں کے وشیوں سے جن کی ترپتی نہیں ہوتی - جن کو مالک کی یاد
تک نہیں آتی - وہ مند بھاگی پرش اس مہاں پربھو کو جان کیونکر سکتے ہیں - اور بغیر جانے ہی
جن کا شریر تیاگ ہو گیا - تو بڑی ہانی ہوئی جاننی چاہئے۔ کیونکہ آواگون کے چکر اب نامعلوم کتنے
جنموں تک وہ دُکھ ساگر میں غوطے کھاتے رہیں گے جنم کے بعد مرن - اور مرن کے بعد جنم ہی ان
کی پراربدھ میں ہوگا۔ دوبارہ کب ان کو نتش شریر کی پراپتی ہوگی - اور کب وہ اوسران کو
پراپت ہوگا۔ جس سے وہ برھم کے گیان کو پراپت کر سکیں گے ۔

بدھیمان پرش ان سب باتوں کا بھلی پرکار وچار کر کے شریر پات سے پہلے ہی
برھم گیان کو پراپت کرنے کیلئے پریتن شیل ہوتے ہیں - اور پربرھم نرگُن آتم روپ سے جانتے
ہیں - بلکہ پرانی ماتر میں اسی چیتن ستا کو انوبھو کرتے ہیں - ان کا رہنا سہنا اور یودو باشی
اسی چِدا کاش ستو روپ کے اندر ہی ہوتی ہے۔ ان کیلئے اور کچھ پانا باقی نہیں رہ جاتا۔ بھگوان
چیتن دیو ہی سروروپا ہو جاتے ہیں - انہی سے کرِیڑا کرتے ہیں - انہی کی لیلا دیکھتے

ہیں - مہاتما ہے شاہ کے کہا تھا

جان جان دی جان روپ تیرا بلے شاہ ایوں خوشی گذاے جی

ارتھات پرانی ماتر کو اپنا آتم سوروپ جان اور خوشی خوشی زندگی گذار۔ دھیر پرش اس پرکار برہم انوبھو پراپت کرکے جب شریر تیاگ کرکے اس لوک سے پریان کرتے ہیں وہ جنم مرن رہت ہو جاتے ہیں۔ آواگون کے چکر سے چھوٹ جاتے ہیں۔ یہی امرید کی پراپتی ہے۔ یہی موکش دہام ہے۔ پرماتما کے ساتھ سا روپتا اور ایکتا یا تدروپتا ہے اسی کو جوتی جوت سمانا کہتے ہیں۔ یہی منش جیون کا لکشیہ ہے۔

تیسرا کھنڈ

منترا پربرھم نے ہی دیوتاؤں کیلئے وجے پراپت کی۔ کنتو پربرہم کی وجے میں اندر آدی دیوتاوں نے اپنے میں مہتو کا ابھمان کر لیا۔ وہ ایسا جاننے لگے۔ کہ یہ ہماری وجے ہے۔ یہ ہماری مہما ہے۔

(دویاکھیا)۔ اس کھنڈ میں برہم کی سرشکتی متا اکھانی دوارا پرتی پادن کرتے ہیں۔ ہم روزمرہ کے جیون میں دیکھتے ہیں کہ منش کیونکر اپنی کامیابیوں میں شیخی بگھارتا ہے۔ اور ابھمان سے اکڑ جاتا ہے۔ اپنی بدھمانی پر اتراتا ہے۔ چترائی پر ناز کرتا ہے۔ اور خودی میں اندھا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ پرماتما تک کو بھول جاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ اسکی ہستی سے بھی انکاری ہو جاتا ہے۔ وہ کرپالو ہری تو سبکے پاپ تاپ ہرنے والے ہیں۔ وہ دور کھڑے ہو کر مسکراتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنے پرتی روپ کو جانتے ہیں۔ اس کو اپنا ہی ماتے ہیں ان کو پتہ ہے۔ وہ کٹھ پتلی کی طرح ان کی انگلیوں پر ناچتا ہے۔ اور جا ہی کہاں سکتا ہے۔ وہ سوئم کسی نہ کسی روپ میں پرگٹ ہوتے ہیں۔ اُسے جگانے کیلئے اسی قسم کی

گاتھا یہ ہے۔

کہتے ہیں۔ دیوتاؤں اور اسروں کا سنگرام سدا سے ہی چلا آ رہا ہے۔ جب سے سرشٹی کی رچنا ہوئی ہے۔ یہ دونو اشیدری شکتیاں آپس میں لڑتی رہتی ہیں۔ کبھی کسی کی وجے ہوتی ہے تو کبھی کسی کی۔ ایک بار دیوتاؤں کو اسروں پر وجے پراپت ہوئی۔ اسروں کو زبردست ہار کھانی پڑی۔ اس سے دیوتاؤں کو ابھمان ہوگیا۔ کہ ہم کتنے شکتی شالی ہیں۔ ہم کتنے مہان ہیں۔ کہ ہم نے اسروں کو پچھاڑ دیا ہے۔ یہ دراصل ہماری وجے ہے جس برہم شکتی سے یہ اتپن ہوئے ہیں۔ جس میں انکی ستھتی ہے۔ جس کی ستا کو پاکر وہ شکتی شالی ہوتے ہیں۔ وہ اس کو بالکل بھول گئے۔ اور لگے آپس میں پھولیں مارنے بالکل اسی طرح جس طرح دیہہ ابھمانی پرش سنسار میں تھوڑی سی سپھلتا پاکر بہت گھمنڈ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور یہی سمجھتا ہے کہ میں نے بڑا کمال کر دکھایا ہے۔ بڑی بہادری کی۔ وہ اپنی چیتن شکتی کو بھول جاتا ہے۔ اور شریر کو ہی سب کچھ جاننے لگتا ہے اور اسی میں ابھمان رکھتا ہے۔ یہی حال دیوتاؤں کا ہو رہا تھا۔

منتر 2 پرسدھ ہے کہ ان پر برہم نے ان دیوتاؤں کے ابھمان کو جان لیا۔ وہ ان کے سامنے ساکار روپ سے پرکٹ ہوگئے۔ اس کو "یہ یکش کون ہے" انہوں نے نہیں جانا

منتر 3 ان اندر آدی دیوتاؤں نے اگنی دیو سے اس پرکار کہا۔ ہے جات ویدا۔ اس بات کو جانئے۔ یہ یکش کون ہے۔ اگنی نے کہا۔ بہت اچھا۔

منتر 4 اس کے پاس وہ دوڑ کر گیا۔ یکش نے پوچھا۔ تم کون ہو۔ اگنی نے کہا۔ میں پرسدھ اگنی دیو ہوں۔ اور میں ہی جات ویدا ہوں۔

منتر 5 اد پر نام والے تجھ اگنی میں کیا سامرتھ ہے۔ یہ بتاؤ۔ اگنی نے کہا۔ یدی میں چاہوں تو پرتھوی پر جو کچھ ہے سبھی کو جلا کر بھسم کر دوں

منتر 6 یکش نے اس کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا [illegible] شکتی

لگاکر اس تنکے پر ٹوٹ پڑا۔ پرنتو اس کو جلانے میں سمرتھ نہیں ہوا۔ وہاں سے لوٹ گیا۔
یہ جان نہ سکا۔ کہ یہ یکش کون ہے۔

منتر 7
تب وایو دیوتا سے کہا گیا۔ ہے وایو دیو۔ اس بات کو آپ جانئے۔ یہ یکش
کون ہے۔ وایو نے کہا۔ بہت اچھا۔

منتر 8
وہ اس کے سمیپ دوڑ کر گیا۔ اس سے یکش نے پوچھا۔ تم کون ہو۔ کہا۔
مَیں پرسدھ وایو ہوں۔ میں ہی ماترِ شوا پرسدھ ہوں۔

منتر 9
اُکت نام والے تجھ وایو میں کیا سمرتھ ہے۔ یہ بتا۔ یدی میں چاہوں تو پرتھوی
میں جو کچھ بھی ہے اس سب کو اُڑا دوں۔

منتر 10
یکش نے وایو دیو کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا اور کہا کہ اس تنکے کو اُڑا دو
وہ پورن شکتی سے اس پر جھپٹا۔ پرنتو اُڑانے میں کسی پرکار سمرتھ نہ ہوا۔
وہاں سے لوٹ گیا۔ اور کہا۔ میں اُسے جاننے میں سمرتھ نہیں ہو سکا۔ کہ یہ یکش
کون ہے

منتر 11
اسکے بعد دیوتاؤں نے اندر سے کہا۔ ہے مگھون (اندر)۔ اس بات کو آپ
جانئے۔ کہ یہ یکش کون ہے۔ اندر نے کہا۔ بہت اچھا۔ وہ اس کی اور دوڑ
کر گئے۔ پرنتو وہ ان کے سامنے سے انتردھان ہو گیا۔

منتر 12
وہ اندر دیو اسی آکاش پردیش میں اتیشے سندری ہماچل کماری اُما کے
پاس آن پہنچے۔ ان سے یہ سادر بولے۔ دیوی۔ یہ یکش کون تھا۔

(دکھیا) جب دیوتا اپنی وجے کے نشے میں چور ہو رہے تھے اور اپنی ہی مہما اور بڑائی کے
گیت گاتے تھے۔ اور اپنے سرشٹا پروردگار مالک اور پالک کو بالکل ہی بھول گئے تھے
اس وقت سروگیہ سروویت اور سب دگت پرم آتما نے ان کے اس مِتھیا ابھمان کو جان لیا
ان کے اہنکار کا ناش کرنے کیلئے اور ان پر ست کو پرکٹ کرنے کی غرض سے وہ چدار کاش

چداکاش سوروپ پرماتما مورتی

مان ہوکران دیوتاؤں کے سامنے تھوڑی دوری پر پرکٹ ہوگیا۔ اس کے دویہ سوروپ کو دیکھ کر سب دیوتا جو خوشی کے جشن منا رہے تھے۔ حیران ہوئے۔ یہ دویہ یکش کون ہے۔ وہ پرآتما کو پہچان نہیں سکے۔ انسان جب اہنکار کے نشے میں ہوتا ہے۔ تو وہ پرماتما کو نہ تو دوسرے بھوت پرانیوں میں پہچانتا ہے۔ اور نہ اپنی ہردیہ میں اسکی آواز کو دھیان سے سنتا ہے۔

سب دیوتاؤں کو اس یکش کے جاننے کی اچھا ہوئی۔ اس لئے انہوں نے پہلے اگنی سے کہا۔ ہے اگنی دیو۔ ہے جات وید۔ تم جاؤ۔ اور معلوم کرو۔ کہ دویہ یکش کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے۔ اگنی نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں۔ اگنی دوڑ کر ان یکش کے پاس پہنچا گیا۔ بیچارہ بڑا گھبرایا ہوا تھا۔ کچھ بول نہیں سکا۔ اتنے میں یکش نے پوچھا۔ ہے دویہ مورتے۔ تم کون ہو۔ اگنی نے تھوڑا حوصلہ کر کے جواب دیا۔ میں اگنی دیوتا ہوں۔ لوگ مجھے جات ویدا کہتے ہیں۔ یکش نے پوچھا۔ تم میں کیا شکتی ہے اگنی نے کہا۔ کہ میں اگر چاہوں۔ تو اس پرتھوی تل پر جو کچھ بھی موجود ہے۔ سب کو جلا کر راکھ کر دوں۔ یکش نے کہا۔ کہ اگر ایسا ہی ہے تو میں یہ تنکا تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اس کو جلادو۔ اگنی نے پورا زور لگا دیا۔ پرنتو وہ اس ہلکے پھلکے تنکے کو جلانے میں اسمرتھ رہا۔ وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اور سر نیچا کر کے واپس چلا گیا۔ اور دیوتاؤں سے کہہ دیا۔ میں اس یکش کو نہیں جان سکا۔ کہ یہ کون ہے۔

دیوتاؤں نے اب وایو سے کہا۔ ہے وایو دیو۔ ہے ماترشوا۔ آپ جائیے۔ اور اس یکش کا گیان بھلی پرکار لا کر بتائیے۔ وایو نے بہت اچھا کہا اور چل دیا۔ وہ دوڑ کر یکش کے سمیپ جا کر کھڑا ہوگیا۔ یکش نے اس پر بھی اسی طرح سوال کر دیا۔ (یکش) تم کون ہو۔ (وایو)۔ میں وایو دیوتا ہوں۔ مجھے لوگ میں ماترشوا کہتے ہیں

(یکش) - تم میں کیا شکتی ہے - (وایو) میں چاہوں تو پرتھوی پر سمست وستوؤں کو اڑا کر لے جاؤں -

(〃) اس تنکے کو تو اڑا دو -

وایو بہت زور سے اس تنکے کے اوپر جھپٹا - لیکن وہ تنکے کو اٹھا نہیں سکا - وہ بہت شرمندہ ہوا - اور بغیر کچھ کہے واپس چلا گیا - اور اگنی کے سمان یہ کہ کریں اُسے نہیں جان سکا - بیٹھ گیا - اب دیوتاؤں کو بڑی فکر ہوئی - کہ معاملہ کیا ہے - انہوں نے اپنے راجہ اندر سے کہا - دیوراج - اب آپ کے سوائے اور کون ہے - جو اس الجھن کو دور کریگا - آپ ہی جایئے اور یکش کا پتہ لگایئے - دیوراج نے کہا بہت اچھا - اور چل دیئے - لیکن جونہی وہ اس ستھان پر گئے - جہاں مورتی مان پرماتما یکش کے روپ میں دکھائی دیئے تھے - تو دیکھا - وہاں کوئی نہیں یکش انتردھان ہو گئے تھے - انہیں بڑی پریشانی ہو رہی تھی - وہ آنکھیں مل مل کر آکاش کی اور دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں اُنہوں نے آکاش میں ایک بہت سندر شوبھا یمن ستری شریر کو پرگٹ ہوتے دیکھا - غور سے دیکھنے پر انہوں نے اُسے پہچان لیا - کہ وہ ہماچل کماری اما ہے دیوراج ہاتھ جوڑ کر اور نت مستک ہو کر دیوی اُما کو نمسکار کیا - اور رد نے پوروک یہ پرشن کیا - ہے دیوی - یہ یکش جو ابھی ابھی پرگٹ ہوا تھا - اور میرے یہاں آنے پر انتردھان ہو گیا ہے کون تھا - آپ ہمیں بتانے کی کرپا کریں -

---

چوتھا کھنڈ

منترا

اس (بھگوتی اُما) نے کہا۔ وُہ پربرہم پرم آتما ہیں۔ اُن پربرہم کی ہی وجے میں تم لوگ اپنی مہما ماننے لگے تھے "اس کتھن سے ہی دیوراج نے یقین کے ساتھ جان لیا۔ کہ یہ برہم ہے۔

(دیاکھیا) دیوراج اندر کے پوچھنے پر یہ یکش کون تھا۔ ہماچل کماری بھگوتی اُما نے کہا۔ ہے دیوراج۔ تم جن دویہ مورتی یکش کو یہاں دیکھ رہے تھے۔ اور جو اس سمے انتردہان ہو گئے ہیں۔ وہ سوئم پربرہم پرماتما ہیں۔ تم دیوتاؤں نے جو حال ہی میں اسردں پر وجے پراپت کی ہے۔ وہ انہی پرمیشور کی شکتی اور کرپا سے ہوئی ہے۔ پرنتو تم اُسے اپنی شکتی اور اپنی مہما ماننے لگے ہو۔ تم میں جو یہ متھیا ابھمان اُتپن ہو گیا تھا۔ اس کو دور کرنے کے لئے ہی وہ پرم کرپالو دیو یہاں یکش کے روپ میں پرکٹ ہوئے تھے۔ اگنی اور وایو کا متھیا ابھمان چور کر کے وہ انتردہان ہو گئے۔ اور مجھے پریرنا ہوئی ہے۔ میں آپ پر یہ بھید پرکٹ کروں۔ اس لئے اب تم جان لو۔ کہ سمست وشو میں ایک ادتیہ سروشکتیمان پرم آتما پربرہم ہی دیاپک اور سمتھ ہیں۔ انہی کی ستا اور شکتی سے سب ستا والے اور شکتیمان ہوتے ہیں اگر کوئی اپنی بھن ستا مانتا ہے۔ تو وہ متھیا بھاشن کرتا ہے۔ اور جھوٹا ابھمان رکھتا ہے انہی کی مہما سے سب مہما والے ہیں۔ یہ ناش اور ولاس۔ یہ سنکوچ اور وکاس سب اسی وبھو کے کھیل ہیں۔ وہی وجئی ہے۔ وہی دیجے ہے۔ وہی ہارنے والا ہے۔ اب آئندہ تم دیوتا لوگ کبھی سوپن میں بھی یہ خیال مت کرو۔ کہ اپنی سوتنتر ستا سے تم کچھ کر سکتے ہو۔ تم تو اس مہان پربھو کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح ہو۔ اس طرح دیوتاؤں میں سب سے پہلے اندر کو یہ

نسچے ہوا - کہ برہم ہی یکش کے روپ میں ہمارے سامنے پرکٹ ہوئے تھے - اور انہی کی ستا سے سب ستا والے ہوتے ہیں - اور یہ سنسار انہی کی اننت شکتی کا پرسار ماتر ہے -

منتر 2 اسلئے یہ تینوں دیوتا جو اگنی وایو اور اندر کے نام سے پرسدھ ہیں دوسرے دیوتاؤں کی اپیکشا سریشٹ ہیں - انہوں نے ہی ان اتی سمیپستھ پرمیشور کو سپرش کیا - اور سب سے پہلے جانا - کہ یہی پربرہم پرماتما ہیں

منتر 3 اسی لئے اندر دوسرے دیوتاؤں کی اپیکشا سریشٹ ہے - کیونکہ اس نے ان اتی پریہ اور سمیپ سقت برہم کو من دوارا اسپرش کیا ہے - اور اسی نے ان کو سب سے پہلے یہ ساکشات برہم ہیں - جانا ہے -

منتر 4 اس برہم کا یہ اُپدیش ہے - جو بجلی کی چمک جیسا ہے - تتھا جو نیتروں کے جھپکنے جیسا ہے - اس پرکار یہ ادھی دیوک اُپدیش ہے -

(ویاکھیا) - بھگوتی اُما کے برہم وشیک کتھن ماتر سے دیوراج اندر کا من چداکاش سوروپ برہم میں نشچل ہو گیا - ان کا چت سماہت ہو گیا وہ اہنکار شونیہ ہو چکا تھا - وہ آتما نند رس کا آسوادن کر رہے تھے - انہیں برہم کے سوروپ کا درشن ہو رہا تھا - بس اُنہوں نے برہم کا ساکشات کر لیا تھا - وہ کرتیہ کرتیہ ہو چکے تھے اب شرتی کہتی ہے - کہ تمام دیوتاؤں میں یہ تین دیوتا اگنی - وایو - اور اندر دوسروں کی نسبت سریشٹ ہیں - کیونکہ اگنی اور وایو کو برہم کا درشن دوارا سپرش پراپت ہوا - اندر کو مانسک چیتن دوران کا ساکشات ہو گیا - اندر نے ان سب سے پہلے نسچے کر کے جانا - کہ یہ برہم ہے - اس لئے وہ سب سے سریشٹ دیوتا ہیں -

شرتی کا کہنا ہے - کہ پربرہم پرماتما کا یہ اُپدیش بہت مختصر ہے - سنکیت روپ ہے جس طرح بجلی کی چمک ایک کھشن میں پرکٹ ہو کر پھر گم ہو جاتی ہے - پرنتو اس سے بجلی کی ستا کا گیان ہو جاتا ہے اور ورشا کے آنے کا انومان ہوتا ہے جس طرح آنکھوں

کا جھپکنا ہوتا ہے۔ کھشن کھشن میں آنکھیں کھلتی اور بند ہوتی ہیں۔ لیکن وہ درشٹی میں کوئی بادھا نہیں ڈالتی۔ منشس متواتر دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اس سنکیت ماتر اُپدیش سے ہی برھم کا ساکشات کار سمجھو ہو سکتا ہے۔ یہ اُپدیش دیوتاؤں کو مکھ رکھ کر ایک کہانی کے روپ میں ورنن کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ اُپدیش کا ادھی دیوک پرکار ہے۔

اس اُپنشد کے آدمیں ہی جو پرشن اُٹھایا گیا تھا۔ وہ من پران اور اندریوں کے پریرک اور آدہار کے وشئے میں تھا۔ کس کی ستا سپھرتی اور پریرنا سے من وشئوں میں گرتا ہے۔ پران چیشٹا کرتا ہے۔ اور اندریاں اپنے اپنے وشیوں کو گرہن کرتی ہیں۔ اور اس کے جواب یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ پرم ستا جو ان سب کی آدہار بھوت اور پریرک ہے۔ وہ من کا من۔ پران کا پران۔ اور آنکھ کی آنکھ ہے۔ جس سے من سوچتا ہے جس کو من سوچ نہیں سکتا۔ جس سے آنکھ دیکھتی ہے۔ جس کو آنکھ دیکھ نہیں سکتی جس سے کان سنتے ہیں۔ جس کو کان سن نہیں سکتے۔ وہ برھم ست چت آنند سوروپ چیتن ستا ہی سرب آدہار۔ سرب نینتا۔ سرب پریرک اور پرکاشک ہے۔ وہ آتم روپ سے انوبھو کی جاتی ہے۔ اپنے سے بھن دویت روپ سے جانی نہیں جاتی۔ من بانی اس کو جاننے میں اسمرتھ ہیں۔ جو یہ مانتا ہے کہ اس نے برھم کو جان لیا ہے۔ اس نے نہیں جانا۔ اور جو یہ مانتا ہے۔ کہ وہ جانا نہیں جا سکتا وہ جانتا ہے۔ درحقیقت جاننا اور نہ جاننا دونو ہی اس میں نہیں بنتے۔ کیونکہ وہ ایک اور ادویتہ ہے۔ اور اس سے بھن اور کچھ بھی نہیں۔

اتنے اُپدیش کے بعد شرتی نے دیوتاؤں کی وجے کی گاتھا سنائی ہے کہ کیونکر دیوتاؤں کو بھی اسی پریرک سرب آدہار ستا کی وسمرتی سے متھیا ابھمان ہو گیا تھا۔ کہ ہم مہان شکتی شالی دیکھتی ہیں۔ اور برھم ستا کو وہ بالکل بھول ہی گئے۔ جس سے وہ شکتی پا کر شکتی والے ہونے ہیں۔ جب منشس کسی اونچے پد پر ستا آروڑھ ہوتا ہے۔ اور پد سے سمبندھت شکتیوں کو

[illegible]

ہوں - میں ایسا کر سکتا ہوں ،۔ کہ میں بہت شکتیماں
اور ویسا کر سکتا ہوں - یہ بالکل بھول جاتا ہے کہ شکتیاں تو یدیا کرسی کے ساتھ اس کو
اُدھار ملی ہیں - اسکی اپنی نجی شکتیاں نہیں - جو ادہکار یا شکتی اُپادھی دوار اپراپت
ہوتی ہے - وہ اُپادھی رہت ہونے سے دور بھی ہو جاتی ہے - ہماری نجی شکتی وہی ہو سکتی
ہے - جو سدا ہمارے ساتھ رہے - ہمارے سوروپ میں شامل ہو۔

دیوتاؤں کے ابھمان کو دور کرنے کیلئے یکش کا پرکٹ ہونا - اگنی اور وایو کا اس کے
سمیپ جانا اور اپنی اسمرتھتا کو انوبھو کرنا اور شرمندہ ہو کر لوٹ آنا دکھایا گیا ہے
جیسا کہ پہلے دکھایا گیا ہے - اندریاں اس کو جان نہیں سکیں - اندریوں کے ادھشٹاتری
شکتیوں کو بھی دیوتا کہتے ہیں - آنکھ اُسے دیکھ نہیں سکتی - اور کان اُسے سن نہیں سکتے - اسی
طرح ان کے دیوتا اگنی اور وایو بھی اس برہم کو جان نہیں سکے - اس کے بعد دیوتاؤں کے راجہ
اندر جب یکش کے سمیپ گئے - تو ان کے جانے سے پہلے یکش انتردہان ہو گیا - جس سے
اندر ستبدھ ہو گئے - ان کے ابھمان کو بھی دھکا لگا - لیکن وہ واپس نہیں لوٹے - وہ
اہنکار شونیہ ہو کر وہیں نمر بھاؤ سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے - ان کی جگیاسا اور ابھلاشا
اُتکٹ تھی - اس لئے وہاں برہم ودیا روپی اُما پرکٹ ہو آئیں - اور اُنہوں نے اندر
کو برہم کا گیان دیا - جس کو پاکر وہ آنند مگن ہو گئے - کرتیہ کرتیہ ہو گئے - اس طرح دیوتاؤں
میں سب سے پہلے اُنہوں نے برہم کا ساکشات کیا - اس لئے وہ سب سے سریشٹ ارتھات
اُتکرشٹ ہوئے - یہ ادھی دیوک یعنی دیوتاؤں سمبندھی اُپدیش کا پرکاش ہے - اب
اُپدیش کا ادھیاتمک پرکار اگلے منتر میں دیا جائیگا -

منتر 5 اب ادھیاتمک پرکار یہ ہے - جو من اس کے سمیپ جاتا ہوا پرتیت ہوتا ہے
اور اس برہم کو نرنتر سمرن کرتا ہے - اس من کے دوار ہی برہم ساکشات

کار کی اتکنٹ جگیاسا یا ابھلاشا بھی ہوتی ہے۔
(دنیا کھیا) جس طرح دیوراج اندر کو برہم کو جاننے کی اتکنٹ ابھلاشا تھی۔ اور اسی ابھلاشا نے وہاں اُما کو لا کر کھڑا کر دیا تھا۔ اسی طرح منش کا من بھی اندریوں کا راجہ ہے اندریاں سویم برہم کا گیان پراپت کرنے میں اسمرتھ ہوتی ہیں۔
تو ان کے مقابلہ میں من برہم کے زیادہ نزدیک جاتا ہوا پرتیت ہوتا ہے۔ اتھوا من برہم کا چنتن کرنے میں سمرتھ ہوتا ہے۔ اسی کا نرنتر من سمرن کرتا ہے۔ اسی من میں آتم یا برہم ساکشات کار کی اُتکنٹ جگیاسا ہوتی ہے۔ اور یہی جگیاسا اور ابھلاشا اُسے برہم ودیا کی شرن میں لے جاتی ساکشات برہم کے پاس پونچا دیتی ہے۔
منش شریر میں اندریاں ہی دیوتا ہیں۔ اور من ان کا راجہ دیوراج اندر ہے جو کام اندریاں نہیں کر سکیتں۔ وہ من سے ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ من شدھ ہو شانت ہو۔ اور ایکاگر ہو۔ اسلئے برہم کے جگیاسو کو اندریہ سنیم۔ من اُپشم۔ اور چت کی ایکاگرتا میں سقت در ڈھ پریتن کرنا چاہیے۔ جیون میں سداچار کو دھارن کریں۔ اور جیون میں اننت جیون کو پانے کے ابھلاشی رہیں۔ دُکھیوں کی سیوا کریں۔ دکھیوں کی پوجا کریں ان کو سکھ دیکر ان کا دُکھ سویم لے لیں۔ پاپ سے گھرنا کریں۔ پاپی سے نہیں۔ پاپی سے پیار کریں۔ اس کو اپنے قریب آنے دیں۔ اور پیار روپی گنگا کے کرونا روپی امرت جل سے اس کے پاپ دھو ڈالیں۔ وہ بھولا ہوا ہے۔ ہے تمہارا ہی روپ۔ رنگ۔ ساتھی۔ سکھا اور بھائی پاپ اور دُکھ کے رہتے ہوئے تم بینہ آتما اور سکھی نہیں ہو سکتے۔ اگر تم اپنے کو مہاتما یا دھرماتما مانتے ہو۔ تو متھیا ابھمان کرتے ہو۔ کیا یہ شریر دھرم آتما ہے۔ یا انتہ کرن من آدمی اور کیا تم جوان سے نیارے اد کے ساکشی شدھ آتما ہو۔ دھرم آتما اور مہاتما ہو۔ نت شدھ بدھ بری پورن میں دھرم اور مہان کی اُپادھی کہاں سے آئی۔ اگر آتما دھرمی اور مہان ہے۔ تو ادھرمی اور چھوٹا کون ہے۔ یہ سب ماننے کی باتیں ہیں۔ داتوک

ستیہ اور ہے۔ اور وہ تم ہو۔ جو سب کچھ جانتے ہو۔ جو ست اور اسّت کی کسوٹی ہو۔ جو پاپ پن آدی سرو شبد تمے سنسار کے آدہار ہو۔ یہ گیان ہے۔ اور یہ اُپدیش کا ادھیاتمک پرکار ہے۔ پریہ۔ وچار کرو۔

منتر 6

وہ پربرہم "تدون" نام والا پرسدھ ہے۔ وہ آنند گھن سب کی ابھلاشا کا وشے سرو پریہ ہے۔ اس کی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ جو بھی سادھک اس برہم کو اس پرکار جان لیتا ہے۔ اس کو نسندیہہ سمپورن پرانی سب اور سے ہردیہ سے چاہتے ہیں۔ ارتھات وہ پرانی ماتر کا پریہ ہو جاتا ہے۔

(ویاکھیا)۔ سب پرانی سبھاؤ سے آنند چاہتے ہیں۔ دُکھ کوئی نہیں چاہتا۔ سب کو آنند کی تلاش ہے۔ تیتریہ اُنپشد میں کہا ہے۔ آنند سے جیوں کی اپتی ہوتی ہے۔ آنند سے ہی ان کی سنفتی ہے۔ اور آنند میں ہی لے ہو جاتے ہیں۔ اور سچ ہی ہے۔ کہ جب کسی کو اس جیون میں آنند کی آشا نہیں رہتی۔ وہ زیادہ جینا نہیں چاہتا۔ اس آنند کی خاطر منش اپنی جان تک کی بازی لگا دیتا ہے۔ اس واسطے یہ آنند سب کا پریہ اور سب کا اُپاسیہ ہے اور پربرہم تو آنند راشی۔ آنند گھن۔ آنندمے۔ آنند سوروپ اور پرم آنند ہیں۔ اس لئے برہم ہی دراصل سب کی ابھلاشا کا وشے ہیں۔ اور سب بھوت پرانیوں کو پریہ ہیں اسی کارن سے پربرہم کا ایک نام "تدون" پرسدھ ہے۔ جس برہم کو ان جان میں منش چاہتے ہیں۔ پرنتو اس کی تلاش بھوگ پدارتھوں میں۔ اندریوں کے وشیوں میں اور نشور سنسار میں کرتے ہیں۔ جس سے سدا اس آنند رس سے ونچت رہتے ہیں۔ آنند کی پراپتی کیلئے سمیک درشٹی سے برہم کا گیان پراپت کرنا چاہئے۔ یہی اس کی سچی اُپاسنا ہے اس کو بھول کر ہی منش دیہہ آتم بدھی ارتھات دیہہ ابھیمان رکھتا ہے۔ اور ساری عمر اگیان کے اندھکار میں دُکھ روپی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جو جگیاسو برہم کا آنند سوروپ سے انوبھو کر لیتا ہے۔ ارتھات جس کو برہم گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ جو جگیاسو برہم کا آنند

سوروپ سے انوبھو کر لیتا ہے۔ ارتھات جس کو برہم گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ سب میں اپنے
آپ کو اور اپنے آپ میں سب کو دیکھتا ہے۔ وہ سب کے ساتھ برہم کا دیوہار کرتا ہے۔ سب کو سکھ
دینے کی چیشٹا کرتا ہے۔ سب کے ساتھ اس کی سہہ انوبھوتی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے وہ بھی سب کا پریہ
ہوتا ہے۔ سب ہردیہ سے اس کا آدر کرتے ہیں۔ اور اس کو اپنا پیار دیتے ہیں۔ یہ ہے برہم
گیان کا نقد پھل۔

منتر 7 ہے گورو دیو۔ اُپنشد کا اُپدیش دیجئے: تجھ کو اپنشد (رہسیہ مئی برہم ودیا) تبلا دی۔ تجھ کو نشچے ہی برہم وشیک اُپنشد تبلا چکے ہیں۔ اس پرکار

(ودیا کھیا) اس منتر میں یہ دکھلایا گیا ہے۔ کہ برہم کے جگیاسو کو کیونکہ گورو کے سمیپ جاکر
ان کی سیوا میں رہکر ان سے برہم ودیا کے وشے میں اُپدیش دینے کی پرارتھنا کرنی چاہئے
وہ ہر پرکار کے ابھیمان سے رہت ہو کر نہایت نربھاو سے پہلے اپنے ست گورو کی اُستتی
کرے اور پھر ان کو پرسن مدرا میں جان کر ان سے کر بدھ پرارتھنا کرے۔ ہے بھگوان
کرپالو دیو۔ آپ کرپا کر کے برہم ودیا کا رہسیہ پورن اُپدیش مجھے دیں۔ جس کو پا کر میں
آنند مگن ہو جاؤں۔ تب گورو دیو اُسے برہم کے وشے میں وستار کے ساتھ اُپدیش دیتے
جس طرح اس اُپنشد میں دیا گیا ہے یہ شستہ شنکا کرتا ہے۔ گورو سمادھان کرتے ہیں انت
میں گورو کہتے ہیں۔ ہم نے تمہیں سمپورن برہم ودیا (اُپنشد) کا اُپدیش دیدیا ہے۔ اب تم
اس ودیا کا بھلی بھانتی منن کرو۔ اس کا منتھن کرو۔ آنند روپی نونیت کو پراپت کر کے آنند
ہو جاؤ۔ یہ ہے برہم گیان کا اُپدیش پراپت کرنے کا پرکار۔

منتر 8 اس برہم ودیا کے تپ۔ دم۔ اور کرم یہ تینوں آدھار ہیں۔ وید اس ودیا کے سمپورن انگ ہیں۔ ست سوروپ برہم اس کا ادھشٹھان ہے۔

(ودیا کھیا) برہم ودیا کی پراپتی میں جن سادھنوں کی اوشکتا ہوتی ہے۔ اس منتر میں ان

تو وہ سادھن سمپن ہونا چاہئے۔ نہیں تو اسے گورو کی سیوا میں رہ کر ان سادھنوں کی کمائی کرنی ہوگی۔ پیشتر اس کے کہ گورو دیو اس کو برہم ودیا کا دان دیں سادھن سے سدھی کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس بات کو نشچے پوروک جاننا چاہئے۔ اور سادھن میں تت پر تا سے جٹ کر سدھی کو پا لینا چاہئے۔

اس برہم ودّیا کے تین سادھن ہیں۔ تپ۔ دم۔ اور کرم۔ یہ برہم ودّیا کے ستمب (ستون) ہیں۔ تپ۔ وہ سب کریا جو تپانے والی ہیں۔ تپ کہلاتی ہیں جس طرح سونا اگنی میں تپایا جا کر کندن ہو جاتا ہے۔ اس کی میل جل جاتی اور چمک بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح تپ سے شکتی بل اور نڈرتا پراپت ہوتے ہیں۔ تمام کمزوریاں دور ہوتی چہرے پر ایک چمک آجاتی ہے۔ آنکھوں میں تیج مکھ منڈل پر کانتی تپو بل کے نشان ہیں تپ کے کئی پرکار ہیں۔ شریر کا تپ۔ من کا تپ۔ بانی کا تپ۔ اندریوں کا تپ وغیرہ شریر کو گرمی سردی سے نہ بچانا۔ اور برداشت کرنے کی عادت بنانا شریر کا تپ ہے۔ من کو نگرہ کرنا مانسک جپ کرنا۔ یہ من کا تپ ہے۔ کم بولنا۔ مون دھارن کرنا جپ کرنا۔ یہ بانی کا تپ ہے۔ اندریوں کو اپنے اپنے وشیوں سے باز رکھنا۔ اندریوں کا تپ ہے۔ اندریہ سنیم ہی دم ہے۔ کرم سے مراد نشکام کرم اتھوا سیوا سے ہے۔ پراوپکار کی بھاونا سے دکھیوں کے دکھ دور کرنا۔ ان کی سیوا کرنا۔ اور پھل کی اچھا سے رہت کاریہ کرنا یہی نشکام کرم کہلاتے ہیں۔ دیا کرنا۔ میٹھا بولنا۔ تن من دھن سے دوسروں کی سہائیتا کرنا یہ سب پراوپکار کے لکشن ہیں۔ کرتا پن کے ابھیمان سے رہت ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ نشکامتا اور کرتا پن ساتھ ساتھ نہیں رہ سکتے۔

برہم ودیا کا وستار پوروک ورنن دیدوں میں دیا گیا ہے۔ اسلئے وید برہم ودیا کے سمپورن انگ ہیں۔ ست چت آنند سوروپ برہم ہی برہم ودّیا کا لکشیہ ہے اور ادہشٹان ہے۔ جو لوگ سادھن سمپن ہو کر پر برہم کو لکشیہ مان کر ویدانو سار نشکام کرم کرتے ہیں

کا آچرن کرتے ہیں۔ اور سداچاری ساتوک جیون وتیت کرتے ہیں۔ وہی بار برہم پرمیشور کو پراپت کرتے ہیں۔

منتر ۹۔ جو کوئی اس پرسدھ برہم وِدّیا کے رہسیہ کو جان لیتا ہے۔ سارے پاپ سموہوں کو نشٹ کر کے اننت اوناشی سروسریشٹ برم دہام میں پرتشٹھت ہو جاتا ہے۔ ہاں پرتشٹھت ہو جاتا ہے۔

(ودیاکھیا) یہ منتر برھم وِدیا کی پراپتی کا پھل تبلاتا ہے۔ جو برہم ودیا کے رہسیہ پر برھم کو جان لیتے ہیں۔ وہ سب پاپ تاپ سے مکت ہو جاتے ہیں۔ ان کے سب دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اور پرمانند کی ان کو پراپتی ہوتی ہے۔ یہی سروسریشٹ پرم دہام میں پرتشٹھت ہونا ہے۔ وہ برھم سوروپ میں سنتھت رہتے ہیں۔ وہ جیونمکت ہوتے ہیں۔

(سام ویدیہ کین اُنپشد سماپت ہوئی)

کٹھ اوپنشد

پہلی ولّی

منتر ۱ پرسدھ ہے۔ کہ یگیہ پھل کے اچھک واجشرواکے پُتر نے اپنا سارا دھن دیدیا اس کا نچکیتا نانک ایک پتر تھا۔

(ویاکھیا)۔ اَن دان کرنے سے جس کا بہت یش ہو۔ اس کو واجشرو اکہتے ہیں۔ واجشروا کے پتر واجشروس نے وشوجت یگیہ کا اس کے پھل کی پراپتی ارتھ یجن کیا۔ اس یگیہ میں اپنا سب کچھ دان میں دینا ہوتا ہے۔ اس لئے واجشروس نے بھی اپنا سارا دھن دان کر دیا۔ کہتے ہیں۔ اس کا ایک پتر تھا جس کا نام نچکیتا تھا۔

منتر 2 جس سمے دکشنائیں لے جائی جا رہی تھیں۔ اس (بالک) میں یدیپی ابھی وہ کمار ہی تھا۔ شردہا کا آویش تھا۔ وہ سوچنے لگا۔

(ویاکھیا)۔ یگیہ میں جو وستو دان دی جائے۔ اس کو دکشنا کہتے ہیں جس وقت دان میں دی جانے والی وستوئیں گئو اتیادی اکٹھی کی جا رہی تھیں۔ ان کو دیکھ کر بالک نچکیتا کے من میں کچھ وچار اُٹھنے لگے۔ حالانکہ وہ بہت چھوٹی عمر کا کمار ہی تھا۔ پرنتو اس کے دل میں اچھے بناکے پرتی بہت شردہا اور سمان کی بھاونا تھی۔ یگیہ دکشناؤں کو دیکھکر اس کے ہردیہ میں شردہا کا اور زیادہ آویس ہو گیا۔ اور وہ کسی گہری سوچ میں پڑ گیا۔

منتر 3 جو جل پی چکی ہیں۔ جن کا گھاس کھانا سماپت ہو چکا ہے۔ جن کا دودھ بھی دوہ لیا گیا ہے۔ جن میں جنن شکتی کا بھی ابھاؤ ہو گیا ہے۔ ان گئوؤں کا دان کرنے سے وہ داتا آنند نام کے لوکوں کو جاتا ہے۔

(دویاکھیا) نچکیتا کیا سوچ رہا تھا۔ وہ اس منتر میں تبلایا گیا ہے۔ اس سمجھدار بالک نے یوں وچار کرنا شروع کیا۔ جن گئوں کو میرے پتا دان میں دے رہے ہیں۔ ان میں اکثر ایسی ہیں۔ کہ وہ بہت بوڑھی اکھوا بیمار ہیں۔ ان کا جل پینا بھی بند ہو چکا ہے۔ ان کو اس شریر میں جتنا جل پینا تھا۔ اور جس قدر چارہ گھاس آدی کھاتا تھا۔ وہ سب کھا پی چکی ہیں۔ اب وہ اسس قدر تھکی ہیں ہیں۔ نہ کچھ کھا سکتی ہیں۔ اور نہ جل آدی پی سکتی ہیں۔ اور ان کے اندر جتنا دودھ تھا۔ وہ بھی پہلے ہی نکال لیا جا چکا ہے۔ اب جن برہمنوں کے پاس یہ جائیں گی۔ ان کو دودھ تو بالکل نہیں دے پائیں گی اور نہ آئندہ کوئی بچہ ہی جنیں گی۔ کیونکہ بڑھاپے اور بیماری کے کارن ان میں وہ شکتی نہیں رہی یہ تو برہمنوں کو بھار روپ ہی ہوں گی۔ انہیں تو خواہمخواہ سیوا ہی کرنی پڑیگی کسی پرکار کے سکھ کی پراپتی تو ان کو ہوگی نہیں۔ اس لئے میں دان میں کوئی ہت نہیں دیکھتا۔ میرے خیال میں تو ایسا دان دینے والا ان لوگوں کو پراپت ہوتا ہے۔ جہاں آنند نام کو بھی نہیں کیونکہ ایسا داتا نہ صرف برہمنوں کو دھوکا دیتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ اور دھوکا دینے والا کبھی سکھی نہیں ہو سکتا۔ یہ سوچ کر وہ کانپ اٹھا۔

منتر 4 تب وہ اپنے پتا سے بولا "ہے تات۔ آپ مجھے کس کو دینگے۔ اسی پرکار اس نے دو تین بار کہا۔ تب پتا نے اس سے "میں تجھے مرتیو کو دونگا" ایسا کہا۔

(دویاکھیا) ۔ وہ بالک دان کے دوشی یکت ہونے کا وچار اپنے پتا کے پرتی پرگٹ کرنا چاہتا تھا۔ پرنتو پتا کے پرتی جو شردھا اور آدر کی بھاونا تھی۔ اسکے ودّش سیدھے ہی ان کو یہ نہیں کہنا چاہتا تھا۔ کہ "پتا جی آپ جو دان دے رہے ہیں۔ وہ ان کارنوں سے دوشی یکت ہے"۔ کیونکہ چھوٹا منہ بڑی بات" والا معاملہ ہو جاتا۔ بڑی گہری فکر کے بعد نچکیتا کو یہ ڈھنگ سوجھا۔ اور اس نے کہا۔ "پتا جی۔ آپ مجھے کس کو دینگے"

پتر بھی پتا کی ہمتی ہوتا ہے۔ یہ سوچکر کمار نچکیتا نے باپ سے پوچھ لیا۔ ایک بار کہنے سے پتا نے دھیان نہیں دیا۔ دوسری بار کہنے پر بھی انہوں نے بالک جان کر جواب نہیں دیا جب اس نے تیسری بار پوچھا۔ تو رشی کو کرودھ آگیا۔ انہوں نے غصہ میں یہ کہہ دیا۔ میں تجھے مرتیو کو دونگا۔

منتر 5 میں بہت سے پتروں میں پرتھم چلتا ہوں اور بہتوں میں مدھیم جاتا ہوں یم کا ایسا کیا کاریہ ہے۔ جسے پتا آج میرے دوارا سِدھ کرینگے۔

(دریا کھیا)۔ پتا کی آگیا سن کر نچکیتا کو آشچریہ ہوا۔ کہ پتا جی نے کیا کہہ ڈالا ہے۔ اس سنسار میں تین پرکار کے پتر یا شِشیہ ہوتے ہیں۔ اُتم۔ مدھم۔ کنشٹھ۔ جو اپنے ماتا پتا اتھوا گورو کی اِچھا کو جان جاتے ہیں۔ اور ان کے کہے بغیر ہی کاریہ سمپن کر دیتے ہیں وہ اتم پتر یا شِشیہ ہوتے ہیں جو ماتا پتا یا گورو کے کہنے پر کام کرتے ہیں وہ مدھم شریی میں گنے جاتے ہیں اور جو کہنے پر بھی نہیں کرتے۔ وہ ادھم یا کنشٹھ پتر ہوتے ہیں۔ نچکیتا نے سوچا۔ میں اُدھم پتر تو ہرگز نہیں ہوں۔ ہاں کبھی پرتھم یا اُتم شرینی میں کاریہ کرتا ہوں اور کبھی مدھم بھی ہو جاتا ہوں۔ پتا جی نے جو آگیا دی ہے۔ اس کا پالن کرنا ضروری ہے ان کا واکیہ متھیا نہیں ہونا چاہیئے پرنتو ایسا کون سا کاریہ ہے۔ جو یم کیلئے میرے دوارا پتا جی پرستت کرانا چاہتے ہیں پھر وہ خود ہی دل میں کہنے لگا۔ کہ انہوں نے غصہ میں ہی ایسا کہا ہے۔ تو بھی اُن کا وچن متھیا نہیں ہوگا۔ بیشتر اس کے کہ رشی پشچاتاپ کرتے ہوتے یہ کہتے۔ ادھو میں نے کیا کہہ ڈالا۔ نچکیتا نے پتا کو سمبودھن کرتے ہوئے اس طرح کہنا شروع کیا۔

منتر 6 جس پرکار پوروپرش دیوہار کرتے تھے۔ اس کا وچار کیجئے۔ تتھا جیسے ورتمان کال کے انید لوگ پرورت ہوتے ہیں۔ اُسے بھی دیکھئے۔ منش کھیتی کی طرح پکتا ہے اور کھیتی کی بھانتی پھر اُتپن ہو جاتا ہے

(دیاکھیا) ہے پتا جی ہمارے کل جاتی کے جو انیک لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان کے

آچرن کا خیال کریں - وہ اپنے وچن کو متھیا نہیں ہونے دیتے تھے۔ "پران جائیں پر وچن نہ جائی"، ہمارے پوروپرشوں کی تو یہ ریت چلی آئی ہے - اس کے علاوہ جو آجکل کے موجودہ سادھو پرش ہیں۔ وہ ایسی دشایں کیونکر برتتے ہیں۔ کوئی بھی اپنے کتھن کو متھیا کرنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ متھیا وچن سے نہ اس لوک میں اور نہ پرلوک میں ہی نش و کیرتی پراپت ہوتی ہے نہ کوئی اجرامرہی ہو سکتا ہے۔ اس چند روزہ زندگی کے لئے منش کو اپنے وچن کو متھیا نہیں ہونے دینا چاہئے - متھیا بانی بولنا است پرشوں کا کام ہے بست پرشوں کا نہیں پھر منش بار بار مرتا اور جنم لیتا ہے - جس طرح کھیتی میں بیج ڈالتے ہیں - تو وہ اگتا ہے اور پک کر کاٹا جاتا ہے - اور پھر اگتا ہے - اسی طرح کرم دوپی بیج سے منش اس سنسار میں جنم لیتا ہے - پک کر یعنی جیرن شیرن ہو کر مرتیو کے مکھ میں چلا جاتا ہے - اور پھر اُتپن ہوتا ہے - ایسے نشور جیون میں منش است بھاشن کے دوش سے ادھوگتی کو کیوں پراپت ہو -

اسلئے پتاجی - میری پرارتھنا یہ ہے - کہ آپ وچن کہہ چکے ہیں - کہ آپ مجھے یم کو دینگے - تو کرپا پوروک مجھے یم کے پاس بھیج دیویں - میں اس میں لابھ دیکھتا ہوں تیر کے اس پرکار آگرہ دہٹھ کرنے پر رشی نے نچکیتا کو یم کے پاس بھیجدیا - وہ یم راج کے دوار پر جا کر تین راتری تک ٹھہرے رہے - کیونکہ یم اس سمے کہیں باہر گئے ہوئے تھے - جب وہ گھر لوٹے - تو ان کی پتنی نے ان کو اس پرکار کہا -

منتر ۷ برہمن اتتھی ہو کر اگنی ہی گھروں میں پرویش کرتا ہے - سادھو پرش اس اتتھی کی شانتی کیا کرتے ہیں - اتہ ہے - ویوسوت - اتتھی کی شانتی کیلئے جل ہے جائیے -

(ویاکھیا) ہے سوامن - یدی برہمن گھر میں اتتھی ہو کر آئے - تو مانو اگنی نے ہی پرویش کیا ہے - کیونکہ برہمن اگنی کے سمان تیجسوی ہوتا ہے - اور سجن پرش اس اگنی روپ اتتھی

کوارگھ یاد اور پوجا سے شانت کیا کرتے ہیں۔ اتھوا جل یا ان سے اُنہیں پرسن کرتے ہیں۔ اسلئے ہے سور یہ پتر آپ بھی اس بالک اتھی کی شانتی کیلئے جل لیکر جائیں۔ اور ارگھیہ یا دادی سے اُسے پرسن کر کے شانت کریں۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ یم کی پتنی و دوشی شاستروں کے گیان سے سمپن تھی اور گرہست نیتی میں بھی نپن تھی۔ جو یم کو زیادہ بتا رہی ہے۔

منتر ۸

جس کے گھر میں برہمن اتھی بنا بھوجن کئے رہتا ہے۔ اس مند بدھی پرش کی گیات اور اگیات وستوؤں کی پراپتی کی اچھائیں۔ اُن کے سنیوگ سے پراپت ہونے والے پھل۔ پریہ بانی سے ہونیوالے پھل۔ یاگ آدی اشٹ اور اُدیان آدی پورت کرموں کے پھل تتھا سمست پتر اور پشو آدی کو وہ نشٹ کر دیتا۔

(ویاکھیا) یم پتنی نے پھر کہا۔ ہے کرپا سندھو۔ میں نے الیا سن رکھا ہے۔ کہ جس کے گھر میں برہمن اتھی پردیش کرے اور وہ بنا بھوجن کے ہی رہے۔ اس کی ارگھ یاد سے شانتی نہ کی جائے۔ تو اس مند بدھی گرہستھ کا بڑا ہی انشٹ ہوتا ہے۔ جانی ہوئی اور نہ جانی ہوئی وستوؤں کی اِچھائیں۔ اور ان کی پورتی سے پراپت ہونے والی وستوئیں۔ میٹھا بولنے سے جو پنیہ روپی پھل ہوتا ہے۔ یگیہ یاگ آدی اشٹ کرموں اور کنوئیں تالاب باولی بنوانے پورت کرموں کے پھل اور سب اولاد اور پشو دھن سب کا وہ ناش کر دیتا ہے۔ مطلب یہ کہ اتھی کی کسی حالت میں بھی اپکشا نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہر حال میں اتھی سیوا کو مکھ جان کر آچرن کرنا چاہیئے۔

منتر ۹

ہے برہمن تمہیں نسکار ہو۔ میرا کلیان ہو۔ تم نمسکار یوگیہ اتھی ہو کر بھی میرے گھر میں تین راتری تک بنا بھوجن کئے رہے۔ اتہ ایک ایک رات کے لئے ایک ایک کر کے مجھ سے تین ور مانگ لو۔

(ودیا کھیا) اتنی کی بات سنکر یم جل لے کر دوڑے دوڑے برہمن بالک نچکیتا کے پاس
آئے۔ ان کا ارگھ پادکر کے انہیں نمسکار کر کے بولے۔ ہے برہمن کمار۔ میں تم کو
نمسکار کرتا ہوں۔ میرا کلیان ہو تم سمان کے یوگیہ اتتھی ہو۔ پھر بھی تین رات تم
میرے گھر پر بھوجن کئے بغیر رہے ہو۔ مجھے اس کا کھید ہے۔ پرنتو میں گھر پر نہیں تھا
آپ کھشما کریں۔ اور ایک ایک رات کیلئے ایک ایک ور مانگ لیں۔ اس طرح سے آپ
مجھ سے کوئی تین ور مانگ کر پرسن ہو جائیے۔ میں پھر آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

منتر ۱۵

ہے مرتیو۔ جس سے میرے پتا واجشروس میرے پرتی شانت سنکلپ
پرسن چیت اور کرودھ رہت ہو جائیں۔ تتھا آپ کے بھیجنے پر مجھے پہچان کر
بات چیت کریں۔ یہ میں تین وروں میں سے پہلا ور مانگتا ہوں۔

(ودیا کھیا) نچکیتا نے کہا۔ ہے بھگون۔ یدی آپ ور دینا چاہتے ہیں۔ تو پہلا ور میں یہ
مانگتا ہوں۔ کہ چونکہ میرے پتا نے کرودھ کے آویش میں مجھے یہاں بھیجا ہے۔ اسلئے
میں چاہتا ہوں کہ ان کا کرودھ شانت ہو جائے۔ ان کا من شانت اتھوا سنکلپ شدہ
ہو۔ اور وہ میرے پرتی پرسن چیت ہو جائیں۔ اور جب آپ مجھے ودیا دان کے پشچات
واپس گھر لوٹائیں گے۔ تو وہ مجھے پہچان لیں۔ اور میرے ساتھ سنیہہ پورنک بات چیت
کریں۔

اس بالک کی اپنے پتا کے پرتی کتنی شردھا اور بھگتی ہے۔ یہ بات اس کے
مانگے ہوئے پہلے ور سے ہی پرکٹ ہو جاتی ہے۔ بھارتیہ سنسکرتی کا آدرش کتنا اونچا ہے آچاریہ
بچے کو گھر لوٹاتے سمے یہ اپدیش کرتا تھا "ماتری دیو بھو۔ پتری دیو بھو آچاریہ دیو بھو
۔ ہے بیٹے ماتا تمہاری دیوتا (پوجیہ) ہو پتا تمہارا دیوتا ہو۔ آچاریہ تمہارا دیوتا ہو۔
ارتھات تمہیں دیوتا کے سمان ان کی پوجا کرنی چاہیئے۔ بھارت کا اتہاس ساکشی ہے
کہ ہمارے بچے اکثر پتری بھکت ہوتے تھے۔ آج بھی لوگوں کو دہی پتری بھکت شکشا ...

مجھ سے پریرت ہوکر ارن پتر اُدالک تجھے پورو وت پہچان لیگا۔ اور

منتر 11 ششش راتریوں میں سکھ پورو ک سوئیگا۔ کیونکہ تجھے مرتو کے مکھ سے چھوٹ کر آیا ہوا دیکھیگا۔

(دویا کھیا) - یم نے کہا - ہے بالک - میں تمہیں پہلا ور دیتا ہوں - میں ایسی پریرنا کروں گا۔ جس سے تیرے پتا اُودالک رشی تجھ کو پہچان لیں گے - اور جس طرح یہاں آنے سے پہلے تجھے پیار کرتے تھے - ویسے ہی تیرے ساتھ پریتی یکت ویو ہار کرینگے اور یہ دیکھ کر کہ میرا پتر مرتیو کے مکھ سے لوٹ کر آیا ہے - پرسن چت ہو جائیں گے ان کا کرودھ شانت ہو جائیگا - اور اس کے بعد رات کو چین سے سویا کریں گے - تمہیں اس بات کی چنتا نہیں کرنی چاہئے - اب تم اپنا دوسرا ور مانگو۔

منتر 12 ہے مرتیو دیو - سورگ لوک میں کچھ بھی بھے نہیں - وہاں آپ کا بھی وش نہیں چلتا - وہاں کوئی وردھاوستھا سے بھی نہیں ڈرتا - سورک لوک میں پرش بھوک پیاس دونو کو پار کر کے شوک سے اوپر اُٹھ کر آنندت ہوتا ہے -

منتر 13 ہے مرتیو - آپ سورگ کے سادھن بھوت اگنی کو جانتے ہیں - سو مجھ شردھالو کے پرتی اس کا ورنن کیجئے - جس سے سورگ پراپت ہوئے پرش امرتو پراپت کرتے ہیں - دوسرے ور سے میں یہی مانگتا ہوں -

(دویا کھیا) نچکیتا نے کہا - ہے بھگون - سورگ لوک میں جنم جرا اور مرتیو نہیں ہوتے اتھوا وہاں کسی پرکار کا بھے نہیں - وہاں آپ کا بس نہیں چلتا - وہاں کوئی اس لوک کی بھانتی بڈھا نہیں ہوتا - نہ کوئی موت سے ڈرتا ہے - وہاں پرش بھوک اور پیاس سے بھی پرے ہو جاتا ہے کیونکہ وہاں تو خیال کرنے سے اچھت وستو کی پراپتی ہوتی ہے اسیئے نہ تو وہاں اوپرن اچھاوں شیش رہتی ہے نہ کوئی کھ کا اور

(ودیا کھیا) پتینی کی بات سنکر یم جل سے کر دوڑے دوڑے برہمن بالک نچکیتا کے پاس آئے۔ ان کا ارگھ یادکر کے اُنہیں نمسکار کر کے بولے۔ ہے برہمن کمار۔ میں تم کو نمسکار کرتا ہوں۔ میرا کلیاں ہو تم سمان کے یوگیہ اتھی ہو۔ پھر بھی تین رات تم میرے گھر پر بھوجن کئے بغیر رہے ہو۔ مجھے اس کا کھید ہے۔ پرنتو میں گھر پر نہیں تھا آپ کھشما کریں۔ اور ایک ایک رات کیلئے ایک ایک ورمانگ لیں۔ اس طرح سے آپ مجھ سے کوئی تین ور مانگ کر پرسن ہو جائیے۔ میں پھر آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

منتر ۱۵ ہے مرتیو۔ جس سے میرے پتا واجشروس میرے پرتی شانت سنکلپ پرسن چیت اور کرودھ رہت ہو جائیں۔ تتھا آپکے بھیجنے پر مجھے پہچان کر بات چیت کریں۔ یہ میں تین وروں میں سے پہلا ور مانگتا ہوں۔

(ودیا کھیا) نچکیتا نے کہا۔ ہے بھگون۔ یدی آپ ور دینا چاہتے ہیں۔ تو پہلا ور میں یہ مانگتا ہوں۔ کہ چونکہ میرے پتا نے کرودھ کے آویش میں مجھے یہاں بھیجا ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ان کا کرودھ شانت ہو جائے۔ ان کا من شانت اتھوا سنکلپ شدہ ہو۔ اور وہ میرے پرتی پرسن چیت ہو جائیں۔ اور جب آپ مجھے ودیا دان کے پشچات واپس گھر لوٹائیں گے۔ تو وہ مجھے پہچان لیں۔ اور میرے ساتھ سنیہہ پورنک بات چیت کریں۔

اس بالک کی اپنے پتا کے پرتی کتنی شردھا اور بھگتی ہے۔ یہ بات اس کے مانگے ہوئے پہلے ور سے ہی پرکٹ ہو جاتی ہے۔ بھارتیہ سنسکرتی کا آدرش کتنا اونچا ہے آچاریہ بچے کو گھر لوٹاتے سمے یہ اُپدیس کرتا تھا۔ "ماترے دیو بھو۔ پترے دیو بھو آچاریہ دیو بھو" ہے بیٹے ماتا تمہارے دیوتا (پوجیہ) ہو پتا تمہارا دیوتا ہو۔ آچاریہ تمہارا دیوتا ہو۔ ارتھات تمہیں دیوتا کے سمان ان کی پوجا کرنی چاہئے۔ بھارت کا اتہاس ساکشی ہے کہ ہمارے بچے اکثر پتری بھگت ہوتے تھے۔ آج بھی یوں تو کوئی ہی یہ بات ... کنشا ...

مجھ سے پریرت ہو کر ارن پتر اُدا لک تجھے پورو وت پہچان لیگا - اور

منتر 11 ششش راتریوں میں سکھ پورک سوئیگا - کیونکہ تجھے مرتو کے مکھ سے چھوٹ کر آیا ہوا دیکھیگا -

(دویا کھیا) - یم نے کہا - ہے بالک - میں تمہیں پہلا ور دیتا ہوں - میں ایسی پریرنا کروں گا - جس سے تیرے پتا اُور لک رشی تجھ کو پہچان لیں گے - اور جس طرح یہاں آنے سے پہلے تجھے پیار کرتے تھے - ویسے ہی تیرے ساتھ پریتی یکت دیوہار کرینگے اور یہ دیکھ کر کہ میرا پتر مرتو کے مکھ سے لوٹ کر آیا ہے - پرسن چت ہو جائیں گے ان کا کرودھ شانت ہو جائیگا - اور اس کے بعد رات کو چین سے سویا کریں گے - تمہیں اس بات کی چنتا نہیں کرنی چاہئے - اب تم اپنا دوسرا ور مانگو -

منتر 12 ہے مرتیو دیو - سورگ لوک میں کچھ بھی بھے نہیں - وہاں آپ کا بھی وش نہیں چلتا - وہاں کوئی وردھ اوستھا سے بھی نہیں ڈرتا - سورگ لوک میں پرش بھوک پیاس دونو کو پار کر کے شوک سے اوپر اُٹھ کر آنندت ہوتا ہے -

منتر 13 ہے مرتیو - آپ سورگ کے سادھن بھوت اگنی کو جانتے ہیں - سو مجھ شردہالو کے پرتی اس کا ورنن کیجئے - جس سے سورگ پراپت ہوئے پرش امرتو پراپت کرتے ہیں - دوسرے ور سے میں یہی مانگتا ہوں -

(دویا کھیا) نچکیتا نے کہا - ہے بھگون - سورگ لوک میں جنم جرا اور مرتیو نہیں ہوتے اتھوا وہاں کسی پرکار کا بھے نہیں - وہاں آپ کا بس نہیں چلتا - وہاں کوئی اس لوک کی بھانتی بڈھا نہیں ہوتا - نہ کوئی موت سے ڈرتا ہے - وہاں پرش بھوک اور پیاس سے بھی پرے ہو جاتا ہے کیونکہ وہاں تو خیال کرنے سے اچھت وستو کی پراپتی ہوتی ہے اسلئے نہ تو وہاں اور نہ اچھا پرشش رہتی ہے نہ کوئی دکھ کا اور

پیاسا ہی رہتا ہے ۔ اس طرح سبھی وہاں نت ترپت اور پرسن رہتے ہیں ۔ ہر پرکار
کے تشوک سے پار ہو جاتے ہیں ۔
ہے دیو ۔ اگر آپ کو ایسی اگنی ودیا کا گیان ہے ۔ جس سے سورگ کی پراپتی ہوتی
ہے ۔ تو مجھ شردھا وان جگیاسو کے پرتی آپ اُتم ودیا کا ورنن کریں ۔ جس ودیا
دوارا پرش سورگ لوک کو پراپت ہوتے ہیں ۔ اور امر ہو جاتے ہیں ۔ اکھو ادیو شریر
دھارن کرتے ہیں ۔ دوسرے ور سے میں اس اگنی ودیا کی یاچنا کرتا ہوں ۔

منتر ۱۴ ہے نچکیتا ۔ اس سورگ پرد اگنی کو اچھی طرح جاننے والا میں تیرے پرتی
اسی کا اُپدیش کرتا ہوں ۔ تو اُسے مجھ سے اچھی طرح جان لے ۔ اسے
توانت لوک کی پراپتی کرانے والا اس کا آدھار اور بدھی روپی گپھا میں
سقت جان ۔

(ودیا کھیا) یم نے کہا ۔ ہے بالک ۔ سورگ پراپتی کی سادھن روپ اگنی کے وشے میں جو
تم نے پرارتھنا کی ہے ۔ اس اگنی کو تو میرے وچنوں دوارا اچھی طرح سمجھ ۔ میں اس کو بھلی
پرکار جانتا ہوں ۔ اور اسی کا اپدیش میں تیرے پرتی کرونگا ۔ تو دھیان دیکر سن
یہ اگنی سورگ لوک کی پراپتی میں سادھن ہے ۔ سرو جگت کا آدھار ہے ۔ اور بدھمانوں
کی بدھی روپی گپھا میں سقت ہے ۔ ایسا تو سمجھ ۔

تب یم راج نے لوکوں میں آدی کارن بھوت اس اگنی کا تتھا اس کے
منتر ۱۵ چین کرنے میں جیسی اور جتنی اینٹیں ہوتی ہیں ۔ اور جس پرکار اس کا چین کیا
جاتا ہے ۔ ان سب کا نچکیتا کے پرتی ورنن کیا ۔ اور نچکیتا نے بھی جیسا اس
سے کہا گیا تھا ۔ وہ سب سنا دیا ۔ اس سے پرسن ہو کر مرتیو پھر بولا ۔

منتر ۱۶ کہا تما یم نے پرسن ہو کر اس سے کہا ۔ اب میں تجھے ایک ور اور بھی دیتا ہوں

یہ اگنی تیرے ہی نام سے پرسدھ ہوگا ۔ اور تو اس انیک روپ والی مالا گرہن کر۔
(دیا کھیا) یم رشی نے اس اگنی وِدّیا کو آدیو پانت نچکیتا کے پرتی ورنن کر دیا اور نچکیتا
نے بھی بڑی ساودھانی سے اس ودیا کو گرہن کیا۔ یہاں تک کہ اس ساری ورتا کو
رشی کے پرتی سنا دیا۔ جس سے رشی راج بہت پرسن ہوئے اور انہوں نے ایک
جو تھا ور دیدیا۔ کہ یہ اگنی تیرے نام سے ہی سنسار میں مشہور ہوگی ۔ اسے لوگ ناچکیت
اگنی کہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ تو کرم و گیان کو بھی اب بھلی پرکار سمجھ لے ۔ اب اگلے
منتر میں یم مہاتما کرم کی ستتی کرتے ہیں۔

منتر 17

ترناچکیت اگنی کا تین بار چین کرنیوالا انش تینوں (ماتا۔ پتا۔ آچاریہ)
سے سمبندھ کو پراپت ہو کر جنم اور مرتیو کو پار جاتا ہے۔ تھا برہم سے آتین
ہوئے گیانوان اور ستینی یوگیہ دیو کو جان کر اور انوبھو کر اتینت شانتی
کو پراپت ہو جاتا ہے ۔

منتر 18

جو ترناچکیت وِدوان اگنی کے اس ترے کو (کون اینٹ ہوں کیتنی ہوں کس
پرکار اگنی چین کیا جائے) جان کر ناچکیت اگنی کا چین کرتا ہے۔ وہ دیہہ پات
سے پوروہی مرتیو کے بندھنوں کو توڑ کر شوک سے پار ہو سورگ لوک میں
آنندت ہوتا ہے ۔

(دیا کھیا) ان منتروں میں اس اگنی کے گیان کی اور اس اگنی کو جاننے والے کی تعریف کی
گئی ہے ۔ جس کے وشئے میں نچکیتا نے دوسرا ور مانگا تھا۔ مہاتما یم نے کہا۔ چونکہ
اس اگنی کا تین بار چین کیا جاتا ہے ۔ اس کو ترناچکیت اگنی کہتے ہیں۔ جو شخص
اس اگنی کا تین بار چین کرنیوالا ہے ۔ وہ ماتا پتا اور آچاریہ تینوں سے تھا ودھی
شکشا پراپت کرتا ہے اور اُسے اپنے جیون میں دھارن کرتا ہے۔ اس طرح شبھ
گن ... کے ... چین ... جنم ...

جاتا ہے۔ اتھوا اس بھونڈل پر جو ہم کے گیا تا نیشتی گیانواں ہیں۔ اور جو دیوتا ستی کرنے یوگیہ ہیں۔ ان سب کا گیان دانو بھواس کو پراپت ہوتا ہے۔ جس سے وہ پورن شانتی کا لابھ کرتا ہے۔

اسکے علاوہ جو منش یہ گیان پراپت کرکے کہ اس اگنی میں کون سی اینٹیں اور تعداد میں کتنی اینٹیں ہونی چاہیں۔ اور اگنی چین کس پر کار کیا جاتا ہے۔ ناچکیت اگنی کا چین کرتا ہے۔ وہ جیون مکت ہو جاتا ہے۔ یعنی جیتے جی ہی مرتیو اور شوک کو ترجاتا ہے سورگ لوک کے سکھوں کو پراپت کرتا سکھی ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہر کوئی چاہتا ہے۔ یہ اس اس ناچکیت اگنی کی مہما ہے۔

منتر ۱۹
ہے نچکیتا۔ تو نے دوسرے ور سے جس کا ورن کیا تھا۔ وہ سورگ کا سادھن بھوت اگنی تجھے بتلا دیا۔ لوگ اس اگنی کو تیرا ہی کہیں گے۔ اب تو تیسرا ور مانگ لے۔

(ویاکھیا) دوسرے ور میں جس اگنی ودیا کو نچکیتا نے مانگا تھا۔ اس کا اُپدیش یہاں سماپت ہوتا ہے۔ وہ اگنی سورگ کا سادھن ہے۔ اور وہ نچکیتا کو تبلا دیا گیا ہے۔ الیسایم نے نچکیتا کو کہہ دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ لوگ اس اگنی کو تیرے ہی نام سے پکاریں گے۔ یعنی اس کا نام ناچکیت اگنی ہوگا۔ ہے بالک۔ اب تو اپنا تیسرا ور مانگ لے۔

اگنی ودیا کی تفصیل یہاں اُپنشد میں نہیں آئی۔ صرف اس کی مہما ہی ورنن ہوئی ہے۔ اس سے یہی گیات ہوتا ہے۔ کہ یہ اُپنشد کا مکھ وشے نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا گون روپ سے اشارہ ہی کیا گیا ہے۔ یا یہ سمجھیں۔ کہ یہاں تک جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ محض ایک تمہید ہی ہے۔ اصلی گیان کا وشے اب اگلے منتروں سے آرنبھ ہوگا۔

شرتی گیان کے جگیاسو جنوں کو ساودہان ہو کر آگے کہے جانیوالے اُپدیش کو دھیان سے شروع کرنا چاہیے۔ اتھوا ان کا بھلی پرکار سن کر کے آتما میں بیاد دوڑھ ستھتی کو پراپت کر کے نربھے ہو جانا چاہیے۔ پرماتما سب کو شدھ بدھی اور شکتی دیویں

منتر 20

مرے ہوئے منش کے وشے میں جو یہ سندیہہ ہے۔ کوئی کہتے ہیں "رہتا ہے" اور کوئی کہتے ہیں۔ "نہیں رہتا"۔ آپ سے شکشت ہوا میں اسے جان سکوں یہ میرا تیسرا ور ہے۔

(ویاکھیا) نچکیتا نے کہا۔ ہے مہاتمن۔ اس سنسار میں جب پرانی کا دیہہ پات ہو جاتا ہے۔ تو اس کے وشے میں دو پرکار کی دھارنائیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایسا مانتے ہیں۔ کہ شریر انتہ کرن اندریہ آدی یہاں ہی ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ اتھوا اپنے کارنوں میں لین ہو جاتے ہیں۔ ان سے اتیرکت آتما نام کی کوئی وستو باقی نہیں رہتی۔ اور کچھ کا یہ کہنا ہے۔ کہ دیہہ انتر سے سمبندھ رکھنے والا آتما رہتا ہے۔ ہم دیہہ دھاریوں کو اس وشے میں کوئی پرتیکش گیان نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ ست کیا ہے۔ اور پرم پرشارتھ اسی وگیان کے آدھین ہے۔ کیونکہ اگر شریر کے علاوہ کوئی آتما ہی نہیں ہے۔ تو مکتی کی اچھا اور تین دو لوک پھل ہیں۔ اس لئے آپ سے شکشا پاکر میں اس تتو کو بھلی پرکار جاننا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اسی کا اپدیش دیں۔ تین وروں میں سے یہی میرا آخری ہے۔

منتر 21

پوروکال میں اس وشے میں دیوتاؤں کو بھی سندیہہ ہوا تھا۔ کیونکہ یہ سوکشم دھرم آسانی سے جاننے یوگیہ نہیں ہے۔ ہے نچکیتا۔ تو دوسرا ور مانگ لے۔ مجھے نہ روک تو میرے لئے یہ ور چھوڑ دے۔

دویاکھیا۔ یم جاننا چاہتا ہے کہ نچکیتا آتم گیان کا ادھیکاری بھی ہے یا نہیں

اسی آتشے سے اس نے کہا۔ ہے بالک۔ تو نے جو جاننا چاہا ہے۔ اس وشئے میں پہلے بھی شنشیہ
مہاپرشوں کو شنک ہوا تھا۔ یہ وشئے بہت کٹھن ہے۔ آسانی سے یہ سمجھ میں نہیں آسکتا
اور تو ابھی بالک ہی ہے۔ تجھے اس کو جاننے کی کیا اوشکتا ہے۔ تو کوئی دوسرا ور
مانگ اور اسی ور کا تیاگ کر۔ مجھے خواہ مخواہ زیادہ دیر تک نہ یہاں روکے رکھ۔

منتر 22 ہے مرتیو۔ نشچے ہی دیوتاؤں کو بھی اس وشئے میں سندیہ ہوا تھا۔ تھا
اسے آپ بھی آسانی سے جاننے یوگیہ نہیں بتاتے ہیں (اسی سے وہ مجھے
ادھک ابھیشٹ ہے) اس دھرم کا وکتا بھی دوسرا آپ کے سمان کوئی
نہیں۔ اور نہ اس کے سمان کوئی دوسرا ور ہی ہے

ودیا کھیا ایم کی بات سن کر نچکیتا نے کہا ہے مرتیو دیو۔ اس میں شنک نہیں۔ کہ پوروکال
میں دیوتاؤں کو اس وشئے میں شنک ہوا تھا۔ اور آپ کے کتھنانوسار یہ وشئے بہت گہن
بھی ہے۔ آسانی سے سمجھ نہیں آسکتا۔ اسی لئے تو یہ ور مجھے زیادہ پسند ہے۔ اسی کارن میں
اسے سب سے زیادہ چاہتا ہوں۔ اس وشئے پر اُپدیش کرنے والا آپ جیسا دوسرا وکتا نہیں
اور اس ور کے برابر مجھے کوئی دوسرا ور نہیں دِکھتا ہے۔ اسلئے آپ مجھے کرپا پوروک یہی ور دیں۔

منتر 23 ہے نچکیتا۔ تو سو ورش کی آیو والے بیٹے پوتے۔ بہت سے پشو۔ ہاتھی سورن اور گھوڑے
مانگ لے۔ وشال بھومنڈل بھی مانگ لے تھا سوئم بھی جتنے برس اچھا ہو جیوت رہ۔

منتر 24 اسی کے سمان اگر تو کوئی اور ور سمجھتا ہو۔ تو اُسے اکھوا دھن اور دیر پا جیو کا مانگ
لے۔ ہے نچکیتا۔ اس وسترت بھومی میں بڑھتی کو پراپت ہو۔ میں تجھے کاماؤں
اِچھانوسار بھوگنے والا کئے دیتا ہوں۔

منتر 25 منش لوک میں جو جو بھوگ درلبھ ہیں۔ ان سب بھوگوں کو تو اپنی اِچھانوسار
مانگ لے۔ یہاں رتھ اور باجوں کے سہت یہ رمنیاں ہیں ایسی استریاں منشوں

کو پراپت نہیں ہوسکتیں۔ میرے دوارا دی ہوئی ان کامینوں سے تو اپنی سیوا کرا۔ ہے

نچکیتا - تو مرن سمبندھی پرشن مت پوچھ

(دو یا کھیا) پہلے تو صرف وشئے کو گہن کہہ کر ہی یم نے نچکیتا کو ٹالنا چاہا تھا۔ لیکن اب اسے کئی پرکار کے پرلوبھن دے جا رہے ہیں۔ صرف یہ پریکشا کرنے کیلئے کہ بالک گیان کا ادھکاری ہے یا نہیں۔ یم نے یوں کہنا آرمبھ کیا۔ ہے پریہ بالک۔ تم اپنا یال ہٹھ تیاگ دو۔ اور اتم سمبندھی جو پرشن تم نے پوچھا ہے۔ اس کو نہ پوچھو۔ اس کے عوض میں تم سو سو برس تک آیو والے بیٹے اور پوتے مانگ لو۔ میں۔ تمہیں بہت سا پشو دھن ہاتھی گھوڑے اور سونا بھی دے سکتا ہوں۔ اگر تمہیں چکرورتی راج کی اچھا ہو تو میں اس سارے بھومنڈل کا راجیہ دیدیتا ہوں اور اس کے علاوہ تم جب تک چاہو جیتے رہو۔ ایسا ور مانگ لو۔ اسی پرکار کا اگر کوئی اچھا ور مانگنا چاہو۔ تو میں وہ بھی دینے کو تیار ہوں۔ ذریعہ معاش (جیوکا) اور دھن مانگ لے ہے نچکیتا۔ میں تمہیں ایسا ور دینے کو تیار رہوں۔ کہ اس پرتھوی تل پر تو خوب پھلے پھولے۔ تیرا ایش اور کیرتی چاروں اور پھیل جائے۔ تیری بڑائی سب کو مانیہ ہو۔ اور نیز تو جس پرکار کی بھی خواہش کرے۔ وہ پورن ہو جائے۔ اگر تجھے بھوگیہ پدارتھوں کی اچھا ہو۔ تو جن بھوگوں کو تو درلبھ مانتا ہے۔ جو منشوں کو خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتے۔ جو صرف دیویونی میں پراپت ہونے والے ہیں۔ تو ان بھوگوں کو مجھ سے مانگ لے۔ سورگ لوک میں اتی سندر اور موہت کرنیوالی یہ جو رمنیاں ہیں۔ اگر تجھے ان کی اچھا ہو۔ تو مجھ سے استریوں کو مانگ لے اور آیو پریت ان سے تو سیوا اگر ہن کر۔ یہ سندر رتھیاں مرت لوک میں منشوں کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہے بالک۔ تو مجھ سے مرن سمبندھی پرشن کو چھوڑ کر اور جو چاہے سو مانگ لے۔ میں وہ تجھے دیدونگا۔ پرنتو اس ز(ل) وشئے کو تو چھوڑ دے۔ اتنا کہہ کر یم خاموش ہو گئے۔

منتر 26

ہے یمراج۔ یہ بھوگ کل رہینگے یا نہیں۔ اس پرکار کے ہیں۔ اور سمپورن

آپ کے واہن اور ناچ گان آپ کے ہی پاس رہیں۔
(ودیاکھیا) نچکیتا نے کہا - ہے مہاتمن - میں آپ کا بڑا آبھاری ہو - آپ مجھ پر پرسن ہیں - اور مجھے سب کچھ دینے کو اُدت ہو رہے ہیں - پر نتو ہے بھگون - یہ سب بھوگیہ پدارتھ جو آج ست پرتیت ہو رہے - جن میں اس منشیہ کو سکھ بُدھی ہو رہی ہے وہ کل تک رہیں گے یا نہیں - اس کا کیا ٹھکانہ ہے - یہ تو سب آنے جانے والے ہیں - یہ سب مایک ہیں - است اتھوا متھیا ہیں - ان میں جو ست بُدھی کرتے ہیں - وہ موڑھ ہیں ان بھوگوں سے منشیہ کا شریر ہی بھوگا جاتا ہے - اندریاں کمزور ہو جاتی ہیں - تیکنی کا ہراس ہوتا ہے - اور دھیہ جر جری بھوت ہو جاتا ہے - اس کے اتیرکت ان بھوگوں سے آجتک کسی کی ترپتی نہیں ہوئی - بلکہ ترشنا دن بدن بڑھتی جاتی ہے - میں ان بھوگوں میں کوئی گن نہیں دیکھتا - ہے سوامن - یہ جیون چند روزہ ہے - اس لئے ہاتھی گھوڑے دھن دولت پتر اور استریاں یہ ناچ رنگ وغیرہ سب کے سب آپ کے پاس ہی رہیں - میں ان کو نہیں چاہتا مجھ تو وہی ور دیں - جو میں نے مانگا ہے میں اسی میں اپنا کلیاں دیکھتا ہوں -

منتر 27
منشیہ کو دھن سے ترپت نہیں کیا جا سکتا - اب یدی آپ کو دیکھ لیا ہے - تو دھن تو ہم پا ہی لینگے - جب تک آپ شاسن کرینگے - ہم جیوت رہیں گے - کنتو ہمارا پرارتھنیہ ور تو وہی ہے -

منتر 28
کبھی جرا گرست نہ ہونے والے امر پرشوں کے سمیپ آکر پرتھوی پر رہنے والا کون جرا گرست ودیکی منشیہ ہوگا - جو کیول شاریرک ورن کے لاگ سے پراپت ہونے والے سکھوں کو دیکھتا ہوا بھی اتی دیرگھ جیون میں سکھ مانیگا -

(ودیاکھیا) کھن کو جاری رکھتے نچکیتا نے کہا - ہے دیو میں یہ کہتا ہوں کہ اس

دھراتل پر دھن سے آجتک کسی منش کی ترپتی نہیں ہوئی۔ دھن جس قدر بڑھتا جاتا ہے اس کیلئے ادھک پراپتی کی اِچھا اور زیادہ بڑھتی ہے۔ اور اس سے منش کو کبھی شانتی بھی نہیں ملتی۔ بلکہ الٹا دکھ۔ کلیش۔ چینتا۔ اور بھے ہی پراپت ہوتے ہیں چینت اور بھے بھیت منش کے چت میں شانتی کہاں سے رہ سکتی ہے۔ لہذا میرا یہ انوبھو ہے کہ دھنوان عام طور پر اشانت چت اور چینتا گرست ہی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اب چونکہ مجھے آپ کے درشن ہو گئے ہیں۔ میرا آپ سے سمبندھ ہو چکا ہے۔ اور آپ مجھ پر پرسن ہیں۔ تو دھن مجھے اپنے آپ ہی مل جائیگا۔ اس کو مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور جب تک آپ کا راجیہ ہے۔ مجھے آپ سے (مرتیو سے) بھے بھیت ہونے کا کوئی کارن نہیں کیونکہ آپ کے شاسن کال میں مجھے کون مار سکتا ہے۔ اس لئے دیرگھ آیو والا ور بھی میں نہیں مانگ سکتا۔

ہے مہاتمن۔ میں اس لوک میں آکر آپ جیسے امر پرشوں کے دیو شریر کو دیکھ رہا ہوں۔ جو سدا ایک رس سوستھ رہنے والے ہیں۔ جو کبھی بوڑھے نہیں ہوتے جرا جن کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ وہ دیو شریر کبھی جرجری بھاو کو پراپت نہیں ہوتے ایسے امر پرشوں کے پاس آکر بھی ایسا کون مورکھ ہوگا۔ اور اُسے کون دانشمند اور وویکی کہیگا۔ جو نشور اور جرا گرست شریر والا ہو کر شریر سے ہونے والے انتھائی سکھوں کو انوبھو کرنے کے بعد بھی دیرگھ آیو کی آشا کریگا۔ اس دیہہ کے سمبندھ سے جتنے سکھ ہوتے ہیں۔ وہ سب دُکھ روپ ہیں۔ ہر سکھ کا انت دُکھ ہے اور یہاں کی جتنی سمپدا ہے وہ آپدا روپ ہے۔ کیونکہ سب ناشوان ہے۔ اس واسطے ہے بھگوان میرا ور تو وہی ہے۔ جس کیلئے میں نے پرارتھنا کی ہے۔

ہے مرتیو۔ جس کے سمبندھ سے لوگ "ہے یا نہیں ہے"۔ ایسا سندیہہ کرتے ہیں۔

منتر ۲۹ ... [illegible]

کٹھن تبلاتے ہیں۔ اس سے بھن اور کوئی ور نچکیتا نہیں مانگتا۔
(ویاگھیا)۔ انت میں اب اس بالک جگیاسو نے صاف صاف کہہ دیا۔ ہے برا ح ۔ جب
شریر پات ہوتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں۔ فلاں مر گیا۔ اور پھر شنکا کرنے لگتے ہیں۔ مرنے
والا کوئی شریر کے علاوہ ہے اور ہے تو اس کا کیا بنا۔ یا اور کوئی شے نہیں ہے شریر
کے ساتھ ہی سب کچھ سماپت ہو جاتا ہے۔ اس وشے میں جو آپ کا نشچت مت ہے۔
وہ آپ مجھ پر پرگٹ کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ وشے بہت کٹھن اور مشکل ہے
مگر میں اور کوئی دوسرا ور مانگنے کو تیار نہیں ہوں۔ مجھے تو بھی آتم گیان درکار
ہے۔ اس لئے آتما کے نشچت وگیان کو آپ میرے پرتی سرلتا پورک کہیں جس کو
میں بھلی پرکار سمجھ سکوں۔ آپ سے بڑھ کر اس وشے پر ویاکھیان کرنے والا
مجھے اور کہاں سے پراپت ہوگا۔ میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔
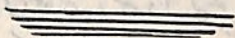
دوسری ولّی

منترا ۱ 'شرے' اور ہے 'پریہ' اور ہے۔ وہ دونوں وکھن پریوجنوں والے ہوتے ہوئے ہی پرش کو باندھتے ہیں۔ ان دونوں میں سے شرے گرہن کرنے والے کا شبھ ہوتا ہے۔ اور جو پریہ ورن کرتا ہے۔ وہ پرمارتھ سے تیت ہو جاتا ہے۔

(ودیا کھیا) بشستہ کی بھلی پرکار پریکشا کر کے اور اس میں ودیا گرہن کرنے کی یوگیتا کو انوبھو کر کے یمراج نے اسطرح ایدیش دینا ارنبھ کر دیا۔ منش جیون میں دھارمکوں نے دو مارگوں کا ہی کتھن کیا ہے۔ جن کو شرے اتھوا کلیان کا راستہ اور پریہ ارتھات پریہ وستو یعنی سنسار کا راستہ کہتے ہیں۔ شرے مارگ میں منش کا ہت اور بہت ہت ہے۔ اور پریہ مارگ سنسار کے موہ میں باندھنے والا ہے۔ شرے ودیا ہے۔ تو پریے اودیا ہے۔ شرے مکتی ہے۔ پریہ بندھن ہے۔ شرے گیان ہے۔ پریہ کرم ہے اس طرح دونو مارگ بھن بھن پرورتی والے ہیں۔ ان کو اپنانے والے بھن بھن کرماؤں سے اپنے کو باندھ لیتے ہیں۔ پھر بھی شرے مارگ گامی پرشوں کا شبھ ہوتا ہے۔ ان کا پریوجن سِدّھ ہوتا ہے۔ وہ ودیا دوارا اتم ساکشات کار کرتے موکش پد کو پراپت ہوتے ہیں اور جو پریہ مارگ کو گرہن کرتے ہیں۔ ارتھات سنسار کی طرف جن کا رُخ ہوتا ہے جو بھوگیہ پدارتھ اکٹر کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ جن کو اندریہ وشیوں کے سنیوگ میں سکھ پرتیت ہوتا ہے۔ وہ پرمارتھ سمبندھی پریوجن سے چیُت ہو جاتے ہیں۔ وہ سوارتھ روپی اگنی میں ہی جلتے رہتے ہیں۔ سنسار کے موہ میں پھنس کر راگ دویش اور ہرش شوک کی ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ اور جنم مرن کے چکر میں پڑے چکراتے ہیں۔ جہاں شرے مارگ

دالامکتی پراپت کرتا ہے۔ جیون مکت ہو کر آنند پوروک جیون وتیت کرتا ہے۔ خود سکھی ہوتا دوسروں کو سکھی کرتا ہے۔ وہاں پریہ مارگ گرہن کرنیوالا نت بندھن میں رہتا ہے اہنکار اور کرتاپن کی بھاونا سے جو کچھ بھی نیک یا بد کرتا ہے۔ اسی سے باندھا جاتا ہے اور ان کرم پھل دوندوں کا اُپ بھوگ کرنے کیلئے انیک شریروں کو گرہن کرتا ہے۔ خود دُکھی ہوتا ہے دوسروں کو بھی دُکھی کرتا ہے۔ یہی پرمارتھ سے تیت ہونا ہے۔

منتر ۲ — شرے اور پریے منش کے پاس آتے ہیں۔ ان دونو کو بدھمان پرش بھلی پرکار وچار کر الگ الگ کرتا ہے وویکی پرش پریے کے سامنے شرے کو ہی ورن کرتا ہے۔ پرنتو موڑھ یوگکشیم کے نمت سے پریے کو ورن کرتا ہے۔

(ودیا کھیا) یم نے کہا۔ ہے نچکیتا۔ کچھ لوگوں نے پرار بدھ اتنوا بھاگیہ کو ہی سب کچھ مان رکھا ہے۔ اور وہ پرشارتھ کا تیاگ کر کے سدا ایسی کلپنا کرتے ہیں۔ ایشور بھگتی بڑی دربھ ہے۔ وہ ہم ادھم جیوونکے بھاگ میں ہی کہاں ہے۔ وہ شریر میں تدروپتا کے کارن شریر کے سکھ بھوگوں کی پراپتی اور ان کی رکھشا کے نمت ہی یتن پریتن کرتے ہیں ایسے مند بُدھی پرش صرف پریے کو ہی پسند کرتے ہیں۔ اور سنساری انیتہ جیون میں ولیپت رہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں دھیر بُدھمان پرش جو وویک یکت ہوتے ہیں۔ اور ہر گھڑی اپنے ورتمان جیون کا ادھین کرتے رہتے ہیں وہ نتیہ جیون کی پراپتی کیلئے انیتہ جیون تتھا سنساری بھوگ پدارتھوں کی لالسا نہیں کرتے۔ اُنہیں شریر کی نشورتا اور سنسار کی اسارتا پرتیکش پرتیت ہوتی ہے۔ وہ پریے مارگ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ وہ تو شرے مارگ کو گرہن کرتے ہیں۔

ہے نچکیتا۔ اس مانش جیون میں شرے اور پریے دونو ملے جلے ہوئے منش کے سامنے آتے ہیں۔ اور اُسے ان میں سے ایک مارگ چننا پڑتا ہے۔ ایک طرف ساری

دُنیا کے پرلوبھن۔ بھوگ پدارتھ اور دھن اُس اس کی اندریوں کو اپنی اور کشش

کرتے ہیں۔ دوسری طرف سنسان بیابان۔ پہاڑ اور میدان۔ وادیاں اور ڈھلوان منزل بے نشان۔ شانتی اور چین کی آرام گاہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ شاریرک وشئے بھوگوں سے دور اکھواوشئے آنند کو چھوڑ کر عشق کی وادی میں کون صحرانوردی پسند کریگا۔ صرف وویک شیل۔ بدھیمان پرش۔ جو شدھ بدھی دوارا شریے اور پریے دو توکا بھلی پرکار وچار کرتا ہے۔ اور ان کو الگ الگ کر کے شریے گامی ہوتا ہے ورنہ مند بدھی لوگ تو بھوگ مئی جیون کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی درشٹی مند ہے۔ وہ دور درشی نہیں ہوتے۔

منتر 3 ہے نچکیتا۔ تونے پتروت آدی پریہ اور اپسرا آدی پریہ روپ بھوگوں کو ان کا اسار تو چنتن کر کے تیاگ دیا ہے۔ اور جس میں بہت سے منش ڈوب جاتے ہیں۔ اس دھن پر ایا تندت اگئی کو تو پراپت نہیں ہوا۔

(ویاکھیا)۔ اُپدیش کو جاری رکھتے ہوئے یمراج نے کہا۔ ہے بٹیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو بدھیمان پرشوں میں سے ہے۔ کیونکہ تو دھن پتر آدی پریہ وستودں کے لوبھ میں نہیں گرا۔ اور اپسرا آدی پریہ بھوگوں کو بھی تونے اپنے شدھ وچار دوارا اسار ہی جاتا اس لئے تونے ان کا بھی تیاگ کردیا ہے۔ دُنیا میں اکثر لوگ انہی پریہ پدارتھوں دھن استری پتر آدی کی لالسا میں ڈوبے رہتے ہیں۔ نت نئی وشئے واسنائیں پرگٹ کرتے ہیں۔ نت ہی وشیوں کا اُپ بھوگ کرتے ہیں۔ پرنتو ترپتی لابھ نہیں کرتے۔ وہ سدا کیلئے اترپت ہو کر بھوگ وکاروں کی اگنی میں جلتے رہتے ہیں۔ انت میں شریر گر جاتا ہے۔ اپورن واسناؤں کے کارن پھر نیا شریر دھارن کرتے بار بار واسنا کے چکر میں پڑ کر دُکھی ہو گئے ہیں۔ نہ ان کی واسناؤں کی پورتی ہوتی ہے۔ نہ دکھ سے ان کا چھٹکارہ ہوتا ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ تم وچار شیل ہو۔ اور سار اسار کا وویک رکھتے

ہو۔ اسی لیے تم اسی نندت گنی کو پراپت ہیں ہوئے۔ جس کو عام دُنیا دار ہوتا ہے۔ میں تمہیں برہم ودیا کا ادھیکاری مانتا ہوں۔

منتر ۴ جو وِدیا اور اوِدیا روپ سے جانی گئی ہیں۔ وہ دونو بالکل وِرُدھ سوبھاؤ والی وپریت پھل دینے والی ہیں۔ میں تجھ نچکیتا کو ودیا ابھلاشی مانتا ہوں۔ کیونکہ تجھے بہت سے بھوگوں نے بھی نہیں لبھایا۔

(ودیا کھیا) مہاتم نے کہا۔ ہے وتسیہ۔ اس سنسار میں ودیا دو پرکار کی کہی گئی ہے ایک تو ودیا اور دوسری اپرا ودیا۔ جس ودیا سے ادھیا تمک گیان کی پراپتی ہو جس کو پاکر منش کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔ جس سے سرو دکھوں کی نِورتی اور پرمانند کی پراپتی روپی موکش کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جہاں چنتا اور شوک موہ اور بھے آدی کا انت ہو جاتا ہے۔ وہی پرا ودیا کہلاتی ہے۔ سنسار کی باقی سب ودیائیں اپرا ودیا ہیں۔ چونکہ وہ صرف جیو کے اگیان کو ہی پشٹ کر دیتی ہیں۔ اور سچے گیان سے بیمکھ رکھتی ہیں اس لیے ان کو اوِدیا ہی کہا گیا ہے۔

یہ دونو وِدیا اور اوِدیا ایک دوسرے کے وپریت سوبھاو والی ہیں۔ اور ان کی پراپتی کا پھل بھی اُلٹا ہی ہے۔ کیونکہ جہاں ودیا جیو کو نربندھ کرتی ہے۔ اودیا اُسے بندھن میں جکڑتی ہے۔ ودیا دُکھوں سے چھٹکارہ دلاتی ہے۔ اوِدیا ان میں جیو کو پھانس رکھتی ہے۔ ودیا سے پرماتم پراپتی ہوتی ہے۔ تو اودیا سنسار ساگر میں ڈبوتی ہے۔

ہے نچکیتا۔ میں نے تمہیں کئی پرکار کے پرلوبھن دیے۔ دھن۔ پتر۔ استریاں رتھ گھوڑے اتیادی۔ اکھوا سارے سنسار کا چکر ورتی راجیہ بھی دینا چاہا۔ پرنتو تو ان میں نہیں للچایا۔ وشے بھوگوں میں تیری آسکتی نہیں ہے۔ اور سنساری دیکھوں میں تیری رُچی نہیں۔ تو صرف اپنے دھیے کو سنمکھ رکھ کر دوسری طرف درشٹی پات کرنا ہی نہیں چاہتا۔ تیرے دھیرکھ دوا اس کو دیکھ کر میں اسی نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ تم

برہم ودّیا کے پورن ادھکاری ہو۔ تم جس آتما کو جاننے کے ابھلاشی ہو۔ میں اس کا بھلی پرکار
وویچن کرونگا۔ تمہاری وویک اور ویراگ یکت بدھی میرے اس اُپدیش کو شیگھر ہی
گرہن کر لیگی۔ ہے بیٹا۔ تم بڑے تتکشو ہو۔ من اور اندریاں تمہارے بس میں ہیں۔ اور اپ ایشا
وشردھا کی تم مورتی ہی ہو۔ اس لئے ساودھان ہو کر سنو۔

منتر 5

وہ اودیا کے اندر رہنے والے۔ اپنے آپ بڑے بدھمان بنے ہوئے اور
اپنے کو پنڈت ماننے والے موڑھ پرش اندھے سے ہی لے جا کے جاتے ہوئے
اندھے کے سمان انیک کٹل گیتوں کی اِچھا کرتے ہوئے بھٹکتے رہتے ہیں۔

(ودیا کھیا)۔ جس طرح درشٹی ہین پرشی (اندھے) کسی دوسرے درشٹی ہین پرش کا آشرہ
لیکر وشم مارگ میں جا رہے ہوں۔ تو ان کو پگ پگ پر ٹھوکریں اور دکھ ہی پراپت ہوتے
ہیں۔ اسی طرح مند بدھی والے لوگ جو سنسار روپی اودیا کے اندر ہی رمن کرتے ہیں
جن کو اس سنسار کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ جو وشے آنند سے پرے کوئی آنند
جانتے ہی نہیں۔ جن کو سنسار میں اپنے برابر بدھمان کوئی دکھائی نہیں دیتا اپنے آپ
کو وہ سب سے زیادہ ودوان اور پنڈت مانتے ہیں۔ ایسے موڑھ پرش انیک پرکار کی
واسنائیں اُٹھاتے ہیں۔ اور سورگ ایتادی لوکوں کی پراپتی کی اِچھا سے یگیہ کرم
ایتادی میں رت رہتے ہیں۔ کبھی شترو دمن کے کیلئے یگیہ کرتے ہیں۔ تو کبھی سوستھ
لابھ کیلئے جپ آدی کرتے ہیں۔ کبھی مقدمہ جیتنے کیلئے مندر میں ماتھا رگڑتے ہیں۔ اور
اور کبھی پتر اور دھن پراپتی کیلئے مڑھی سانوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اس طرح
اگیان وشن کٹل گیتوں کی پراپتی کیلئے جنم مرن جرا اور روگ آدی دکھوں میں
پڑے بھٹکتے ہیں۔ سکھ اور چین ان کو بالکل نہیں مل سکتا۔

منتر 6 دھن کے موہ سے اندھے ہوئے اور پرماد کرنے والے اس مورکھ کو پرلوک کا سادھن نہیں سوجھتا۔ یہ لوک ہے پرلوک نہیں ہے۔ ایسا ماننے والا پرش بارم بار میرے بس میں پڑتا ہے۔

(ویاکھیا)۔ اوّدیا میں رت پرمادی لوگ جن کی بُدھی دھن سمپتی کے موہ سے آورت ہوتی ہے۔ جن کو لوبھ کے اندھکار میں کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ جن کی عقل کام کے بس بھرمائی ہوئی ہوتی ہے۔ جو وویک شونیہ ہیں۔ جن کو کیول استری پتر پریوار۔ دھن سمپتی ہی سب کچھ پرتیت ہوتا ہے۔ انہی میں جن کی آستھا ہے۔ وہ اس لوک کو ہی ست مانتے ہیں۔ اور اس سے پرے پرلوک کا ان کو کبھی خیال ہی نہیں۔ گویا ان کیلئے پرلوک کا استیتو ہی نہیں ہے وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ سدا اسی شریر سے اس سنسار میں وچرتے رہیں گے۔ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ وہ اپنی موڑھ بدھی اور اوویک کے کارن بار بار جنم اور مرن کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور آواگون کے دُکھوں سے ان کی خلاصی نہیں ہوتی انہی کیلئے وید نے کہا ہے "جم جم مرا اور مر مر جم" ایسے موڑھ بُدھی پرانیوں کو نہ اس لوک میں سکھ ملتا ہے۔ نہ پرلوک میں ان کا کلیان ہوتا ہے۔ گھٹی تیز کی نمایئں وہ اونچ نیچ یونیوں میں چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔

منتر 7 جو بہتوں کو تو سننے کیلئے بھی پراپت ہونے یوگیہ نہیں ہے۔ جسے بہت سے سن کر بھی نہیں سمجھتے اس آتم تتو کا نروپن کرنے والا بھی آشچریہ روپ ہے۔ اس کو پراپت کرنیوالا بھی کوئی نپن پرش ہوتا ہے۔ تتھا کشل آچاریہ دوارہ اُپدیش کیا ہوا گیاتا بھی آشچریہ روپ ہے۔

(ویاکھیا) جس آتم تتو کے وشے میں نچکیتا نے سوال کیا ہے۔ اور جس کا وویچن اس کے ... اس کی ... بتلاتے ہیں۔ ایسے ... کی

ششیہ کی پرشنسا بھی ہے اور اُس کیلئے چیتاونی بھی۔ یہ ایک ایسا اسادھارن وکٹھن
وشے ہے۔ جو عام طور پر زیادہ منشوں کو تو سننا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ ان کو زندگی
میں کبھی ایسا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ کہ وہ اس آتم تتو کے بارے میں کچھ شروَن کریں۔ وہ
وہ سانساریک بھوگوں کے اکتر کرنے اور بھوگنے میں اسقدر لالائیت ہوتے ہیں۔ کہ اُنہیں نہ تو آتم تتو
میں رُچی ہی اُتپن ہوتی ہے نہ وہ ست سنگ میں جاتے ہیں۔ یہ سادھو سنگ سے اُنہیں پیار
ہوتا ہے۔ اس طرح وہ آتما کے وشے میں کچھ بھی نہیں سن پاتے ہیں۔

بہت سے لوگ آتم تتو کو شروَن کر کے بھی اس کا بھلی پرکار چنتن نہیں کرتے یا وہ سادھن
سمپن نہیں ہوتے۔ وویک اور ویراگ سے شونیہ ہوتے ہیں۔ ان کی بدھی اس سوکشم تتو کو
گرہن نہیں کر پاتی۔ اُنہیں اس کی سمجھ نہیں آتی اُن کے دماغ میں بات بیٹھتی نہیں۔ ایسے
اتینت سوکشم تتو کا ترون کرنے والا وکیہ پرش تتھا آچاریہ بھی دھنیہ ہے۔ آشچریہ
روپ ہے۔ وہ کس مندر بدھیمان سوکشم اور تیز بدھی والا ہوگا۔ اور جو ششیہ اس
گیان کو دھارن کرتا ہے۔ اتھوا شدھ اور پوتر بدھی دوارہ گرہن کرتا ہے۔ وہ بھی آشچریہ
روپ اور دھنیہ ہے۔ اور کشل آچاریہ ارتھات سد گورو جس سروگیہ سروگت
سروروپ گیاتا کا اُپدیش کرتے ہیں۔ وہ پرم گیاتا بھی آشچریہ روپ ہے ارتھات
وسمے کا وشے ہے مطلب یہ کہ آتم ودیا اتی درلبھ وستو ہے۔

منتر 8

کئی پرکار سے کلپت کیا ہوا یہ آتما سادھارن بدھی والے پرش دوارہ
کہے جانے پر اچھی طرح نہیں جانا جا سکتا۔ ابھید درشی آچاریہ دوارہ اُپدیش
کئے گئے اس آتما میں کوئی گتی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سوکشم پرمان والوں
سے بھی سوکشم اور دُرو گیے ہے۔

(ویاکھیا)۔ مہاتما یم اپنے ششیہ کے ہردیہ میں گورو کے پرتی شردھا اور نشٹھا کو
اُبھارنے کیلئے کہہ رہے ہیں۔ ہے برہمن بالک تم نے جس آتما کے وشے میں پوچھا

ہے۔ اس کو ساوہارن بدھی والا پرشس اپنے کٹھن دوارہ کسی دوسرے پرانی کو اچھی طرح
جتا نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ پہلے کہا گیا ہے۔ کہ یہ آتما نہ پروچن سے نہ وید شاستروں کے پٹھن
سے اور نہ بہت دھن آدمی سے ہی پراپت ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ کیول واک ییلا کا وشے
نہیں ہو سکتا۔ جہاں اس آتم تتو کا اُپدیشٹا وید ویدانگ آدمی میں نپن شروتری ہونا
چاہیئے۔ وہاں وہ پورن برھم نشٹھی بھی ہو۔ اور ساتھ ہی وہ ابھید درشی ہو۔ تیوگیہ۔ تیو دیتا
ہو۔ ایسے شروتری برھم نشٹھی تتو درشی مہاتما دوارا ہی آتما کا اُپدیش سننا چاہیئے۔
جس سے وہ سوے سوروپ سے انوبھو کیا جاتا ہے۔ جس کو جان کر اور کچھ بھی جاننے
یوگیہ باقی نہیں رہتا۔ یہ آتما سوکشم سے اتی سوکشم ہے۔ اور اوگت و نشکل سے جانا جانے
والا ہے۔ سنسار کی جتنی گیتاں ہیں۔ آتما ان سب سے رہت ہے۔ بھاوا بھاو ست
است گیان اگیان۔ جنم مرن۔ کرم اکرم۔ پن پاپ۔ نرک سورگ۔ لوگ منڈل دیش
اور کال یہ سب آتما نہیں ہیں۔ ارتھات آتم تتو ان سب سے پرے ہے من بدھی
چت آدمی جو سوکشم انتہ کرن ہیں۔ آتم تتو ان کا بھی پرکاشک ان سے پرے اور اتی
سوکشم پرمان والا ہے۔ جہاں تتو درشی آچاریہ کی اپیکشا ہے۔ وہاں شیشہ بھی اتی تیکھشن
بدھی والا۔ ویراگ اور وویک یکت اور ممکشو ہونا چاہیئے۔

منتر ۹ ہے پریتم۔ سمیک گیان کیلئے خشک تارکک سے بھن شاستر گیہ آچاریہ
دوارا کہی ہوئی یہ بدھی جسے کہ تو پراپت ہوا ہے ترک دوارا پراپت
ہونے یوگیہ نہیں ہے۔ آہا۔ تو بڑا ہی ستیہ دھارنا والا ہے۔ ہے نچکیتا
ہمیں تیرے سمان پرشن کرتا پراپت ہو۔

(ویاکھیا)۔ یم آچاریہ ور بالک نچکیتا سے بہت پرسن ہیں۔ اُسے اپنا اتی پریہ بدھو کر
کے سمبودھن کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہے پیارے وتسیہ۔ جو نشچے آتمک شدھ
بدھی تم کو پراپت ہوئی ہے۔ وہ کیول کرمات سے پراپت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی خشک

واچک گیانیوں دوارا اس اُوپچن کیا جاسکتا ہے۔ وہ برہم گیانی شاستر کے مرم کو جاننے والے مہاتما دوارا ہی اُپدیش پاکر سادھن نرمان کرنے سے ہی پراپت ہوتی ہے ہے نچکیتا۔ میں بہت ہی خوش ہوں۔ کہ تمہیں وہ شردھا یہ گیا پراپت ہے۔ جس سے یہ آتم تتو گراہیہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ تو ستیہ میں درڑھ نشچے والا ہے۔ تیری دھارنا ستیہ میں ہے۔ تو دھنیہ ہے۔ جس کے اندر برہم ودیا کے ادہکاری کے سب لکشن موجود ہیں۔ ہم سدا ہی اچھا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں تمہارے جیسا شششیہ پراپت ہوتا کہ ہم رشی رن سے اُترن ہو سکیں۔ اگر سچے برہم گیانی مہاتما کا ملنا کٹھن ہے۔ تو سچے ادہکاری سادھک کا ملنا اس سے بھی کہیں زیادہ مشکل ہے۔

منتر ۱۵ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ کرم پھل روپ ندھی انیتہ ہے۔ کیونکہ انیتہ سادھنوں دوارہ وہ نیتہ پراپت نہیں کیا جا سکتا۔ تب مجھ سے ناچکیت اگنی کا چین کیا گیا۔ ان انیتہ پدارتھوں سے ہی میں نیتہ کو پراپت ہوا ہوں۔

(ویاکھیا)۔ ہے بٹیا۔ جو وستو کریا سدھ ہے۔ کرم کرنے سے پراپت ہوتی ہے۔ وہ نیتہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ جن کارکوں اتھوا سادھن سامگری دوارا اس کی سدھی ہوتی ہے وہ سب انیتہ ہوتے ہیں۔ اسلئے انیتہ پدارتھوں سے جو کرم کیا جاتا ہے۔ اس کا پھل انیتہ ہی ہونا چاہیئے۔ آتم تتو روپی نیتہ ندھی کریا سدھ نہیں ہو سکتی۔ یہ میں بھلی پرکار جانتا تھا۔ پھر بھی میں نے ناچکیت اگنی کا چین کر کے نیتہ وستو کو پانے کا یتن کیا۔ پرنتو یہ اسی کا پھل ہے۔ کہ میں اس سورگ لوک میں یم پد پر پرتشٹھت کیا گیا ہوں۔

منتر ۱۱ ہے نچکیتا۔ تو نے بدھیمان ہو کر بھوگوں کی سماپتی۔ جگت کی پرتشٹھا یگیہ پھل کا انت ہونا۔ ابھے کی مریادہ۔ استتی یوگیہ اور بہت مہتو پورن وستیرن گتی تتھا پرتشٹھا کو دیکھ کر بھی اُسے دھیریہ پوروک

- ا۔ دیا ہے۔

(دیا کھیا) - ہے وکسیہ۔ تو واقعی بڑا بدھیمان ہے۔ تو نے بھوگوں کو است اور ناشوان جانا۔ تو نے ان کا انت دُکھ روپ دیکھ کر ہی ان کو گرہن نہیں کیا۔ تو نے جگت کی مان پرتشٹھا میں بھی کوئی سکھ نہیں دیکھا۔ تجھے وہ بھی ناشوان اور بھاو روپ پرتیت ہوئے۔ اور تو نے ان کو سویکار نہیں کیا۔ جتنے پرکار کے یگیہ ہیں۔ ان کے پھل گوا انت ہیں۔ مگر سب کے سب استھر اور دکاریکت ہیں۔ میں نے تجھے مرتیو سے ابھے دان دینا چاہا تھا۔ لیکن تو نے اس میں بھی کوئی لابھ نہیں دیکھا۔ کیونکہ سدا کیلئے میں اس یا مید پد پر ستھت نہیں رہونگا۔ اور میرا دیا ہوا اور میری ادھدھی کی سماپتی کے ساتھ ہی انت ہو جاتا۔ اسی طرح جتنی رِدھی سدّھی آدمی بڑی مہتو پورن اور تعریف کے لائق گنتا ہیں یا ستھیاں ہیں۔ ان ان سب کو تیری شدھ بدھی نے دوشی یکت بتایا۔ اور تو نے ان کا تیاگ کر دیا۔ تیرا دھیریہ سراہنا کے یوگیہ ہے تو بڑا اسور ما اور بہادر ہے۔ میں تیرے اس تیاگ کی پرشنسا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

منتر 12 اس مشکل سے دیکھ پڑنے والے۔ گوڑھ ستھان میں انو پروشٹ۔ بدھی میں ستھت۔ گہن ستھان میں رہنے والے پراتن دیو کو ادھیاتم یوگ کی پراپتی دوارا جان کر دھیریہ لس شوک کو تیاگ دیتا ہے

(دیا کھیا) - گورد مہما۔ شِشیہ ادھکار کی پرشنسا کے بعد اب مہاتما یم آتم گیان کا پھل بتا رہے ہیں۔ ہے سومیہ۔ یہ آتما اتی سوکشم ہے۔ اس کا درشن بڑی مشکل سے ہوتا ہے۔ گیان اندریوں سے یہ جانا نہیں جا سکتا۔ من اسکی کلپنا نہیں کر سکتا۔ بدھی وہاں لین ہو جاتی ہے۔ لہذا کون کس کو دیکھے۔ اس آتما کا دیکھنا آسان نہیں۔ وہ نام روپ آکے پردوں کے پیچھے چھپا رہتا ہے۔ ہر دیہہ گپھا میں اس کا پروپیش ہوتا ہے

اس لئے اس کو گوڑھ ستھان میں پروشٹ کہتے ہیں۔ بدھی کا پرکاشک ہے۔ سروتر ودیمان۔ سروشکیتمان سروئے اور سروروپ انس ستاتن آتم تتو کو انوبھو دوارا جان کر دھیر گیانوان پرش ہرش شوک سے پار ہو جاتے ہیں جس یوگ سے اس آتم دیو کا انوبھو پراپت ہوتا ہے اس کا نام ادھیاتم یوگ ہے۔

منتر 13 منش اس آتم تتو کو سن کر اور اس کا بھلی بھانتی گرہن کر دھرمی آتما کو دیہہ آدمی سنگھات سے پرتھک کر کے اس شوکشم آتما کو پا کر تتھا اس آنند (مودنیہ) کی اُپلبدھی کر کے اتی آنندت ہو جاتا ہے۔ میں تجھے کھلے ہو برہم بھون والا مانتا ہوں۔

(ویاکھیا)۔ مہاتما یم نے کتھن کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ہے نچکیتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ آتم تتو گوڑھ ستھان میں انوپرشٹ ہے۔ اور اس کا درشن مشکل سے ہوتا ہے۔ پھر بھی جو منش اس آتم تتو کا شرون کرتا ہے۔ سنت شاستر میں اس وشئے میں پڑھتا ہے۔ اور پڑھ سن کر بھلی پرکار سے اس کا بار بار منن اور چنتن کرتا ہے۔ آتم چنتن کے پھل سوروپ جب وہ آتما کو دیہہ من بدھی پران اور اندریوں سے بھن کر کے جان لیتا ہے۔ تب وہ اس آنند گھن آتما سے ابھنتا کو پا کر آنندت ہو جاتا ہے۔ ہلاس اور پرسنتا کو پراپت ہوتا ہے۔ سرو کامناؤں سے رہت ہوتا ہوا آپت کام ہو جاتا ہے۔

ہے بیٹا۔ میں تمہیں اس آتم گیان کا ادھکاری سمجھتا ہوں۔ تیرے لئے برہم بھون ارتھات موکش دوار گویا کھلا ہوا ہے۔ میں تمہارے پرتی آتم تتو کا ورنن کرونگا۔ تم سادھان ہو کر اُسے شرون کرو۔ اور اپنے ہردیہ میں دھارن کرو جس سے تم بھی کرتیہ کرتیہ ہو جاؤ۔

منتر 14 جو دھرم سے پرتھک تتھا ادھرم سے پرتھک تھا اس کاریہ کارن روپ

پر پنچ سے بھی پرتھک ہے۔ اور جو بھوت و بھولیشت سے بھی بھن ہے۔ ایسا آپ
جیسے دیکھتے ہیں۔ وہی مجھ سے کہئے۔

(ویاکھیا) - مہاتما یم کے اُستاد بھرے شبدوں کو سن کر نچکیتا ہرشت من سے کہتا ہے۔
ہے مہاتمن۔ میں بڑا بھاگیہ شالی ہوں۔ جیسے آپ کی شرن پراپت ہوئی ہے۔ آپ
مجھے اس پرم تتو کا ویاکھیان سنائیں۔ جس میں نہ پاپ ہے نہ پنیہ۔ نہ دھرم ہے نہ ادھرم
نہ گیان ہے نہ اگیان نہ ست ہے نہ است۔ نہ دکھ ہے نہ سکھ۔ جو سدا نردوند ہے۔ اور
یہ جو کارن کاریہ روپ جگت درشٹی گوچر ہو رہا ہے۔ اس سے بھی وہ تتو پرتھک ارتھات پرے
ہے۔ وہ کال کا بھی کال ہے جس میں بھوت اور بھولیشت یعنی ماضی اور مستقبل بھی نہیں ہیں
میں اس پرم تتو کو جاننا چاہتا ہوں۔

نچکیتا کوئی معمولی جگیاسو نہیں۔ وہ اُتم درجے کا جگیاسو ہے۔ اس کی بدھی تیز
اور شدھ ہے۔ وہ بھلی پرکار جانتا ہے۔ کہ جو دھرمی ہے اکھوا ادھرمی ہے۔ وہ پری
چھن ہے سیمت ہے وکاری اور ناشوان ہے۔ پرم تتو نت اور اوناشی ایک رس اور
سیما سے رہت ہے۔ بھن بھن شریر بھن بھن دھرموں والے ہو سکتے ہیں۔ ادھرم بھی سیمت
شریروں میں ہی پرویش کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سب شریر وکار وان اور است ہیں
ست وستو سدا ایک رس اکھنڈ نروکار ہوتی ہے۔ اسلئے وہ دوندا تیت ہے۔ اس
میں کارن اور کاریہ کا سمبندھ بھی سدھ نہیں ہوتا۔ وہ سدا جوں کی توں ہے۔ نہ کچھ ہوا تھا
نہ کچھ ہو رہا ہے۔ اور نہ کچھ ہوگا جب ایسی اوستھا ہے۔ تو اسی میں بھوت بھولیشت کال
کی کلپنا کیونکر ہو سکتی ہے۔ ایسے پرم تتو کا اپدیش وہ یم مہاراج سے سننا چاہتا ہے

منتر 15

سارے وید جس پد کا ورنن کرتے ہیں سمست تپوں کو جس کی پراپتی
کے سادھک کہتے ہیں۔ جس کی اچھا سے مکشو برہم چریہ کا پالن کرتے
ہیں۔ اس پد کو میں تم سے سنکھشیپ سے کہتا ہوں اوم ایہی وہ پد ہے۔

(ویاکھیا) یم نے اُپدیش پیار نیھ کرتے ہوئے کہا - اسے پریمی - جس پد کی پراپتی کیلئے تم اس تدر اُستکتا پرکٹ کر رہے ہو میں تھوڑے شبدوں میں اس کے وشئے میں آپ کو بتلاتا ہوں - چاروں وید اسی پد کا پرتیادن کرتے ہیں - اور جتنے تپ دھارن کرتے ہیں اور جو جو دیگر سادھن ہیں - اسی پد کی پراپتی کیلئے ہی جاتے ہیں - برہمچریہ آدمی ورن دھرموں کا پالن بھی اسی پد کو پانے کیلئے کرتے ہیں - وہ پد ہی "اوم" یا اونکار ہے - اوم کا واچیہ اوم جس کا پرتیک ماتر ہے - اسی کو تمہیں جاننا چاہیئے -

منتر 16 یہ اکشر ہی برہم ہے یہ اکشر ہی پر ہے - اس اکشر کو ہی جان کر جو جس کی اِچھا کرتا ہے - وہی اس کا ہوتا ہے -

(ویاکھیا) جگیاسو کے ہردیہ میں "اوم" کی مہانتا درڑھ کرنے کیلئے یہ منتر کہا گیا ہے - تاکہ وہ شردھا اور وشواس کے ساتھ اس منتر کا جاپ کر کے برتی کو ایکاگر کرے چونکہ برہم کے دو روپ نرگن نراکار اور سگن ساکار بتلائے جاتے ہیں - جنکو پر برہم اور اپر برہم بھی کہتے ہیں - اس لئے اوم کو دونوں کا پرتیک بتلایا ہے - یہ اوم اکشر ہی پر برہم ہے اور یہی اپر برہم ہے - جس اِچھا سے جگیاسو اس اکشر (اوم) کا جاپ کرتا ہے یا اُپاسنا کرتا ہے اس کی ادشیہ پورتی ہوتی ہے -

سب جانتے ہیں - کہ منش کی کسی کاریہ میں اس وقت تک پرورتی نہیں ہوتی - جب تک وہ اس کے پھل کو نہیں جانتا - اور اُسے اپنے لئے ہتکر نہیں مانتا یم راج ایک قابل اُستاد ہیں - وہ اس اصول کو جانتے ہیں - اس لئے سب سے پہلے اُنہوں نے اپنے شاگرد کو اوم کی مہما کا اُپدیش دیا ہے -

منتر 17 یہی شریشٹ آلمبن ہے - یہی پر آلمبن ہے - اس آلمبن کو جان کر پرش برہم لوک میں مہما والا ہوتا ہے -

(ویاکھیا) اسے نچکیتا - برہم پراپتی کے سبھی آلمبنوں (سادھنوں) میں یہ اونکار

روپی آشرہ سب سے سرلیشٹ ہے۔ یہی سب سے پرے پرم اُتکرشٹ آلمبن ہے۔ اس کے گیان کا یہ پھل ہے۔ کہ منش برہم لوک کو پراپت ہو کر مہما والا ہوتا ہے۔ یا پراہمی اسنتھی کو پراپت ہو کر سنسار میں پوجنیہ اور اُپاسیہ ہوتا ہے۔

منتر ۱۸ یہ میدھاوی آتما نہ اُپنن ہوتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ یہ نہ کو کسی اُن کارنوں سے اُتپن ہوا ہے۔ نہ سوتہ ہی کچھ بنا ہے۔ یہ اجمانت شاشوت اور پراتن ہے شریر کے مارے جانے پر بھی سویم نہیں مرتا۔

(ویاکھیا) اس منتر میں آتما کے سوروپ کا ورنن کیا گیا ہے۔ یہ آتما کبھی لُپت نہیں ہوتا سدا اکھنڈ ایک رس سوے مہما میں کوٹسھت وت ستھت رہتا ہے۔ وکار اس کو چھو نہیں سکتے اس واسطے اس کو میدھاوی کہا ہے۔ منش کو شریر ادھیاس کے کارن سب سے بڑا بھے جنم اور مرن کا ہے۔ ہر روز پرانیوں کو جنمتا اور مرتا دیکھکر ہم کو ڈر لگتا ہے۔ کہ ہم جواب جنمے ہیں۔ ایک دن اسی طرح مر جائیں گے۔ وہ یہ نہیں سوچتا۔ کہ اگر ہم مرن دھرما ہوتے اور شریر ماتر ہی ہوتے۔ تو شریر کی بھن بھن اوستھاؤں کا گیان کیونکر رکھتے۔ شریر تو یہیں راکھ ہو جاتا ہے۔ نیا شریر کون دھارن کرتا ہے۔ اپنے پہلے شریروں کی وارتا کو سمرتی دوارا کون ورنن کرتا ہے اسلیے آتما جو شریر سے بھن ہے۔ وہ آج اور امر ہے۔ یعنی نہ تو وہ پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ وہ مرتا ہے۔ پیدا ہونے والی اور مرنے والی وستو وکار وان اور اَست ہوتی ہے۔ آتما تو ست ہے وہ تمام دوندوں سے پرے ہے۔ وہ کسی کارن کا کاریہ بھی نہیں۔ جس طرح سونے سے زیور اُپنن ہوتے ہیں۔ زیور سونے کا کاریہ ہیں۔ اسی طرح آتما کا کوئی ان یا غیر کارن نہیں۔ کاریہ کا آرن روپ ہوتا ہے کاریہ کی ایسی کوئی استا نہیں ہوتی۔ اسی واسطے کہا ہے۔ کہ آتما کسی دوسرے کارن

بھی اُتپن نہیں ہوا۔ اور نہ ایسا ہی ہے کہ وہ سوئم ہی کچھ بن گیا ہو۔ وہ ایک رسی اکھنڈ سدا جیوں کا توں آپ میں ستھت ہے۔ لہٰذا اسدھ ہوا۔ کہ آتما اجنما اور نت ہے۔ سدا ایک رسی رہنے والا شاشوت ہے۔ اور پرانا ہے۔ اُتپتی رہت ہونے سے کبھی نیا نہیں۔ وہ سدا ہی پراتن اور سناتن ہے شریر کے ناش ہو جانے پر وہ ناش نہیں ہوتا۔ وہ مرتو سے رہت ہے امر اور اوناشی ہے۔ نہ یہ شستر سے کاٹا جا سکتا ہے۔ نہ اگنی سے جلایا جاتا ہے۔ نہ پانی اسے گیلا کر سکتا ہے۔ نہ وایو سے سکھایا جا سکتا ہے۔ ایسا دلکشن تتو یہ آتما ہے۔

منتر ۱۹

یدی مارنے والا آتما کو مارنے کا وچار کرتا ہے۔ اور مارا جانے والا اُسے مارا ہوا سمجھتا ہے۔ تو وہ دونو ہی اُسے نہیں جانتے۔ کیونکہ یہ نہ تو مارتا ہے۔ نہ مارا جاتا ہے۔

(ویاکھیا) پچھلے منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ شریر کے ناش ہو جانے سے آتما کا ناش نہیں ہو جاتا ہے۔ اگر شریر کسی دن پرش کے پرہار سے مارا جاتا ہے۔ تو بھی یہ آتما نہیں مرتا کیونکہ شریر آتما نہیں۔ شریر سے بھن شریر کا درشٹا چیتن آتما ہے۔ اگر کوئی شریر کا ہنن کرنے والا یہ وچار کرے۔ کہ اس نے آتما کا ہنن کیا ہے۔ اور مرنے والا بھی اگر یہ مان لے۔ کہ وہ مارا گیا ہے۔ تو نشچے سے دو تو نہیں جانتے۔ کیونکہ چیتن اتی انت سوکشم۔ سب سے پرے۔ سب کی درشٹا اور گیاتا ستارد پ ہے۔ وہ کسی شریر میں قید نہیں ہوتا۔ جس طرح مکان کے گر جانے سے اس میں بسنے والا جیوں کا توں رہتا ہے جس طرح کپڑوں کے پھٹ جانے سے شریر جیوں کا توں رہتا ہے۔ اسی طرح شریر کے ناش سے آتما کا ناش نہیں ہوتا۔ یہ آتما نہ تو مارتا ہے نہ مرتا ہے اسی وچھو دیا یک وستو جو ایک اور ادویت ہے۔ در اصل اس میں کریا کا ابھاو ہے۔ کریا نیتیوں میں ہوتی ہے جو جڑ پیروں کے گن ناش کریا ہوتی ہے دیاپیہ

میں کریا ہوتی ہے۔ ایک میں کریا نہیں ہوتی۔ سامانیہ ستا سمشٹی روپ میں چونکہ وجود کل ہے۔ جس کے باہر نہ کوئی دیش ہے نہ کال ہے۔ نہ کوئی اور سنگھات ہے۔ اسلئے اس سے کریا سمجھو ہی نہیں۔ اس واسطے جب کریا ہی سدھ نہیں ہوتی۔ تو اس کے مارنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔ پس سدھ ہوا۔ کہ آتما نہ مارتا ہے۔ نہ مرتا ہے یہ ایک رس نیتہ اور اکھنڈ وستو ہے۔

منتر 20 یہ انو سے انوتر۔ اور مہان سے بھی مہہ تر آتما جیو کی ہردیہ روپ گپھا میں ستھت ہے۔ نشکام پرش اپنی اندریوں کے پرسادسے آتما کی اس مہما کو دیکھتا ہے۔ اور شوک رہت ہو جاتا ہے۔

(دیاکھیا) آتما کے پرمی مان کے بارے میں کہہ رہے۔ یم نے کہا۔ ہے نچکیتا۔ یہ آتما اتی سوکشم وستو ہے۔ اتنا سوکشم کہ انو اس کے مقابلے میں ستھول درشٹی آتا ہے۔ انو سے بھی بہت شوکشم ہے۔ کسی نیتر یا اندریہ سے دیکھا یا جانا نہیں جاتا ہے۔ اور اتنا مہان ہے۔ کہ اس سنسار کے مہان سے مہان پدارتھ بھی اس کے ایک انش میں سما جاتے ہیں۔ پرتھوی سورج چاند وغیرہ انیک لوک اور منڈل سہت برہمانڈ کی مہانتا آتما کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے۔ یہ سب اس کے انترگت سما جاتے ہیں۔ اس طرح یہ چیتن مہان سے بھی مہان ہے۔ تو آتما کا تو اسی استھان کہاں ہے۔ یہ پرشن اُتپن ہوتا ہے۔ جس کا اُتر یم اس پرکار دیتے ہیں ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ آتما جیو کے ہردیہ گپھا میں ستھت رہتا ہے۔ پرانیوں کے ہردیہ روپی گپھا میں یہ نواسی کرتا ہے۔ ویوہار میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب پرش کو اپنے آپ کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے ہردیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ نیز شریر میں "میں" "میں"، کا خیال کہاں سے اُٹھتا ہے۔ واسنا کہاں سے اُتپن ہوتی ہے۔ اس پر اگر دھیان دیا جاوے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں یا اہم کا اُتپتی استھان بھی ہردیہ ہے اور تمام وکلپ اور واسنا ہردیہ سے اُٹھتے ہیں۔ اسلئے ہردیہ

اور دل کو ہی آتما کا تو اسی ستھان کہا گیا ہے۔ آتما کے اس سوروپ کو ہر دیو میں کون جانتا ہے۔ صرف نشکام پرش۔ وہ نلش جس کی ساری واسنائیں شانت ہو گئی ہیں جس کی کوئی کامنا نہیں رہی۔ جس کا انتہ کرن پورن ریتی سے شدھ ہو چکا ہے۔ مل دوش جس کا ساپت ہو گیا ہے۔ جس پرش کے اندریہ اور انتہ کرن کسی واسنا کے آدھین کاریہ نہیں کرتے بلکہ سوبھاوک اپنے کاریہ میں پرورت ہوتے ہیں۔ ایسے پرش کی اندریاں شانت اور انتہ کرن پرسن ہوتا ہے۔ چیلتا اور چنچلتا سے رہت ہو کر یہ پرش کیلئے وکشیپ اُتپن نہیں کرتے۔ اس واسطے ایسا نشکام پرش سماہت چت ہو کر اپنے آپ کو جانتا ہے انوبھو کرتا ہے۔ اور اس آتم گیان کا پھل کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ شوک اور موہ سے تر جاتا ہے۔ شرتی کا واکیہ ہے۔ ترتی شوک آتم وِت۔ آتما کو جاننے والا شوک کو تر جاتا ہے۔

منتر 21 وہ بیٹھا ہوا بھی دور تک جاتا ہے سوتا ہوا بھی سب اور پہنچتا ہے۔ مد (ہرش) سے یکت اور مد سے رہت اُس دیو کو بھلا میرے سوا اور کون جان سکتا ہے۔

(ویاکھیا) اس شلوک میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ آتما وِردھی سوبھاو والا ہونے سے مشکل سے جانا جاتا ہے۔ اور نیز یہ کہ سادھن سمپن وِدوان اور وچاروان ہی اس کو ٹھیک پرکار سے جان سکتے ہیں۔ سادھارن بُدھی کے پرش اسے نہیں جان پاتے۔

یہ آتما سوبھاو سے اچل ہے۔ اہرن کی طرح ستھرت ہے۔ اسی لئے اس کو کوٹستھ کہتے ہیں۔ اچل ہوتے ہوئے بھی دور تک چلا جاتا ہے۔ یہ پہلے تبلائے ہوئے اچل سوبھاو کے وِردھ بات ہوئی۔ کہ آتما گتی شیل بھی ہے۔ جو آتما ایک ادویت اکھنڈ ایک رس اور دیش کال اور وستو کے پرچھید سے رہت ہے باتھ

ہی بھو اور سروگت ہے۔ اس میں گتی کی کلپنا ہی نہیں ہو سکتی۔ اس میں دوری اور نزدیکی کہاں۔ اس سے باہر دلیش نہیں جہاں اسکی گتی ہو۔ اتھوا جو اس سے دور یا نزدیک ہو۔ پھر سوتا ہوا سب طرف پونچتا ہے اس ادویتہ آتما میں سونا اور جاگنا بھی نہیں۔ وچار کرنا ہے۔ کہ یہاں آخر شرتی کا کیا مطلب ہے۔ ریشں اُپنشد کا پانچواں منتر بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔ ارتھات "وہ چلتا ہے۔ وہ نہیں چلتا ہے۔ وہ دور سے دور ہے۔ اتینت سمیپ بھی ہے۔" وچار کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شرتی کا آشے آتما کے دو ورودھی سوبھاو پر کٹ کرنا نہیں۔ بلکہ دو الگ الگ درشٹی کون یا نظریہ سے جب دیکھتے ہیں۔ تو آتما اس طرح پرتیت ہوتا ہے۔ سمشٹی کی درشٹی سے وہ اچل اکریہ اوناشی ہے۔ جس میں کریا گتی یا چلنا وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ ویشٹی روپ میں وہ چلتا ہے۔ کریا کرتا ہے۔ شریر دھارن کرتا اور تیاگ کرتا ہے۔ سوتا ہے اور جاگتا ہے۔ ویشٹی روپ میں ایک شریر کا ابھمانی ہوتا وشو نام پاتا ہے اور سمشٹی روپ میں سارے برہمنڈ کا ابھمانی ہوتا ہے وراٹ کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک ادویت روپ سامانیہ چیتن ہے۔ دوسرا وشیش چیتن ہے۔ سامانیہ میں کسی پرکار کی کریا سمبھو نہیں۔ اُتپتی نہ پرلے۔ نہ جنم نہ مرن۔ نہ پن نہ پاپ۔ نہ دھرم نہ ادھرم۔ نہ چلنا۔ نہ آنا جانا۔ نہ راگ دویش نہ ہرش کلیش۔ پرنتو وشیش چیتن میں یہ سب کچھ موجود دکھلائی دیتا ہے لکڑی کے اندر سامانیہ اگنی ہر سمے موجود رہتی ہے۔ مگر وہ لکڑی کو جلاتی نہیں۔ وہی جب وشیش روپ میں پرگٹ ہو جاتی ہے۔ تو لکڑی کے ڈھیر سوا ہا کر ڈالتی ہے۔ جلانے کی کریا وشیش میں ہے۔ سامانیہ میں نہیں۔ اسی طرح سامانیہ چیتن پار برہم یا شدھ ادویت آتم ستا اچل ہے پرنتو وشیش روپ میں دور سے دور جا پہنچتا ہے۔ سرو شریروں میں اور سرو گرہوں اور نکشتروں میں وہی چیتن ستا ہی تو پری پورن ہے۔ اور سارا برہمنڈ اسی کا ایک روپانتر ہے۔ اب وشیش روپ میں ایک شریر تتھا دوسرے اور ان کی

میل کی دوری پر چندرما میں چلا جاتا ہے۔ ایسا ویوہار میں پرتیت ہوتا ہے۔ پرمارتھ میں یہ کریا بھی کوئی کریا سیدھ نہیں ہوتی۔ سمندر یا ساگر جل کا ایک اتھاہ بھنڈار ہے۔ اس کے اندر لہریں اُٹھتے ہیں۔ اور ان کے ٹکرانے سے بلبلے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ لہریں اور بلبلے جل ہی تو ہیں۔ پرنتو ایک وشیش روپ میں ہیں۔ وہ پانی کے اندر ہی میلوں کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں۔ بیوہار میں ان کا آنا جانا روپی کریا پرتیت ہوتی ہے پرنتو واستو میں جل کے اندر جل روپی بلبلوں کا آنا جانا کوئی کریا نہیں۔ جل جوں کا توں اپنے آپ میں ستھت ہے۔ اور اسکے اندر حرکت اس کی موج کا اظہار ہے۔ یہی دشا اس برہمنڈ میں آتم ستا کی ہے۔ اس کے علاوہ بیٹھنا اور سونا نروشیش سامانیہ چیتن ستا میں نہیں ہو سکتا۔ چونکہ شرتی آتما کا بیٹھا ہوا اور سوتا ہوا کہہ کر ووچن کر رہی ہے۔ اسی سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ شریر میں ستھت وشیش چیتن کو لکھ رکھ کر یہ واک کہا گیا ہے جب سروا اندریاں شانت اور شتھل ہوتی ہیں۔ ستھول شریر آرام کرتا ہے۔ اس وقت سوتا ہوا بھی یہ آتما سب طرف چلا جاتا ہے۔ یعنی سوپن سنسار کی رچنا کرتا ہے۔ اپنے انوبھو سروپ سے سب کچھ ہی پرکٹ کرتا ہے۔ شریر سے ایک ستھان پر ستھت ہوا من کر کے ہزاروں میل دور چلا جاتا ہے۔ پھر جاگرت جگت میں اتھوا سوپن سنسار میں کبھی وہ پرسن۔ ہرش یکت اور کبھی اپرسن۔ ہرش رہت یعنی شوک آتر پرتیت ہوتا ہے۔ جگیا سو کو آتما کو وستوتہ جاننے کیلئے بڑی کٹھن سمسیا کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ کہ یہ آتما واقعی ہرش اور شوک کو پراپت ہوتا ہے۔ اچل ہوتا ہوا بھی کیا وہ گتی شیل ہے۔ نروشیش۔ نراکار اور نروکار ہو کر بھی کیا وہ آتما جاگتا سوتا جنمتا اور مرتا ہے۔ یا بیٹھتا چلتا اور لیٹتا ہے۔ جس چین بات رستا کا جاننا اس قدر کٹھن ہے۔ جو اتنا دُرو گیئے ہے۔ یم راج کہتے ہیں۔ اس کو میرے سوائے کون جان سکتا

ہے جیسا مرتیو سے سمبندھت پدیہ آسین ہونے کی ناطے وہ ایسا ورودھان اور

پورن وِدوان اور آچاریہ ہونے کے کارن وہ پورے یقین کے ساتھ اپنے قابل شِشیہ کو کہہ رہے ہیں۔ کہ میں اُسے بھلی پرکار جانتا ہوں تاکہ جِگیاسُو پورن شردھا اور وشواس کے ساتھ آتم سمبندھی اُپدیش کو شرون کرے اور منن وندِدھیاسن کر کے اُسے ساکشات کرے۔

جو شریروں میں شریر رہت اور انتیوں میں نیتہ سروپ ہے۔

منتر 22 اس مہان اور وبھو آتما کو جان کر دھیر پُرش شوک نہیں کرتا۔

(ودیا کھیا) آتم گیان کے آچاریہ نے برہم ودیا کی کٹھنتا کا ورنن کر کے شِشیہ کے اوپر یہ پربھاو ڈالا۔ کہ مضمون مشکل ہے۔ تمہاری پورن ایکاگرتا اور توجہ سے ہی گرہن ہو سکتا ہے۔ جتنا وشے کٹھن ہوتا ہے۔ ودیارتھی کو اتنا زیادہ ساودہان ہو کر تیکشن بدھی سے اس میں دھیان دینا پڑتا ہے۔ اب اس منتر میں آتم گیان کی مہما بتلا رہے ہیں۔ جس سے شِشیہ کی رُچی اس کٹھن وشے کو گرہن کرنے میں تت پر ہو جاوے مشکل جان کر وہ پست ہمت نہ ہو۔ اور راستہ میں ہی ودیا کا پریتیاگ نہ کر دے۔ قاعدہ بھی ہے۔ کہ پھل کے گیان کے بغیر پرشوں کی کاریہ میں پرورتی نہیں ہوتی۔ اس لئے آچاریہ پراج جس آتما کو پہلے منتر میں وشیشن سہت ورنن کیا تھا۔ آگے وشیشن رہت ورتن کر رہے ہیں۔ جو شریروں میں ستھت ہوتے ہوئے بھی اشریری ارتھات شریر سے رہت ہے۔ اور جو ناشوان وستوؤں میں پروشٹ ہوتے ہوئے بھی ان کے سمبندھ سے اسنگ اور نیارہ اور اوناشی تت ہے۔ ایسی مہان ست وستو اور سرو ویاپک چیتن ستا ارتھات آتم تتو کے گیان کو پراپت کر کے وویکشیل وچاروان پرش شوک اور موہ سے رہت ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ نردوندا وستھا کو پا لیتے ہیں۔ جس کو پا کر وہ جنم مرن کے شوک یا مایا پرپنچ کے دُکھ کی شوک آدی [illegible]

رہتے ہیں۔ سدا ایک رس پرم آنند سمادھی میں وشرام پاتے ہیں۔
اسی آتما کے وشئے میں ہی یہ کہا گیا ہے ۔ کہ آتما کا شرون کرنا چاہئے ۔ آتما کا ہی منن کرنا چاہئے ۔ آتما کا ندھیاسن (دھیان) کرنا چاہئے ۔ اس آتما کا ساکشات کار کرنا چاہئے ۔

منتر ۲۳ یہ آتما نہ پروچن (ویدادھین) دوارا نہ دھارنا شکتی اور ادھک شرون سے پراپت ہو سکتا ہے ۔ یہ جس کا ورن کرتا ہے ۔ اس سے ہی یہ پراپت کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے پرتی یہ آتما اپنے سروپ کو ابھی ویکت کر دیتا ہے ۔

(ویاکھیا) اگرچہ آتما درگے ہے ۔ پھر بھی وہ کس پرکار جانا جاتا ہے اس وشئے میں یہ منتر کہا گیا ہے ۔ یمراج کہتے ہیں ہے وتس ۔ یہ آتما سوادھیائے کا وشئے نہیں ہو سکتا ۔ اگر کوئی یہ سمجھے ۔ کہ ویدوں ۔ شاستروں اور دیگر دھرم گرنتھوں کے ادھین ماتر سے آتما کی پراپتی ہو جائیگی ۔ یا دھرم گرنتھوں کے ارتھوں میں سمجھنے کی بدھی کی دھارنا شکتی (میدھا) سے آتما پراپت ہوگا ۔ یا آتما کے وشئے میں بہت شاستروں کے شرون سے وہ جانا جائیگا تو یہ ماننا درست نہیں ہے ۔ کیونکہ جو برہم تتو تو من بانی کا وشئے ہی نہیں ہے ۔ اگوچر اتیندریہ اور گنوں سے بھی پرے کہا گیا ہے ۔ جس کے وشئے میں شرتی کہتی ہے "یتو واچا نو ورتنتے اپراپیہ منسا سہ" ۔ "جہاں سے بانی اس کو نہ پا کر من سمیت لوٹ آتی ہے" ۔ ایسے اگوچر تتو کو شاستروں کے پڑھنے وسننے ماتر سے اپنی بدھی کی کشلتا سے جان لینا اتی کٹھن ہے نہیں اسمبھو ہے ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے پھر آتما کیسے جانا جا سکتا ہے ۔ اس کا جواب شرتی رہتی ہے ۔ کہ یہ جس کا ورن کرتا ہے ۔ اس سے ہی یہ پراپت کیا جا سکتا ہے ۔ اب وچار کرنا ہے کہ یہ آتما کس طرح کس کا ورن کرتا ہے ۔

پورن وِدوان اور آچاریہ ہونے کے کارن وہ پورے یقین کے ساتھ اپنے قابل شِشّہ کو کہہ رہے ہیں۔ کہ میں اُسے بھلی پرکار جانتا ہوں تاکہ جگیاسو پورن شردھا اور وشواس کے ساتھ آتم سمبندھی اُپدیش کو شرون کرے اور منن وندھیاسن کر کے اُسے ساکشات کرے۔

جو شریروں میں شریر رہت اور انِتیوں میں نِتیہ سروپ ہے:

منتر 22 اس مہان اور وبھو آتما کو جان کر دھیر پرش شوک نہیں کرتا۔

(ویاکھیا) آتم گیان کے آچاریہ نے برہم ودیا کی کٹھنتا کا ورنن کر کے شِشّہ کے اوپر یہ پربھاو ڈالا۔ کہ مضمون مشکل ہے۔ تمہاری پورن ایکاگرتا اور توجہ سے ہی گرہن ہو سکتا ہے۔ جتنا وشے کٹھن ہوتا ہے۔ ودیارتھی کو اتنا زیادہ ساودہان ہو کر کشاگر بدھی سے اس میں دھیان دینا پڑتا ہے۔ اب اس منتر میں آتم گیان کی مہما بتلا رہے ہیں۔ جس سے شِشّہ کی رُچی اس کٹھن وشے کو گرہن کرنے میں تت پر ہو جاوے مشکل جان کر وہ لیست ہمت نہ ہو۔ اور راستہ میں ہی ودیا کا پریتیاگ نہ کر دے۔ قاعدہ بھی ہے۔ کہ پھل کے گیان کے بغیر پرشوں کی کاریہ میں پرورتی نہیں ہوتی۔ اس لئے آچاریہ یمراج جس آتما کو پہلے منتر میں وشیش سہت ورنن کیا تھا۔ اگلے وشیشن رہت ورتن کر رہے ہیں۔ جو شریروں میں ستھت ہوتے ہوئے بھی اشریری ارتھات شریر سے رہت ہے۔ اور جو ناشوان وستوؤں میں پروشٹ ہوتے ہوئے بھی ان کے سمبندھ سے اسنگ اور نیارہ اور اوناشی تت ہے۔ ایسی مہان ست وستو اور سرو ویاپک چیتن ستا ارتھات آتم تتو کے گیان کو پراپت کر کے وویکشیل وچاروان پرش شوک اور موہ سے رہت ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ نردوندا وستھا کو پلیتے ہیں۔ جس کو پاکر

وہ جنم مرن کے بھوگ یہاں پن دُکھ کو کبھی ہرش شوک آدی دوندوں کو پ

رہتے ہیں۔ سدا ایک رس پرم آنند سماّتھی میں وشرام پاتے ہیں۔
اسی آتما کے وشئے میں ہی یہ کہا گیا ہے۔ کہ آتما کا شروَن کرنا چاہئیے۔ آتما کا ہی منن کرنا چاہئیے۔ آتما کا ندھیاسن (دھیان) کرنا چاہئیے۔ اس آتما کا ساکشات کار کرنا چاہئیے۔

منتر 23 یہ آتما نہ پروچن (ویداَدھین) دوارا نہ دھارنا شکتی اور ادھک شروَن سے پراپت ہو سکتا ہے۔ یہ جس کا ورن کرتا ہے۔ اس سے ہی یہ پراپت کیا جا سکتا ہے۔ اس کے پرتی یہ آتما اپنے سروپ کو ابھی ویکت کر دیتا ہے۔

(ویاکھیا) اگرچہ آتما درِگئے ہے۔ پھر بھی وہ کس پرکار جانا جاتا ہے اس وشئے میں یہ منتر کہا گیا ہے۔ یمراج کہتے ہیں ہے وتس۔ یہ آتما سوادھیائے کا وشئے نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی یہ سمجھے۔ کہ ویدوں۔ شاستروں اور دیگر دھرم گرنتھوں کے ادھین ماتر سے آتما کی پراپتی ہو جائیگی۔ یا دھرم گرنتھوں کے ارتھوں میں سمجھنے کی بدھی کی دھارنا شکتی (میدھا) سے آتما پراپت ہو گا۔ یا آتما کے وشئے میں بہت شاستروں کے شروَن سے وہ جانا جائیگا تو یہ ماننا درست نہیں ہے کیونکہ جو برہم تتو منبانی کا وشئے ہی نہیں ہے۔ اگوچر اتیندریہ اور گنوں سے بھی پرے کہا گیا ہے۔ جس کے وشئے میں شرتی کہتی ہے "یتو واچا نورتنتے اپراپیہ منسا سہ"۔ "جہاں سے بانی اس کو نہ پاکر من سمیت لوٹ آتی ہے"۔ ایسے اگوچر تتو کو شاستروں کے پڑھنے وسننے ماتر سے یا اپنی بدھی کی کشلتا سے جان لینا اتی کٹھن ہے نہیں اسمبھو ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آتما کیسے جانا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب شرتی رہتی ہے۔ کہ یہ جس کا ورن کرتا ہے۔ اس سے ہی یہ پراپت کیا جا سکتا ہے۔ اب وچار کرنا ہے کہ یہ آتما کس طرح کس کا ورن کرتا ہے۔

فارسی میں ایک مقولہ ہے ۔ کہ "عشق اول در دل معشوق پیدا مے شود" مطلب یہ کہ پریم پہلے پریتم کے دل میں پیدا ہوتا ہے ۔ جس طرح شمع پہلے جلتی ہے ۔ اور عاشق پروانہ بعد میں آ کر اپنی قربانی دیتا ہے ۔ عشق کی منزل میں اور پریم کے اس مارگ میں آتم تتو ہی پریتم ہے اور جیو اس کا پریمی ہے ۔ جب تک آتم تتو میں (شریر میں تحت وشیش چیتن) میں خود بینی اور خود شناسی (آتم درشن) کی ابھلاشا ہل چل اُتپن نہیں کرتی تب تک ست مارگ میں چل کر آتم تتو کو جان نہیں سکتا ۔ بھگتی مارگ میں اسی کو اشیو رکر پا کہتے ہیں ۔ اور زیادہ صاف طور پر سمجھنے کیلئے سوئمبر کی مثال پر غور کریں ۔ ایک راجکماری کا سوئمبر ہوتا ہے ۔ انیک راجا لوگ اس کو ورن کرنے کیلئے پریمی بن کر آتے ہیں ۔ پرنتو راجکماری جس کو ورن کرتی ہے ۔ اسی کو وہ پراپت ہوتی ہے ۔ اور اسی کے سامنے وہ تمام پردہ وغیرہ ہٹا کر ساکشات حاضر ہو جاتی ہے ۔ بالکل اسی طرح انیک جیو اس آتم تتو کو ورن کرنا چاہتے ہیں ۔ پرنتو جن کو وہ آتما ورن کرتا ہے وہی اس کو جان سکتے ہیں ۔ اور انہی کے سامنے وہ ست سوروپ پرگٹ کر دیتا ہے ۔

اب پرشن ہوتا ہے ۔ کہ کیا آتم تتو میں کوئی پکش پات ہے ۔ یا وہ کس طرح کسی خاص جیو کو ورن کرتا ہے ۔ اور انیک دوسرے جیووں کو ورن نہیں کرتا ۔ جواب میں کہنا ہوگا ۔ کہ آتم تتو تو سب شریروں میں ایک ہی ہے ۔ بھید کیول بدھی بہت رنتہ کرن کا ہے ۔ جس طرح راجکماری سرشیشٹ گنوں سے سمپن راجا کو ورن کرتی ہے ۔ اسی طرح یہ آتما بھی شدھ انتہ کرن ونرمل بدھی والے جیو کو ہی ورن کرتی ہے" جو دیوی سمپدا اور ستوگن سے سمپن ہوتا ہے ۔ جو بیج پرتھوی میں بوئے جاتے ہیں ۔ وہ سب ایک ہی ستا کو لئے ہوئے ہوتے ہیں ۔ پرنتو وہ کسی بھومی میں بہت سندر روپ کر کے اُگتے ہیں ۔ دھرتی کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں ۔ اور کسی پتھریلی کنکیلی اوسر بھومی میں انکرت ہو کر بھی جل جاتے ہیں ۔ اس میں بھید بھومی میں ہے ۔ جہاں بھومی ٹھیک

تیار ہوتی ہے۔ اس کو بیج فوراً اُورن کرتا ہے۔ دوسری کو نہیں کرتا۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ انتہ کرن کی شدھی۔ من بُدھی سے چیلتا کا ابھاو۔ واسنا کا ناشن آتما سے ورن کئے جانے کیلئے ضروری شرطیں ہیں۔ ہر جگیاسو کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے۔ وہ سدا اپنے من بُدھی پر نگران رہ کر تر نکیشن کرے۔ کہ وہ سبھ گنوں سے سوسجت ہو کر آتم تو پراپتی کا ادھکاری ہو گیا ہے یا نہیں؟ شیشہ صاف ہو جائے اور سنمکھ ہو کر اس میں پرتی بمب کی پرتیتی کو کون روک سکتا ہے۔ ست کرموں اور نشکام سیوا دوارا منش واسناؤں کا ناشن کرتا ہے۔ ہر پرکار کی آسکتی سے رہت ہو کر نرمل اور راگ پوترہردیہ ہو جاتا ہے پھر پربھو کے نام سمرن ارتھات سروپ کے چنتن دوارا چت کی چنچلتا کو دور کر کے چت ورتی انتر مکھ ہوتی ہے۔ بُدھی سم اڈول اور اچانک گتی کو پراپت ہوتی ہے۔ ایسی نرودھ اوستھا میں آتما کا ساکشات کار ہو جاتا ہے۔

منتر 24

جو پاپ کرموں سے نورت نہیں ہوا ہے۔ جس کی اندریاں شانت نہیں ہیں۔ جس کا چت اسماہت اور اشانت ہے۔ وہ اسے گیان دوارا پراپت نہیں کر سکتا۔

(ویاکھیا) پچھلے منتر میں آچاریہ نے ادھکار بھید کی بات چلائی تھی۔ اب اُسے زیادہ واضح کر رہے ہیں۔ چونکہ سبھی جیو آنند پراپتی کیلئے لالایت رہتے ہیں۔ اس لئے جانے یا انجانے سبھی جیو آتما کو ہی پراپت کرنا چاہتے ہیں۔ پرنتو وہ آنند سروپ آتما سب کو پراپت نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ انتہ کرن میں انیک پرکار کی پاپ مئی واسنائیں لئے ہوئے رہیں۔ اندریوں کے وہ داس ہیں۔ اندریاں وشے وکاروں میں بے لگام گھوڑوں کی طرح دوڑتی ہیں۔ اور وہ بھی وشے رس آسوادن کی غرض سے وشیوں کی آسکتی میں گرست ہیں۔ واسناؤں کی پورتی کیلئے وہ پاپ کرموں کی کمائی کرتے ہیں۔ دوسروں کا حق مارتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ کم تولتے ہیں۔ دھوکا دیتے ہیں

چھل وکپیٹ سے روتی پیدا کرتے ہیں۔ جس سے ان کا آہار اپوتر ہوتا ہے ویو ہار بھی شدھ نہیں کر پاتے۔ اشدھ آہار وہار سے ان کا چرتر یعنی آچار دوشت ہو جاتا ہے۔ ان کے وچار بھی دوشت ہوتے ہیں۔ جس سے وہ سدا پاپ کرموں میں پرورت رہتے ہیں۔ اندریاں ان کی اتی چنچل ہوتی ہیں۔ وہ کبھی ترپت ہو کر شانتی لابھ نہیں کرتی۔ اسی کارن ان کا چت سدا چنچل اور اشانت ہوتا ہے۔ وہ اپنے چت کو سماہت (ایکاگر) کر ہی نہیں سکتے۔ شرتی کہتی ہے۔ ایسے لوگوں کو آتما کی پراپتی نہیں ہو سکتی +

پھر کن لوگوں کو آتما کی پراپتی ہے۔ اسکے لئے یوں سمجھیں۔ کہ جو پاپ کرموں سے نورت ہو گیا ہے۔ ارتھات وویک شیل بدھی دوارا ست کرموں کو جس نے جیون میں دھارن کر رکھا ہے جس سے پاپ کرم ہوتے ہی نہیں۔ جو سدا دوسروں کی نشکام سیوا میں مگن رہتا ہے۔ جس کی اپنی خودی اور غرض دونو کا انت ہو گیا ہے۔ جو نرمان اور نمر سوبھاو ہے جس کی اندریاں شانت ہیں۔ اتھوا سنیم میں ہیں۔ ارتھات جس نے اندریوں کے وشیوں میں ایک مریادہ کو دھارن کر رکھا ہے۔ جو اندریوں کے وشیے رس کا غلام نہیں جس نے واسناؤں کا ناش کر دیا ہے۔ اور جس کا چت شانت اور سماہت ہے۔ بدھی سم اور اڈول ہے۔ اور جو سویم سدا اپنے ساکشی پد پر براجمان رہتا ہے۔ نہ کہیں دُسے راگ ہے نہ دویش ہے۔ نہ ہرش ہے نہ شوک ہے۔ یتھا پراپتی سنتشٹ رہتا ہے ایسا پرش ہی اس آتما کو برہم ودیا دوارا پراپت کر سکتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ آچاریہ یم کا یہی آشے ہے +

منتر 25 جس آتما کے برھمن اور کشتری بھوجن ہیں۔ اور مرتیو جس کا ساگ (چٹنی) ہے۔ وہ جہاں ہے۔ اُسے اس پرکار کون جان سکتا ہے۔

(ودیا کھیا) پہلے آتما کے گیان کو تبلایا۔ جس کو یم آچاریہ جیسے دھیر بدھی مان ودیا میں ہو کر جان سکتے ہیں۔ پھر کہا۔ کہ جس کو یہ آتما ورن کرتا ہے۔ وہی اس آتما کو جان

پلتے ہیں۔ پھر برہم کے جگیاسو کے ادھکار بھید کی بات دہرائی گئی۔ سادھن سمپن پرش ہی آتما کا ساکشات کار کر سکتے ہیں۔ اب اس منتر میں آتما کے گیان کے وشئے میں جیو کیونکر لاچار ہے۔ یہ درشایا جا رہا ہے۔ رشی کا کہنا ہے۔ کہ جس طرح بکری شیر کا بھوجن ہے۔ شیر کے سامنے وہ لاچار ہے۔ شیر کہاں ہے۔ کیسا ہے۔ یہ جاننے کا ساہس بکری نہیں کر سکتی۔ جس طرح ساگ سبزی پھل میرا بھوجن ہے۔ میں ان کا بھوگتا ہوں۔ یہ سب کھادیہ پدارتھ میرے مقابلے میں مجبور ہیں۔ میں جب چاہوں اُنہیں کھا کر اپنی بھوک مٹالوں۔ یہ پدارتھ مجھے نہیں جان سکتے چاروں ورنوں کے منشوں میں برہمن (بدھی بل) اور کھشتری باہو بل میں سرو اُتم مانے ہوئے ہیں۔ اور یہی دو نو ورن آتما کے بھوجن کہہ کر دراصل ساری منش جاتی کو آتما کے گیان کے بارے میں مجبور بتایا ہے۔ مرتیو بھی سب بھوت پرانیوں پر حاوی ہوتا ہے۔ اور اُسے تو ساگ اور چٹنی ہی کہا گیا ہے۔ اسلئے برہم یا آتما جیسا ہے۔ جہاں ہے۔ سروپ سے اُسے ٹھیک ٹھیک جاننا اسمبھو ہے۔ پرات پرش اگمے ہے۔ وہ گیان سوروپ ہے۔ اور گیاتا درشٹا ہے۔ وہ کبھی گئے اور درشیہ ہو کر نہ جانا جا سکتا ہے۔ نہ دیکھا جا سکتا ہے۔ یا دوسرے شبدوں میں وہ چیتن ہونے کے ناطے آپ کو جانتا ہے۔ آپ ہی آپ کو دیکھتا ہے۔ من بدھی اور اندریوں کا وشئے وہ کدا پی نہیں ہو سکتا۔ پرش جو کہ سوئم وہی ہے "سوہم"۔ میں وہ ہوں" وہ اپنے آپ میں سِتھت ہو کر من پران دیہہ اندریوں سے ایکدم پرے ہو کر ہی اپنے آپ کو آپ سے ہی انوبھو کرتا ہے۔ اور بعد میں من اور بدھی دوارا بانی کے مادھیم سے اپنے نجی انوبھو پر تبکشیکرن کرتا ہے۔ ایک انش اپنے انستی کو پورتیا نہیں جان سکتا A part cannot know the whole دیہہ من پران اور اندریوں سے پرے ہونے کیلئے چت ورتی نرودھ کا سادھن کرنا ہوگا۔ نشکام کرم یوگ سے پریا بھگتی سے۔ اجپا جاپ کر کے۔ ناد یوگ کے دوارا۔ اتم چیتن کر کے جس کی

سادھن سے انتر مکھتا پراپت ہو سکے۔ ست پرشوں کے سنگ سے ست گورو کی کرپا درشٹی اور ست شکشا پراپت کر کے پوری لگن سے ست کے ندودھیاتس میں جیو لگ جائے۔ تب انتر مکھتا کو پراپت کر کے شدھ آتم سوروپ کا ساکشات انوبھو کر سکتا ہے اس منتر کا ہی آشئے معلوم ہوتا ہے اوم نت ست چوپائی = جان میں سرتی لین سمائی۔ کبھوں دکھیت دیا یک ناہیں ندھ سوروپ آپ پل دھاری۔ پرم گنی سوئی روپ نکاری

(مہاتما سنگت رام)

تیسری وَلی

منترا۔ برھم دیتا لوگ کہتے ہیں۔ کہ شریر میں بدھی روپ گھا میں پرکرشٹ برھم ستھان میں پرو شٹ اپنے کرم پھل کو بھوگتے والے چھایا اور دھوپ کے سمان پرسپر ولکشن دو تتو ہیں۔ یہی بات جنہوں نے تین بار نا چکیت اگنی کا چین کیا ہے وہ پنچ اگنی کی اُپاسنا کرنیوالے بھی کہتے ہیں۔

(ویاکھیا)۔ آتما کا ٹھیک ٹھیک وویک کرانے کیلئے تیسری ولی کا آرمبھ کیا گیا ہے۔ اُپنیشد کار کہتے ہیں۔ برھم گیانی اور پنچ اگنی اُپاسنا کرنیوالے کرم کانڈی لوگ جنہوں نے تین بار نا چکیت اگنی کا چین کیا ہے۔ یہ سب کا کہنا ہے۔ کہ شریر میں بدھی روپی گپھا کے اندر جو پرمیشور کا اُتم نواسی ستھان ہے۔ وہاں دو تتو موجود ہیں۔ جو دھوپ اور چھایا کے سمان دیکشن سوبھاو والے ہیں۔ کیونکہ ایک تو اپنے کرم پھل کو بھوگنے کیلئے اس میں پروشٹ ہوا ہے۔ اور دوسرا کیول ساکشی درشٹا اور گیاتا ہو کر پرکاشتا ہے! اسی پرشن کا ایک منتر میں کہ اُپنشد میں آیا ہے جس میں کہا گیا ہے ساتھ ساتھ رہنے والے

اور سمان آکھیان والے دو پکشی ایک برکش کا آشرہ کر کے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو مدھر پھل کا بھوگ کرتا ہے۔ دوسرا بھوگ نہ کر کے کیول دیکھتا رہتا ہے"۔

یہ دو تتو جیو آتما اور پرم آتما ہیں۔ جیو آتما کرتا پن کے ابھمان کے کلوں کرم پھل کا اُپ بھوگ کرتا ہے۔ اور آواگون کے چکر میں پڑا ہوا دُکھ سکھ پاپ پن دھرم ادھرم کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جبکہ پرماتما ستاسامانیہ ہو کر کیول ستا دیتا اور پرکاش کرتا ہے اکرتا ابھوگتا اسنگ اور ساکشی ہو کر رہتا ہے۔ اسی لئے ان کو دھوپ کے سمان دیکشن تتو کہا گیا ہے۔ آخر کار جیو جید آبھاس یعنی چیتن کا پرتی بمب ہی تو ہے

جو یگن کرنے والوں کیلئے سیتو کے سمان ہے۔ اس ناچکیت اگنی کو

منتر ۲ اور جو بھے شونیہ ہے۔ اور سنسار کو پار کرنیوالوں کا پرم آشرے ہے۔ اس اکشر پرہم کو جاننے میں ہم سمرتھ ہوں۔

(ویاکھیا) ناچکیت اگنی یجن کرنیوالے یجمان کو دُکھ سے پار کرنے کا سادھن ہے اسلئے اس کو سیتو یعنی پل کے سمان کہا ہے۔ یہاں رشی یہ دڑرھ سنکلپ کرتے ہیں کہ ہم اس ناچکیت اگنی کو بھلی پرکار جان سکیں۔ اور سنسار ساگر سے پار کرنیوالے جگیاسوؤں اور برہم وادیوں کا جو پرم آشریہ ہے۔ اس اکشر پرہم کو بھی ہم جان جائیں۔

شاریرک جیون میں چونکہ کرم پردہان ہے شریر کرم سروپ ہی ہے۔ کرم کے بغیر شریر زندہ نہیں رہ سکتا۔ جیون کی ہر کریا دراصل ایک کرم ہے گویا کرم شریر کا دھرم ہی ہے۔ جب تک سریر میں پران ہے۔ اس کی چیتنا سے کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے اسلئے جہاں کرموں کے کرتا اور پھل بھوگتا جیو کیلئے یگیہ آدمی سبھ کریاؤں دوارا جیون میں دُکھ نورتی کی کامنا رشی کرتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی پربرہم کو جاننے کی اُتکرشٹ بھاؤنا رکھتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہم لوگ مانو جنم کو پاکر پرکرتی کے نیم انوسار یگیہ دوارا

جیون یاپن کرتے ہوئے برہم کو جاننے کا پریتن کریں ۔

منتر 3 تو آتما کو رتھی جان ۔ شریر کو رتھ سمجھ ۔ بدھی کو سارتھی جان اور من کو لگام سمجھ ۔

منتر 4 دویکی پرش اندریوں کو گھوڑے تبلاتے ہیں ۔ اور ان کے گھوڑے روپ کلپت کئے جانے پر وشیوں کو ان کے مارگ تبلاتے ہیں ۔ اور شریر اندریہ اور من سے یکت آتما کو بھوگتا کہتے ہیں ۔

(ویاکھیا) ۔ پہلے منتر میں دو آتماؤں کا اشارہ کیا تھا ۔ ایک تو اپنے کرم پھل بھوگنے کیلئے شریر روپی گپھا میں پروشٹ ہوا ہے ۔ اور دوسرا کرتا ابھوگتا ہے ۔ جیو جب تک اپنے واستوک آتم سروپ کو بھولا رہتا ہے ۔ وہ کرتاپن کے ابھیمان کو دھارن کرکے شبھ اشبھ کرموں کو کرتا ہے اور ان کے پھل بھوگ کرتا ہے ۔ جب اپنے سروپ گیان کو پراپت ہوتا ہے تب ہی کرموں کے جال سے مکت ہوتا اکرتا ابھوگتا ہو جاتا ہے ۔ اس میں شنک نہیں ۔ کہ دو تو ایک ہی استھان ہردیہ آکاش میں ہی رہتے ہیں ۔ پرنتو جیو دیہہ من اور اندریوں کے ساتھ مل کر ایسا اگیان اندھکار سے گھر جاتا ہے ۔ کہ اُسے اپنے سب سروپ ساکھی کی کچھ خبر نہیں ہوتی ۔ جب اپنی اسمرتھا اور اشکتتا کا اس کو بھان ہوتا ہے ۔ اس وقت سرو سمرتھ اور سرو شکیمان کی کلپنا کہیں اپنے سے باہر کرتا ہے اور چاہتا ہے ۔ کہ اُس کی کرپا دوارا کامنا پورتی ہو کر سکھ انو بھو ہو ۔

جگتی پرارتھنا اور پوجا کرتا ہے ۔ باہر مکھی ہو کر کسی غیر کا خیال کرتا ہے ۔ پرنتو یہ نہیں جانتا ۔ کہ وہ سرو شکیمان اور انماشی آنند گھن چیتن اسی کا ساتھی اس کی بدھی گپھا میں بیٹھا ہے اور اسکی ہر پرارتھنا اور پوجا کا جواب اسی کے انتر سے ملتا ہے ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جیو آتما کا یہ اگیان کیونکر دور ہو اور وہ اپنے ست سروپ کی پراپتی کرکے کرتیہ کرتیہ ہو جائے

اُنیشد کار رشی اسے اسی رشتے پر کیلوا رہے ہیں ۔ اُنہوں نے رتھ کا روپک

ییکر یوں کہنا شروع کیا۔
اے نچکیتا۔ یہ مانوشریر ایک رتھ کے سمان ہے۔ جس میں جیو آتما تو سوار ہے۔ بدھی سائیس یا سارتھی ہے۔ من لگام ہے۔ اندریہ ... کے وشئے مارگ یا سڑکیں ہیں جن پر یہ رتھ دوڑتا ہے۔ شریر من اندریوں سے مل کر یہ جیو آتما اس رتھ کا اُپ بھوگ کرتا ہے۔ اسلئے اس کو بھوگتا کہتے ہیں ۔

ہے وتس۔ بھوگتا بھوگ سے اور سوار رتھ سے بھن ہوتا ہے۔ پرنتو جیو اسی جڑ سمودائے کے ساتھ مل کر رتھ ہی ہو جاتا ہے ۔ وہ اپنے کو دیہہ۔ من۔ و اندریہ ہی مان لیتا ہے ۔ اور ان کے کاموں کو اپنا کام مانتا ہے ۔ اس طرح غلط فہمی کا شکار ہو کر نت ہی کرموں کے بھنور جال میں پھنس کر دُکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ ان دُکھوں سے چھوٹنے کیلئے یتن کرتا ہے۔ پرارتھنا کرتا ہے۔ پرنتو جو دُکھ غلط فہمی۔ بے سمجھی۔ اگیان یا اوِدّیا کے کارن اُتپن ہوا ہے۔ وہ کسی بھی یتن سے کیونکر دور ہو سکتا ہے ہاں اگیان کے ورودھی گیان سے جب غلط فہمی اور بے سمجھی ہٹ جاویگی۔ تب وہ دُکھ بھی چھوٹ جائیگا۔ اب شریر میں جو اکرتا ابھوگتا او ناشی آتما وا احمان ہے اس کو جاننے کیلئے پہلا سبق یہ ہے ۔ کہ جیو آتما جو کہ اس شریر سنگھات کا بھوگتا ہے۔ وہ شریر تھا من اور اندریوں سے الگ بھن ہے ۔ وہ بھوگتا ہے۔ تو یہ سب اس کے بھوگ (بھوجن) ہیں

منتر 5

جو (سارتھی) سدا ادویکی اور وکھشپت چت سے یکت ہوتا ہے۔ اس کے آدھین اندریاں اسی پرکار نہیں رہتیں۔ جیسے سارتھی کے ادھین دُشٹ گھوڑے ۔

منتر 6

پرنتو جو سارتھی کشل اور سدا سماہت چت سے یکت ہوتا ہے۔ اس کے آدھین اندریاں اس پرکار رہتی ہیں جیسے سارتھی کے ادھین

اچھے گھوڑے +

(دویا کھیا) = شریر میں رتھ کی کلپنا کر کے یمراج یہ بتانے جا رہے ہیں - کہ کون لوگ اس رتھ سے پورن لابھ اُٹھاتے ہیں - اور کون اُلٹا دکھوں کو پراپت ہوتے ہیں - سب جانتے ہیں کہ رتھ کو منزل .. مقصود پر پہنچنے کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے - رتھ کو ٹھیک راستے پر لے جانا - اور بخیریت منزل پر پہنچانا سارتھی کی چترائی پر نربھر ہوتا ہے - اگر سارتھی نشہ پئے ہو - تو وہ گاڑی کو کھڈ میں گرا دیگا - اسی طرح سنسار یاترا میں اگر بدھی روپی سارتھی وویک اور وچار سے رہت ہے - اور دکینیت ڈانوا ڈول چت والا ہے - تو اندریہ روپی گھوڑے اس کے ادھین نہیں رہ سکتے - وہ ضرور سرکش ہو کر رتھ کو چکنا چور کر دیں گے - جس طرح دشٹ گھوڑے جن کو ٹھیک پرکار سے سدھایا ہوا نہ ہو - وہ سارتھی کے قابو میں نہیں رہتے - اگر سارتھی (بدھی) ہوشیار اور چترا در ایکاگر چت والا ہو تو اندریہ روپی گھوڑے اس کے قابو میں رہ کر خیریت سے رتھ کو منزل پر لے جائیں گے - جس طرح اچھے سدھے ہوئے گھوڑے چتر سارتھی کے آدھین رہتے ہیں - یہ جیو شریر روپی رتھ پر سوار ہو کر پرم آتما روپی منزل کو پراپت کرنا چاہتا ہے - تو اسکی بدھی وویک اور وچار یکت ہونی چاہئے - چت ویراگ دوار اسنسار سے ہٹ کر اپنے گنتویہ استھان میں سماہت ہو - تاکہ اندریہ روپی گھوڑوں پر من کی لگام ٹھیک سے لگا کر ان کو وشیوں کی سڑکوں پر مریادہ انوسار لے جایا جاوے - جس سے یاترا سپھل ہو - اور جیو کو پالے یوگیہ وستو کی پراپتی ہو +

کنتو جو وگیان سے رہت دکینیت اور سدا اپوتر رہنے والا ہوتا ہے

اس پد کو پراپت نہیں کر سکتا - بلکہ سنسار کو ہی پراپت ہوتا ہے -

اور جو وگیان وان سیت ... اور پوتر رہنے والا ہوتا ہے

(دیا کھیا) اوپر دو پرکار کے پرشوں کا ورتن ہوا - وویکی پرشن جن کی بدھی وچار یکت - من سماہت ہے - اور اندریاں ان کے وش میں ہیں - دوسرے اوویکی پرشن جن کی بدھی وچار وویک سے رہت ہے - من دکشپت دشا میں ہے - اور جو سدا الوتر جیون والے ہیں - ان کی اندریاں ان کے وش میں نہیں ہوتی ہیں - بلکہ دُشٹ گھوڑوں کی طرح اندریاں ان کے من اور بدھی کو کو پتھ میں ہرن کر کے لے جاتی ہیں -

اب یہ تبلایا ہے - کہ ان دو پرکار کے پرشوں کو جیون کے پھل سوروپ کیا لابھ یا ہانی ہوتی ہے - منتر 7 میں کہتے ہیں - کہ جن پرشوں کا جیون وچار اور وویک سے ہین ہے - وگیان سے جو خالی ہیں - وگیان سے مطلب ایہ وکش انوبھوتی اکھوا انی جیون سے ہے ارتھات جن کے جیون میں گیان دہارنا اتین نہیں ہوئی - اور جن کا چت سدا اشانت اور دکشپ سے چلائیماں رہتا ہے - اور جن کا جیون پاپ کرموں کا ہی ایک خزانہ ہوتا ہے ان کو پرم آتم پرم آنند پد کی پراپتی کدا چت نہیں ہو سکتی - ایسے پرشوں کے چت میں چونکہ سنسار کی واسنائیں بھری رہتی ہیں اسلئے وہ سنسار کو پراپت ہوتے ہیں - ارتھات وہ آواگون کے چکر میں بار بار جنمتے اور مرتے ہیں = وویکی پرشن جو وچاروان اور گیانی جن کا چت سماہت ہے - جن کی واسنائیں شانت ہو چکی ہیں = اور جن کا جیون ست کرمی ہے ارتھات جو سدا ہی نیک کام کرتے ہیں - اور نِردیا کام کرم سے جو شُدھ ہو چکے ہیں - وہ اس پرم پد کو پاتے ہیں - جس کو پا کر وہ جنم مرن کے چکر سے چھوٹ جاتے ہیں -

اوپر کے کتھن سے ظاہر ہے - کہ پورن برہم گیانی وہی ہو سکتا ہے - جن کا جیون ست کرموں سے پرم پوتر ہے - جن کا چت ایکاگر اور سماہت ہے - واسنا سے رہت ہے اور وگیان سے یکت ہیں =

منتر 9 :- جو منش وویک یکت بدھی سارتھی والا اور من کو وش میں رکھنے والا ہوتا ہے وہ سنسار مارگ سے پار ہو کر اس وشنو کے پرم پد کو پراپت کر لیتا ہے -

(ویاکھیا) منتر ۷ و ۸ میں جس پد کی پراپتی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ پد کیا ہے یہ تبلانے کیلئے یہ منتر کہا گیا ہے۔ یمراج کہتے ہیں۔ جس پد کو پراپت ہو کر پرش پھر اُتپن نہیں ہوتا۔ وہ پد کیسا ہے۔ ہم تمہیں تبلاتے ہیں۔ جن پرشوں کی بدھی وویک شیل ہے اور جن کا من بس میں ہے۔ ارتھات جنہوں نے اُپاسنا دوارا انمنی اوستھا پراپت کرلی ہے۔ جن کا منوناش اور واسناکھشے ہو چکا ہے۔ وہی اس سنسار ساگر سے پار ہو کر اس پرم پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہ پد وشنو ارتھات پرم آتما یا برھم سروویاپک محیط کل چیتن ستا کا ہی سروپ ہے۔ اور اس چیتن تتو کے ساتھ تدا کار تا یا ایکتو ہی اسکی پراپتی ہے۔

منتر ۱۰ = اندریوں کی اپیکشا ان کے وشئے شریشٹ ہیں۔ وشیوں سے من اتکرشٹ ہے۔ من سے بدھی پر ہے۔ اور بدھی سے بھی مہان آتما اتکرشٹ ہے۔

منتر ۱۱ = مہتو سے اویکت (مول پرکرتی) پر ہے۔ اور اویکت سے بھی پرش پر ہے۔ پرش سے پر اور کچھ نہیں۔ وہی پراکاشٹھا ہے۔ وہی پراگتی ہے۔

(ویاکھیا) جس آتم تتو کو پرم پد اور پرم گتی بتایا ہے۔ اس کی مہانتا اور سریشٹھا سدھ کرنیکے لئے ان منتروں میں اندریوں سے لے کر سارے شریر سنگھات میں آتم تتو کو سب سے پرے سب سے سوکشم اور مہان اور سب کا آدھار کارن بھوت سدھ کیا ہے۔ کارن کاریہ کے قاعدہ میں کارن پہلے ہوتا ہے۔ کاریہ بعد میں۔ کارن سوکشم ہوتا ہے۔ کاریہ ستھول۔ اور کارن کاریہ سے پرے ہوتا ہے۔ درشن شاستروں میں سرشٹی اُتپتی کے پرسنگ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ پنچ تن ماتراؤں سے مہابھوتوں کی اُتپتی ہوئی۔ اور کہیں کہیں ایسا ورنن ہے۔ جب روپ دیکھنے کی اچھا ہوئی۔ تو نیتر اندریہ پرگٹ ہوئی۔ گویا روپ آدی وشئے پہلے تھا اور اندریہ بعد میں پرگٹ

ہوئے۔ اندریہ ستھول ہیں۔ اور وشے شبد روپ آدمی سوکشم ہیں۔ اسی لئے یمراج نے نچکیتا سے کہا۔ اندریوں سے وشے سریشٹ یعنی سوکشم ہیں۔ وشیوں سے سریشٹ تھا سوکشم من ہے۔ کیونکہ جب من کسی کام میں مگن ہوتا ہے۔ تو وشیوں کی قیمت کوئی نہیں آنکتا۔ من کے موجود ہونے سے ہی دراصل یہ سب آموجود ہوتے ہیں۔ من ہی دراصل اندریوں دوارا ان وشیوں کا اُپ بھوگ کرتا ہے۔ اسلئے من اندریوں اور وشیوں دونوں سے پرے اُتکرشٹ ہے۔ اب وشے بھی موجود ہوں من اور اندریہ بھی ٹھیک ہوں۔ پرنتو بُدھی نہ ہو یا روگ گرست ہو۔ جیسے پاگل آدمی ہوتا ہے تو ایسے پرش کیلئے سب ویرتھ ہے۔ بُدھی کے بغیر من اندریاں اور وشے سبھی بیکار ہیں۔ اسلئے سدھ ہوا۔ کہ من سے پرے سوکشم اور سریشٹ بُدھی ہے۔ اسی طرح بدھی سے پرے ہرنیہ گربھ مہت تتو Cosmic Intelligence ہے۔ ایک شریر میں کام کرنیوالی بُدھی ویشٹھی روپ اور سارے سنسار میں کام کرنے والی سمشٹی روپ بدھی ہی مہت کہلاتی ہے اس کو ہرنیہ گربھ بھی کہتے ہیں۔ مہتتو سے زیادہ سوکشم اور کارن بھوت مول پرکرتی ہے۔ مول پرکرتی یا اویکت سے پرے پُرش یا آتما ہے۔ اور آتما یا پرش سے پرے اور کچھ سدھ نہیں ہوتا۔ اس پرکار پرش یا آتما سب سے پرے سوکشم تر مہان اور آدکارن سدھ ہوتا ہے جس کا کوئی کارن نہیں اس سنسار میں آدمی وستو آتما ہے۔ یہی سب کی حد ہے۔ اور پرم گتی ہے مطلب یہ کہ اس پرم اُتکرشٹ پرم آنند سروپ آتم تتو کی پراپتی ہی سب سے ادم لکشیہ ہے اور اسی کو پرم گتی کہا گیا ہے۔ بھگوت گیتا میں جو یہ کہا ہے۔ "جہاں جا کر واپس نہیں لوٹتے۔ وہی میرا پرم دھام ہے"۔ وہاں پرم دھام کا مطلب بھی اسی پرم گتی ارتھات ست چت آنند ادویتا سروپ آتما سے ہے۔

مانو جنم کی سپھلتا اسی میں ہے۔ کہ شریر کے رہتے ہوئے منش اپنے ست سروپ کی سوجھی پراپت کرے۔ آتما کا ساکشات کار کر کے کرتیہ کرتیہ ہو جاوے۔ واسناؤں کا دمن کر کے نت کی پرستتا لابھ کر لے اور جیون مکت ہو کر شریر میں وچرے +

منتر ۱۲ سمپورن بھوتوں میں چھپا ہوا یہ آتما پرکاشت نہیں ہوتا۔ یہ تو سوکشم درشی پرشوں دوارا اپنی تیبر اور سوکشم بدھی سے ہی دیکھا جاتا ہے۔

(ویاکھیا) اوپر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اس سنسار میں جاننے اور پانے یوگیہ سب سے انکرشٹ مہان وستو ایک آتما ہی ہے۔ اسکی پراپتی ہی پرگتی اور پرم دھام ہے۔ یہ آتما سنسار میں اتھوا سنسار کے سب کے پدارتھوں میں ادت پروت ہے۔ روم روم میں اتھوا کن کن میں رما ہوا ہے۔ ایشا واسیہ اُپنشد میں جیسے کہا گیا ہے۔" ایشا واسیم اِدم سروم۔ یہ سب کچھ ایشور پرماتما سے آچھادت ہے۔ ان تمام روپوں میں پرماتما نواس کرتے ہیں۔ پرنتو ستھول بدھی اگیانی پرشوں کیلئے وہ چھپا ہوا ہے۔ پرکاشت نہیں ہوتا ہے۔ ایسا نہیں۔ کہ وہ واقعی چھپا ہوا ہے۔ یا اس نے کوئی برقعہ پہن رکھا ہے۔ یا اس کے پرکاش کا لوپ ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ تو ہر وقت اور ہر جگہ ہر حالت میں اپنے پرکاش سے پرکاشمان ہے۔ اور سمپورن بھوتوں میں رما ہوا حاضر ناظر ہے۔ جن کی دل کی آنکھ کھل چکی ہے۔ جو اس کے مشاہدہ کی یکتی کو جانتے ہیں جن کی درشٹی ستھول پردوں کو پھاڑ کر سوکشم کو دیکھنے کی عادی ہو چکی ہے۔ اور جن کی بدھی بڑھی سوکشم اور تیبر ہے۔ واسناؤں کے روگ سے مکت ہو کر راگ دویشی سے رہت ہے۔ سم شانت اور شتیل ہے۔ اڈول اور اچایک جن کی اوستھا ہے۔ ایسے سوکشم

درشٹی پرش اپنی تیبر اور سوکشم بدھی رو پی نیتروں سے اس پرم تتو کو دیکھ پاتے ہیں۔
یمراج کے اس کتھن سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ آتما کا ساکشات کار کرنے کا ادھکار کیول اپنی
پرشوں کو ہے جن کی بدھی تیبر اور سوکشم ہے۔ بدھی کے سوکشم ہونے کا پرمان کیا ہے تھوڑا
وچار کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جو بدھی ادھکار یکت ہے۔ جو ستریا الکھوا سنسار کے راگ
اور دیشے واسناؤں میں آسکت ہے جو گرہن وتیاگ۔ راگ دویشی۔ ہرش شوک
آدمی دوندوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ جو بھوتک پدارتھوں کو ست اور سکھ کا سادھن
مان رہی ہے۔ ایسی بدھی ستھول ہے سوکشم نہیں۔ اور نہ ہی وہ تیبر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ
تیبرتا تو ایکاگرتا کی دین ہے۔ جتنی بدھی ایکاگر ہوتی ہے۔ اتنی ہی تیبر ہوتی ہے۔ جتنی
وکشیپ اور انتشار کا شکار رہتی ہے۔ اتنی ہی وہ مند اور کنٹھت ہوتی ہے اس سے
سدھ ہوتا ہے۔ کہ سادھن چتشٹے سمپن جگیاسو کی بدھی تیبر ہوتی ہے اور جوں جوں
وہ سادھنا ابھیاس دوارا آتم سوروپ میں نیشٹھا کو پراپت ہوتا جاتا ہے۔ وہ سوکشم
درشٹی ہو جاتا ہے۔ ایسے سوکشم درشٹی تیبر بدھی پرشوں کو آتما کا
ساکشات کار ہوتا ہے۔ یہی اس منتر کا آشے ہے +

منتر ۱۳ = وویکی پرش واک اندریہ کا من میں اُپ سنگھار کرے۔ اس کا پرکاش
سروپ بدھی میں لے کرے۔ بدھی کو مہتو میں لین کرے مہتو کو
شانت آتما میں نیکت کرے +

(دیاکھیا)۔ اس منتر میں یمراج نے چنتن کا پرکار بتلا رہے ہیں۔ سروپ ساکشات کار
کی ودھی کا ورنن ہو رہا ہے۔ وویکی کون یعنی سادھن سمپن برہم جگیاسو۔ سادھن
رہت پرش تو کیول کتھنی گیانی ہو سکتا ہے۔ برہم درشی برہم نشٹھ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے
یہ سادھنا چاروں سادھن سمپن برہم جگیاسو کے لئے ہی بتلائی جا رہی ہے۔ ایسے

نحکلیتا - آتما کو ساکشات کرنے کے لئے ذو یک شیل جگیاسو کو چاہیئے - کہ وہ اس پرکار وچار کرے - سروا اندریاں اپنے اپنے وشیوں میں رمن کرتی ہیں - پرنتو من کی ستا کو لیکر ہی ان کا آپ بھوگ کرتی ہیں - اگر من ساتھ نہ دے - یا من کی ستا کے بغیر بھوگوں کی موجودگی کے باوجود یہ ان کا اُپ بھوگ نہیں کر سکتی جیسا کہ سوپن اور سوشپتی اوستھاؤں میں ظاہر ہے اس سے سدھ ہوا - کہ اندریاں درشیہ ماتر ہیں - اور من ان کا درشٹا ہے - من کرتا ہے اندریاں محض اوزار ہیں - گویا اندریاں وشیوں میں رمن نہیں کرتی ہیں - بلکہ من ہی اندریہ روپ ہو کر وشئے اُپ بھوگ کرتا ہے - اس وچار سے واک اندریہ سمیت سرو اندریوں کو من میں لیں کر دے - اندریاں کی کوئی ستا ہی نہیں - من ہی سب کر رہا ہے - پھر یہ وچار کرے - کہ من بھی اپنی ستا سے کچھ نہیں کرتا - بلکہ بدھی کے گیان پرکاش سے پریرت ہو کر ہی کاریہ کرتا ہے - اگر بدھی کی پریرنا روپی پرکاش نہ پراپت ہو - تو من سے کوئی کریا ہی نہ ہو سکے - پاگل کے بدھی جڑ ہو جاتی ہے - اسلئے اس کا من کسی کریا میں پرورت نہیں ہو سکتا - اور اسکی باہری کریا کو کرما نہیں کہتے نہ وہ ان کا کرتا ٹھہرتا ہے - اس طرح بدھی ہی سب کچھ سدھ ہوتی ہے - اور من کا ایک اوزار ماتر ہے - اس وچار سے من کو بدھی میں لے کر دے - اس کے بعد پھر وچار کرے کہ بدھی جو کہ ایک شریر میں سیمت ہے - اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتی - کیونکہ یہ تو سمشٹی بدھی یعنی مہہ تتو کا ایک انگ یا اوزار ہے - اس طرح بدھی کو مہتتو میں لین کرے اور مہتتو کو شانت سروپ آتما میں لے کرے - آتم ستا کا سپھرن روپ یہ مہتتو بھی وہی ہے - اس طرح سے آتما کا چنتن کرنا چاہئے - جس سے برتی آتما کار ہو جائے -

- اُٹھو - جاگو - سمرتھ شٹ پرشوں کے سمیپ جا کر گیان پراپت کرو - منتر ۱۴ جس پرکار چھُرے کی دھار تیز اور دُستر ہوتی ہے - تو گیانی لوگ گیان مارگ کو ویسا ہی درگم بتلاتے ہیں -

دویا کھیا)۔ تتو وتیا برھم گیانی مہاتما پرماتما آتما کا اُپدیش کرتے ہوئے سروپ آنند کی مستی میں لین ہو گئے۔ ان کی آنکھیں بند ہو گئی۔ شریر اچل ستھت ہے۔ ہاتھ اُٹھے ہوئے رہ گئے۔ نچکیتا ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا تھا۔ وسیے یکت ہو کر ابھی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا۔ کہ مونہہ سے یہ شبد نکلے۔ اے اودیا گرست لوگو۔ کب تک اگیان ندرا میں سوتے رہو گے۔ اور آواگون کے چکر میں دُکھ اُٹھاتے رہو گے۔ اُٹھو۔ کمر باندھو۔ پکا ارادہ کرو۔ درڑھ سنکلپ ہو کر اگیان ندرا سے جاگنے کا پرتین کرو۔ مانو جاتی کے بھوشن۔ سنسار کے سوامی۔ تتو گیہ برھم نشٹھ ست پرشوں کا سنگ پراپت کرو۔ ان کے پاس جاؤ۔ ان کی نرمان ہو کر سیوا کرو۔ ان کو پرسن کر کے ان سے برھم گیان پراپت کرو۔ جس گیان کو پا کر تم لوگ کرتیہ کرتیہ ہو جاؤ گے۔ تمہارے سب دُکھ نورت ہو جائیں گے۔ اور پرمانند کو تم پاؤ گے۔ مگر یاد رکھو۔ یہ گیان اتنا سہل نہیں۔ اس کو پراپت کرنا بہت مشکل ہے۔ جس طرح چھرے کی دہار تیز ہوتی ہے۔ اور اس پر چلنا کٹھن ہوتا ہے۔ اسی طرح گیان مارگ کے رشتے میں کو بھی۔ نیشتی گیانی لوگ کٹھنائیاں تلاتے ہیں۔ جس طرح کسی اونچے مقام کو پہنچنے کیلئے پہاڑ کی چڑھائی راستہ کی پھسلن۔ کھڈ اور کھائیاں وغیرہ ہر پرکار کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح گیان مارگ میں بھی بہت سی کھڈ کھائیاں ہیں۔ جن کو پار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ سب سے بڑی کھڈ تو دیہہ ابھیمان کی ہے۔ جس میں واچک گیانی اور زیادہ دھس جاتا ہے۔ گیان جب تک رہنی میں نہ آوے۔ تب تک بھلی بھوت نہیں ہوتا۔ شرون کے بعد منن اور ندھیاسن دو ضروری منزلیں ہیں۔ جن کو طے کر کے جگیاسو آتم ساکشات کار روپی مقام (پرم دہام) پر پہنچتا ہے۔ آلس۔ ندرا۔ تندرا۔ وشے رس۔ مان بڑائی۔ آدر کامیہ کرم نام کی اور بھی روکاوٹیں ہیں۔ جن کو عبور کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس مارگ کو درگم کہا گیا ہے +

منتر 15 جو اشبد - اسپرش - اروپ - اویہ - ارس - نیتہ - اور گندھ رہت ہے - جو انادی اننت مہتتو سے بھی پرے اور دھرو ہے - اس آتم تتو کو جان کر پرش مرتیو کے مکھ سے چھوٹ جاتا ہے -

---

(ویاکھیا) - پچھلے منتر میں یمراج نے برہم گیان پراپت کرنے کیلئے دوہائی دی تھی - کہ جلدی کرو اُٹھو - موہ ندرا سے جاگو اور برہم گیانی مہاپرشوں کے پاس جا کر ان سے گیان پراپت کرو اور ساتھ ہی یہ چیتاونی بھی دیدی تھی - کہ گیان کا مارگ چھُرے کی دھار کی طرح کٹھن اور دستر ہے گیان اگر زبانی کہنے سننے کی وستو ہوتا - تو یمراج اسے چھُرے کی دھار کی طرح تیز اور دستر نہ کہتا - اب اس منتر میں اسی گیان کی مہما گا رہے ہیں - کہتے ہیں - بھائی جس آتم گیان کیلئے میں اپدیش کر رہا ہوں - وہ آتما نروشیش یعنی ہر پرکار کے وشیشوں سے رہت ہے - اس لئے شرتی نے "اوانگ منو گوچر" کہا ہے - ارتھات وہ من اور اندریوں کا وشیہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ جو وستو من اور اندریو کا وشیہ ہوتی ہے - وہ آکار اور کار والی ہوتی ہے اس کا کھشیہ ہو جاتا ہے - پرنتو - برہم آتما تو اشبد ہے یعنی اس میں شبد نہیں - یا شبد کی اسی تک رسائی نہیں - اس طرح ارس (ارس رہت) اسپرس (سپرس سے رہت) اروپ ہے - یعنی نراکار نروشیش ہے - اسلئے اس کا کھشیہ نہیں ہوتا - وہ اویہ یا اکھشیہ ہے اور نیتہ ہے - ایسا اکھشیہ آتم تتو اُتپتی اور ناش سے رہت ہے - اسلئے انادی اننت ہے - وہ نروکار ہے - اسلئے ارس ہے - مہتتو سے بھی پرے ہے - سمشٹی بدھی جس کو جان نہیں سکتی - بلکہ جس سے وہ جانتی ہے - ایسے آتم تتو کو پرش بھلی پرکار من اور ندھیاس دوارا ساکشات کر لیتا ہے - وہ امرت - مرتیو سے رہت ہو جاتا ہے - یعنی جنم مرن کے چکر سے مکت ہو جاتا ہے -

نچکیتا دوارا پراپت تتھا مرتیو کے کہے ہوئے اس سناتن وگیان کو
منتر ۱۶ کہہ اور سنکر بدھیمان پرش برہم لوک میں مہما کو پراپت ہوتا ہے ۔
منتر ۱۶ جو پرش اس پرم گوہ گرنتھ کو پوترتا سے برہمنوں کی سبھا میں یا شرادھ
کال میں سناتا ہے ۔ اس کا وہ شرادھ اننت پھل والا ہوتا ہے ۔ ہاں
اننت پھل والا ہوتا ہے ۔

(ویاکھیا) ۔ ان منتروں میں رشی اپنی طرف سے برہم گیان کے پرسار کیلئے پرتساہن دے
رہے ہیں ۔ کہتے ہیں ۔ جس گیان کا اپدیش یمراج نے دیا ہے ۔ اور پرم جگیاسو نچکیتا نے جس
کو شردھا پوربک پراپت کیا ۔ اس گیان کا جو آپس میں وارتالاپ کرکے چرچا آدی
کریں گے ۔ اور اس کا ودھی پوربک منن اور ندھیاس کریں گے ۔ وہ بدھمان وویکی
شیل پرش برہم کو پراپت ہو کر کرتیہ کرتیہ ہونگے ۔ یعنی "سروم کھلودم برہم"
یہ سب کچھ برہم ہے اس انوبھوتی سے اس جیون میں ہی وتدنیہ اور اپاسنیہ ہو جاوینگے ۔
چونکہ یہ ودیا آدی کال میں راجاؤں تک محدود تھی ۔ اسلئے اس ودیا کا برہمنوں
میں پرچار کرنے کیلئے دوسرا منتر کہا ہے ۔ کہ برہمنوں کی سبھاؤں یا جہاں برہمن بھوجن کیلئے
اکٹھے ہوں ۔ ارتھات برہمنوں کے جن سموہ میں جو اس گیان کی کتھا سنائیگا ۔ تو اس
کا وہ یگیہ یا شرادھ جسکے کارن برہمن اکرت ہوئے ہیں ۔ اننت پھل دینے والا ہوگا
پنراکتی ادھیائے سماپتی کی سوچک ہے ۔

(کٹھ اپنشد کا پہلا ادھیائے سماپت ہوا)

دوسرا ادھیائے

پھلی ولی

منترا۔ سوئم بھو (پرم آتما) نے اندریوں کو باہر مکھ کر کے ہنست کر دیا ہے جس سے جیو باہری وشیوں کو دیکھتا ہے۔ آنتر آتما کو نہیں۔ جس نے امرتو کی اچھا کرتے ہوئے اپنی اندریوں کو روک لیا ہے۔ ایسا کوئی دھیر پرش ہی پرتیگ آتما کو دیکھ پاتا ہے۔

(ویاکھیا) آنکھ، کان، ناک اتیادی اندریوں کا سوبھاؤ ہی ہے کہ وہ اپنے اپنے گولکوں سے باہر کی طرف پرورت ہوتی ہے۔ اور باہر کا گیان اتپت کر کے پرشی کے پیش کرتی ہیں۔ مثلاً آنکھ روپ کو دیکھتی ہے تو کان شبد شرون کرتا ہے۔ ناک گندھ کو لیتا ہے۔ جس سے جیو ان اندریوں کے باہری وشیوں کو انوبھو کرتا ہے۔ اسی طرح ان اندریوں کو پرم آتما نے باہر مکھ کر کے ہنست کر دیا ہے اتھات دوشت کر دیا ہے۔ اس میں دوش یہی ہے کہ پرش وشیوں کو تو دیکھتا ہے۔ پرنتو اپنے انتر آتما کو نہیں دیکھتا۔ اور اپنے آپ کی وسمرتی (نہ دیکھنے) سے شریر کے ساتھ مل کر کرتا بھوگتا ہو گیا ہے۔ آواگون کے چکر میں پڑا ہوا اونچی نیچی جونیوں میں بھرمتا ہے۔ اور دکھ اٹھاتا ہے۔ بار بار مرن بار بار جنم یہی اسکی پیار بدھ کا چکر بن جاتا ہے سرد سا ہارن پرانی اسی پیتر دیی میں اندریوں کے وشیوں میں رمن کرتے ہوئے انتر آتما کو نہیں دیکھتے۔ پرنتو کوئی ورلا دھیر پرش جس نے سادھن سمپن ہو کر موکشم اور تیبر بدھی کو پراپت کر لیا ہے۔ مرتیو کے پنجے سے خلاصی پانے کی اچھا کرتا ہے۔ اور ممکشو ہو کر اندریوں کا سیم کرتا ہے۔ یہاں اندریوں کے روکنے میں چت ورتی نرودھ بھی شامل ہے۔ کیول اندریہ سینم نہیں اندریوں کے دمن کے ساتھ ساتھ من کا اُپ شم بھی کرتا ہے۔ جس سے منو ناش اور اودیا ناش

کھشے ہو کر تو گیان کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی آتما کو دیکھ پاتا ہے

اسی منتر میں یہ بھی دکھلایا گیا ہے۔ سب سے پہلے موکش اِچھا کا اُتپن ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد ورڑھ سنکلپ ہو کر سادھنا میں پرورتی ارتھات اندریہ سینم۔ منونگرہ واسنادمن چت ورتی نرودھ۔ گوروسیوا اور آتم چنتن ندھیاسن ایتادی میں نت پر ہونا لازمی ہے۔ تب کہیں ست انوبھو یا آتما کا ساکشات کار پراپت ہوتا ہے۔ یہی موکش یا نروان پراپتا ہے۔

منتر ۲۔ ایگیدیہ باہیہ بھوگوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ وہ مرتیو کے سرو تر پھیلے ہوئے پاشن میں پڑتے ہیں۔ کنتو ودیکی پرش امر تو کو دھرو (نشچل) جان کر کے انیتہ پدارتھوں میں سے کسی کی اِچھا نہیں کرتے۔

ویاکھیا:۔ یمراج پہلے کہہ آئے ہیں۔ کہ سویمبھو پرماآتما نے اندریوں کو باہر مکھ بنایا ہے۔ اسی لئے پرش باہر کے وشیوں کو دیکھتا ہے۔ اب کہتے ہیں۔ کہ اودیا گرست اگیانی پرش جو انتر آتما کو نہیں جانتے۔ وہ باہری وشئے بھوگوں کو اکٹر کرنے اور ان کا اُپ بھوگ کرنے میں غلطاں رہتے ہیں۔ جن سے مرتیو پرنیت وشئے بھوگوں کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ نہ ترقی کو پراپت ہوتے ہیں نہ ان کی دوڑ دھوپ ہی ختم ہوتی ہے۔ شریر انت ہو جاتا ہے۔ مگر واسنائیں پورن نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپورن واسناؤں کی پورتی کیلئے ان کو بار بار شریر دھارن کرنا ہوتا ہے۔ جس سے بار بار جنمتے ہیں۔ اور بار بار مرتے ہیں۔ یہی مرتیو کے سب اور پھیلے ہوئے پاش (پھندے) میں پڑنا ہے۔

ان ہی عام لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی دچاردرن پرشی ہوتے ہیں۔ جو شریر اتھوا سنسار کی نشورتا۔ وشئے بھوگوں کی اسارتا پر وچار کرتے ہیں۔ اور ان میں دکھ دیکھ کر ویت راگ ہو جاتے ہیں۔ ایسے پرش ودیکی کہلاتے ہیں۔ وہ اپنے وویک بل سے بھلی پرکار جان لیتے ہیں۔ کہ سنسار کے سب پدارتھ سار سے رہت ناشوان۔ دکاری اور است مھیا ہیں۔ اس لئے وہ ان کی اچھا نہیں کرتے۔ کیول آتم سو تو ایک رس اکھنڈ او

امرا ور اچل سار وستو جانتے ہیں۔ اسی لئے اُن کا سار اتین پرتین اسی سار وستو کو پراپت کرنا ہوتا ہے۔

اسی طرح ست است کا ووِیکی پرش ست گرہی ہو جاتا ہے۔ است وشیوں کا پورن تیاگی ہوتا ہے۔ اس کا جیون بڑا سادہ ۔ شدھ ۔ اور پریم یکت ہوتا ہے اے جگیتا تم ایسے ہی وویکی پرش ہو۔

منتر ۳ ۔ جس آتما کے دوارا منش روپ رس گندھ شبد سپرش اور میتھن جنید سکھوں کو نشچے پوروک جانتا ہے۔ اسی آتما سے اگیات اس لوک میں اور کیا رہ جاتا ہے وہ تتو (تیرا پوچھا ہوا) نشچے یہی ہے۔

ویاکھیا :۔ اے نچکیتا ۔ باہیہ پدارتھوں کا گیان اندریوں دوار ہوتا ہے ۔ من اور بدھی کی سہائیتا سے یہ پرش تک پہنچتا ہے۔ تو کیا اندریاں وگیاتا ہیں یا من اور بدھی وگیاتا ہے۔ عام آدمی تو شاید یہی سمجھ لیتا ہے ۔کہ شریر روپی سنگھات ہی جانن ہار ہے۔ شریر سے الگ کوئی دوسری جاننے والی وستو ہے۔ ہی نہیں ۔ پرنتو ایسی بات نہیں ۔ یہ اندریاں تو اپنا اپنا کار یہ کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کے کام میں دخل نہیں دے سکتی ۔ اور جاننے والا وگیاتا وگیان سروپ پرش تو اس سارے سنگھات کے کاموں کو الگ الگ کر کے جانتا ہے ۔ وہ نہ کیول شبد سپرش روپ رس گندھ سے یکت سکھ کو بلکہ میتھن سے ہونیوالے سکھ کو بھلی پرکار جانتا ہے ۔ اگر یہ شریر روپی سنگھات یا اندریہ ہی جاننے ولے ہوتے تو روپ رس یکت پدارتھ بھی ایک دوسرے کو جان سکتے ۔ مگر ایسا نہیں ہوتا پھر منتی وسوشپتی میں ظاہر ہے یہ سنگھات جوں کا توں ہوتا ہے ۔ مگر کسی قسم کی جانکاری اس کو نہیں ہوتی ۔ اس لئے جس کے دوارا یہ سب کچھ جانا جاتا ہے ۔ وہ آتم تتو ہے ۔ جس طرح جس کے دوارا لوہا جلاتا ہے اس کو اگنی کہتے ہیں۔ اسی طرح جس کے دوارا دشئے جنیہ سکھ کا گیان ہوتا ہے اس کو

آتما کہتے ہیں۔ اسی پرکار آتم تتو کو جان لینے پر پھر سارے سنسار میں کون سے پدارتھ

ہیں - جو اگیات رہ جاتے ہیں وچار کرو بیٹا۔ اسی طرح یہ آتما سروگیہ سدھ ہوتا ہے -
ہے وتس - جس شئے میں تو نے پرشن کیا تھا۔ وہ یہی ننو ہے - یقیناً وہ آتما ہے
وہی برہم ہے - وہی تو ہے -

منتر ۴ :- جس کے دوارا منش سوپن میں پرتیت ہونے والے اور جاگرت
میں دکھائی دینے والے دونوں پرکار کے پدارتھوں کو دیکھتا ہے - اس مہان اور
وبھو آتما کو جان کر بدھیمان پرش شوک نہیں کرتا -

ویاکھیا :- پچھلے منتر میں یہ بتلایا گیا تھا - کہ جس کے دوارا پرش دہیہ اندریہ
آدی سنگھات کو نشچے کر کے جانتا ہے - وہ یہی آتم تتو ہے - گویا آتما کا ذاتی خاص
ادتھات سروپ بھوت لکشن دیکھنا - جاننا ہے - اور پرکاش کرنا ہے - اسی بات کو
مکھ رکھ کر کہتے ہیں کہ منش سوپن اوستھا میں ایک سوپن سنسار اُتپن کرتا ہے - اور
اسی میں اپنا ایک شریر اور دوسرے پدارتھ بھی رچتا ہے - اپنے شریر سمیت سمست
سوپن سنسار کے پدارتھوں کو بھلی پرکار دیکھتا اور جانتا ہے - چونکہ دیکھنا پرکاش
کے بغیر نہیں ہوتا - اس لئے اپنے ہی پرکاش سے سب کچھ پرکاشت کرتا ہے - سوپن
کے سمان جاگرت اوستھا میں بھی یہ پرش اپنے شریر اندریہ آدی سنگھات کو اور جاگرت
جگت کے سرو پدارتھوں کو دیکھتا ہے جانتا ہے - اب وچار یہ کرنا ہے کہ جس ستا کے
دوارا یہ سوپن میں اتھوا جاگرت میں پرتیت ہونے والے پدارتھوں کو دیکھتا ہے
وہی برہم ہے - آتما ہے - وہی ستا پرم چیتن ہے - وہ سب سے پرے نہے - وہی
سب کچھ ہے - اور کن کن میں دیاپ رہا ہے - اس لئے وہ مہان اور وبھو ہے
ایسے مہان اور وبھو آتم تتو کو انوبھو کر کے یعنی ساکشات کر کے دھیر بدھیمان پرش شوک
سے رہت ہو جاتا ہے " ترتی سوک آتم وت " آتم وتا شوک کو تر جاتا ہے ایسا
شرتی کا ڈھنڈھورا ہے - گیتا میں بھی بھگت کے لکشنوں میں کہا ہے " نہ شوچتی نہ کانکشتی

نہ سوک کرتا ہے نہ اِچھّا کرتا ہے ۔ جب اسی پرم تتو کا منش کو گیان ہو جاتا ہے ۔ پرم ترپتی کی دشا کا وہ لابھ کرتا ہے ۔ اس کا درشٹی کون ہی تبدیل ہو جاتا ہے ۔ وہ کوئی کمی نہیں دیکھتا ۔ کوئی ہانی نہیں محسوس کرتا جس کا اس کو کھید ہو یا جس کے لئے وہ کامنا کرے وہ نت پرسن رہتا ہے ۔ اور اپنا کھیل دیکھتا رہتا ہے ۔ اور شود ہم کے نعرے لگاتا ہے ۔

منتر ۵ :۔ جو پرش اس کرم پھل بھوگتا ۔ اور پران آدمی کو دھارن کرنے والے آتما کو اس کے سمیپ رہ کر بھوت بھویشت اور ورتمان کے شاشک روپ سے جانتا ہے وہ ویسا دگیان ہو جانے کے انتر اس کی رکشا کرنے کی اچھّا نہیں کرتا ۔ نشچے یہی وہ آتم تتو ہے ۔

ویاکھیا :۔ آتم گیان پراپتی سے پہلے منش اپنے آپ کو پیدا ہونے والا ۔ مرنے والا ۔ اور کرموں کے پھل کا بھوگتا جیو روپ سے مانتا ہے ۔ اور جب تک یہ دھارنا بنی رہتی ہے ۔ وہ بھئے میں رہتا ہے کیونکہ ریہ ابھمان کے کارن وہ اسی شریر کو ہی اپنا آپ مانتا ہے اور شریر ناش کا ڈر ہر سمے رہتا ہے ۔ پرنتو جب یہ پرش وچار اور ابھیاس دوارا اپنے ست سروپ کا انوبھو پراپت کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ دگیان اس کو پراپت ہوتا ہے ۔ کہ ان شریروں میں رہا کرتا اور رہا بھوگتا وہی آتم ستا ہے اس طرح کرم پھل بھوگتا بھی وہی اور پران آدی کاریہ کلاپ کو دھارن بھی وہی کرتا ہے ۔ اور وہی اس کا اپنا آپ ہے ۔ یہی پرش کا اپنے آتما کے سمیپ رہنا ہے ۔ ایسی سمیپا ردپی آتم انوبھوتی کے ساتھ ہی اُسے یہ دگیان بھی پراپت ہوتا ہے ۔ کہ چنین ستا ہی بھوت بھویشت درتمان ترکال میں انتریامی شاسک نینترک روپ میں آپ میں آپ قائم ہے ۔ جس سے وہ اپنے کو نِلیپ سمجھتا ہے اور ناش کے بھئے سے رہت ہو جاتا

ہے ۔ جہاں وہ پہلے تھوڑی سی تکلیف دُکھ بیماری وغیرہ کے آنے پر شوک وان ہوتا دیوی
دیوتاؤں سے منتیں مانتا تھا۔ اب وہ شریر رکھشا کی اتنی پرواہ نہیں رکھتا۔ شریر
رہے یا جائے۔ گیانی اس سے بے پرواہ برتتا ہے۔ یقیناً یہی وہ آتم تتو ہے جس کے
وشئے میں اسے نچکیتا تو نے سوال کیا تھا۔

منتر ۶ :۔ جو مکشو پہلے تپ سے اُتپن ہوئے (ہرنیہ گربھ) کو۔ جو کہ جل آدی
بھوتوں سے پہلے اُتپن ہوا ہے۔ بھوتوں سہت بدھی روپی گپھا میں ستھت ہوا دیکھتا ہے۔
وہی اس برہم کو دیکھتا ہے۔

ویاکھیا :۔ پرش جب سوجاتا ہے اور سوپن دیکھتا ہے۔ تو اس وقت بدھی
روپی گپھا میں ہی دیہہ اندریہ آدی پنچ بھوت آتمک سرشٹی سہت چیتن کو کاریہ کرتے
دیکھتا ہے اور جاگرت کال میں بھی وچار کرکے ایسا محسوس کرتا ہے۔ کہ وہاں کوئی
ستھول مہا بھوت وغیرہ نہیں تھے۔ پھر سوپن اوستھا ابھمانی چیتن جس کو تجس کہتے ہیں
سپھرن روپ میں سوکشم بھوتوں دیہہ اندریہ آدی کے سمیت کاریہ کرتا ہے۔ بالکل
اسی طرح ستھول جگت میں ستھول روپ میں پنچ مہا بھوتوں کی اُتپتی سے پہلے سوکشم سمشٹی ابھمانی
چیتن یعنی ہرنیہ گربھ سپھرن روپ میں سوکشم بھوتوں سہت بدھی روپی گھا میں ستھت ہو کر
کاریہ کرتا ہے۔

اب معراج کہتے ہیں۔ جو برہم جگیاسو اس پرکار وچار دوارا ہرنیہ گربھ کو جو جل
آدی مہا بھوتوں سے پہلے اُتپن ہوا ہے۔ بھوتوں سمیت بدھی روپی گپھا میں ستھت دیکھتا ہے
ارتھات وہی چیتنا تو ستا سپھرن روپ ہو کر پرانیوں کے ہردیہ آکاش میں استھت ہو کر
شبد آدی وشیوں کو ادھبوگتی ہے ایسا مکشو پرش اصل برہم کو ہی انوبھو کرتا ہے۔

پسھرن (پھُرنا) جس کی ایک شان ہے۔ وہی تتو ہے جس کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔

منتر ۷۔ جو دیوتا مئی آدتی پران روپ سے پرکٹ ہوتی ہے۔ اور جو بدُھی روپی گپھا میں پروِشٹ ہو کر رہنے والی اور بھوتوں کے ساتھ ہی اُپتن ہوئی ہے (اُسے دیکھو) نشچے یہ وہی تتو ہے۔

وِیاکھیا۔ وہی برہم تتو جو ہرنیہ گربھ ہو کر بھوتوں سہت بدھی روپی گھا میں ستھت ہوتا ہے وہی سرو دیو سروپ پران کے روپ میں پرکٹ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کو کھانے والا ہے۔ اس لئے اس کو آدتی کہا ہے۔ اور وہ ستا سرو بھوت سمودائے کے ساتھ ہی اُپتن ہوتی ہے۔ اس تتو کا وچار کرو۔ اس کو دیکھو۔ نشچے ہی تیرا پوچھا ہوا یہی تتو ہے۔ یاد رہے۔ سوکشم کا دیکھنا دھیان اور ندھیاسن دوارا انوبھو کرنا ہے۔ مکشو جب آتم تتو کا بار بار منن دوار اندھیاسن کرتا ہے تو چت ورتی کا نرودھ ہو جاتا ہے۔ ورتی برہماکار ہو جاتی ہے۔ ارتھات وہی دھے سروپ ہو جاتی ہے جس سے اس تتو کا ٹھیک ٹھیک گیان ہوتا ہے۔ اسی کو آتم انوبھو یا آتم ساکشات کار کہتے ہیں۔ یمراج اپنے شِشیہ کو برہم تتو کو انوبھو کرنے کے لئے بار بار کہہ رہے ہیں۔

منتر ۸۔ گربھنی ستریوں دوارا بھلی پرکار پوشت ہوئے گربھ کے سمان جو جات ویدا (اگنی) دونوں ارنیوں کے بیچ ستھت ہے۔ تتھا جو پرمار شو نیہ اور ہوم سامگری یکت پرشوں دوارا نت پرتی استتی کئے جانے یوگیہ ہے۔ یہی وہ برہم ہے۔

وِیاکھیا:۔ پہلے ہرنیہ گربھ میں برہم بتلایا۔ پھر دیو سروپ آدتی جو پران روپ میں پرکٹ ہوتی ہے۔ اس میں برہم دیکھنے کو کہا۔ اب ہون کی اگنی کو برہم روپ کرکے دو شن کر رہے ہیں۔

ہون کے لئے دو لکڑیوں کو رگڑ کر آگ اُتپن کی جاتی ہے۔ وہ آگ اسی طرح
ان دو ارنیوں (لکڑیوں) کے بیچ میں چھپی ہوئی رہتی ہے جس طرح گربھ وتی استریاں
اپنے گربھ کی بھلی پر کار رکشا کرتی ہیں۔ اس جات ویدا اگنی کی یگیہ کرنے والے بھی گھی
ہون سامگری سے اچھی طرح رکشا کرتے ہیں۔ اور پرماد سے رہت ہو کر نت پرتی
اس کی استتی پوجا آدی کرتے ہیں۔ وہی اگنی برہم ہے۔ اے نچکیتا تم ایسا جانو۔

منتر ۹۔ جہاں سے سوریہ اُدت ہوتا ہے۔ اور جہاں وہ است ہو جاتا
اسی پران آتما میں سمپورن دیوتا ارپت ہیں۔ اس کا کوئی بھی اُلنگھن نہیں کر سکتا
یہی وہ برہم ہے۔

دیاکھیا:۔ کہتے ہیں۔ کہ دیوتاؤں میں ایک بار اس بات پر وِواد ہو گیا کہ
سب سے بڑا کون ہے۔ فیصلہ ہوا۔ کہ جس دیوتا کے شریر سے نکلنے پر سب دیوتا نکل
جاویں وہی سب سے اُتکرشٹ ہے۔ آنکھ، کان، ناک، زبان سب کے دیوتا باری
باری شریر سے نکل گئے۔ پرنتو شریر میں باقی دیوتا اپنا اپنا کاریہ کرتے رہے۔ پرنتو جب
پران شریر سے نکلنے ہی لگا۔ تو سب کے سب دیوتا اپنے اپنے ستھانوں سے اکھڑ گئے
بڑائی کا سہرا پران کے سر رہا۔ جس طرح ہمارے شریر میں اسی طرح برہمنڈ کی آنکھ سوریہ
ہے۔ جس طرح آنکھ کا روشن است پران دیوتا سے ہوتا ہے۔ اسی طرح سوریہ دیو
کا اُدے سمشٹی پران سے ہوتا ہے۔ اور اسی پران میں ان کا لے ہوتا ہے۔ جس طرح
ایک شریر سمست دیوتا پران آتما میں ارپت ہیں۔ اسی طرح وراٹ شریر (سرشٹی)
کے سمست دیوتا پران آتما میں ارپت ہیں۔ اس پران آتما کا کوئی النگھن نہیں کر سکتا
وہی سب کا آدھار ہے وآشرے ہے۔ اس لئے یہی پران برہم ہے۔

منتر ۱۰:- جو تتو اس میں بھاستا ہے۔ وہی دوسری جگہ بھی ہے۔ اور جو دوسری جگہ ہے وہ اسی میں ہے۔ جو منش اس میں نانا تو دیکھتا ہے۔ وہ مرتیو سے مرتیو کو پراپت کرتا ہے۔

ویاکھیا:- جس آتم تتو کا اب تک ویاکھیان ہوا۔ یعنی وگیان آتما برہم ہے۔ پران آتما برہم ہے۔ جات ویدا (اگنی) برہم ہے۔ گویا یہ سب کچھ جو درشٹی گوچر ہو رہا ہے سب وہی ہے۔ اس سے بھن کچھ بھی نہیں۔ اسی آشے کو سپشٹ کرنے کے لئے یہ منتر کہا گیا ہے۔ یمراج نے کہا۔ اے نچکیتا۔ قصہ مختصر یہ کہ اس شریر روپی سنگھات میں جو چیتن تتو بھاستا ہے۔ وہی تتو اس شریر کے اتیرکت دوسرے شریروں میں اور سرشٹی کے کن کن میں ویاپت ہے۔ اور جو تتو سرشٹی میں ویاپت ہے۔ وہی اس شریر میں ہے۔ مطلب یہ کہ چیتن آتما برہم سروروپ ایک اور ادوتیہ ہے۔ ابھید سروپ برہم میں جو بھید دیکھتے ہیں ارتھات جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اور ہیں۔ اور برہم اور ہے۔ وہ مرتیو سے مرتیو کو پراپت ہوتے ہیں۔ یعنی وہ بار بار جنم لیتے اور مرتے ہیں۔ جو ابھید درشٹا یہ وگیان رکھتے ہیں۔ کہ ہم اکھنڈ ایک رس شدھ ادوتیہ برہم ہیں۔ وہ آواگون کے چکر سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ وہ مرتیو سے مرتیو کو پراپت نہیں ہوتے۔

منتر ۱۱۔ من سے ہی یہ تتو پراپت کرنے یوگیہ ہے۔ اس برہم تتو میں نانا کچھ بھی نہیں ہے۔ جو پرش اس میں نانا تو سا دیکھتا ہے۔ وہ مرتیو سے مرتیو کو پراپت ہوتا ہے۔

ویاکھیا:- یہ آتما ستھول اندریوں کا وشے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سوکشم اتی سوکشم ہے۔ کنتو منن اور ندھیاس کرنے سے جب اودیا کا ناش ہو جاتا ہے اور

سرو آتم بھاؤ کی پراپتی ہوتی ہے۔ "یہ سب آتما ہی ہے۔ برہم کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ یہ سب کچھ برہم ہے"۔ یہ انوبھوتی تتو کی پراپتی کہی گئی ہے۔ اسی لئے یمراج کہتے ہیں کہ من سے یہ تتو پراپت کرنے یوگیہ ہے۔ ہے بیٹا۔ اسی تتو کو ساکشات کرنے کے لئے تم کو آتم چنتن کرنا ہوگا۔ یہ برہم تتو اکھنڈ ایک رس اور دیت ادر سرو نپ ہے۔ اس میں بھید یا ناناپن نام کو بھی نہیں۔ جو اگیانی پرش اس میں بھید دیکھتے ہیں۔ وہ مرتیو سے مرتیو کو پراپت ہوتے ہیں۔ آواگون کے چکر میں بھرملتے ہیں۔ یہ بھید درشن میں بھئے اور دوش دکھایا گیا ہے

منتر ۱۲۔ جو انگشٹھ پرمان پرش شریر کے مدھ میں ستھت ہے۔ اُسے بھوت بھوشیت کا شاسک جان کر وہ اس گیان کے کارن شریر کی رکشا کرنا نہیں چاہتا۔ نسچے یہی وہ برہم تتو ہے۔

ویاکھیا:۔ وہ آتم تتو اتی سوکشم ہے۔ اس لئے انگشٹھ پرمان کہا۔ شریر کے مدھیہ میں یعنی ہردیہ آکاش میں اس کا نورس ہے۔ اتھوا شریر روپی پوریوں میں وہ پری پورن ہے اس لئے وہ پرش کہلاتا ہے۔ ایسے آتم تتو کو بھوت بھوشیت کا شاسک جان کر گیانوان دھیر پرش شریر کو سرکشت رکھنا نہیں چاہتا جس طرح سادھارن پرش آتم گیان نہ ہونے کے کارن شریر کو ہی آتما مان کر شریر کو سرکشت رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح گیانوان آتم درشی شریر کی رکشا کرنے کے خواہشمند نہیں ہوتے وہ اُسے پربھو اچھا پر اتھوا پراربدھ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہی آتم برہم ہے۔

منتر ۱۳:۔ یہ انگشٹھ ماتر پرش دھوم رہت جیوتی کے سمان ہے۔ یہ بھوت بھویشت کا ساشک ہے۔ یہی آج ہے۔ یہی کل بھی رہے گا۔ نشچے یہی وہ برہم تتو ہے۔

ویاکھیا:۔ یہ آتم تتو جس کو شرتی نے انگشٹھ ماتر پرش کہا ہے۔ دھوئیں کے بغیر جیوتی کے سمان ہے۔ ارتھات یوگی لوگ اُسے اپنے ہردیہ میں جیوتی سروپ سے ساکشات کرتے ہیں۔ یہی پرش بھوت بھویشت کا شاشک ہے۔ جیسے آج سرو پرانیوں میں ٹھسا ٹھس بھرا ہوا موجود ہے۔ ایسا ہی کل بھی رہے گا۔ وہ نہ کہیں جاتا ہے نہ آتا ہے۔ وہ نیا اُتپن بھی نہیں ہوتا۔ نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ۔ وہ سدا ایک رس اکھنڈ تتو ہے۔ اے نچکیتا۔ یقیناً یہی وہ برہم تتو ہے جس کے بارے میں تو نے پوچھا تھا۔

منتر ۱۴:۔ جس پرکار اُونچے استھان میں برسا ہوا پانی پربتوں میں بہہ جاتا ہے۔ اسی پرکار آتماؤں کو الگ الگ دیکھ کر جیوان ہی کو پراپت ہوتا ہے۔

ویاکھیا:۔ بھید درشن میں دوشی کہلاتے ہیں۔ جس طرح اونچے پربتوں پر برسا ہوا ورشا کا پانی نچلے ستھانوں میں بہہ کر چلا جاتا ہے۔ اور پھیل کر چھن بھن ہو جاتا ہے۔ اپنے سروت سے دور ٹپکا جا کر وناش کو پراپت ہوتا ہے۔ اسی پرکار جو منش اس مانیتا کو لئے ہوئے ہے کہ ہر شریر میں آتما الگ ہے۔ ارتھات اس پرم آتم تتو میں جو نانا تو دیکھتا ہے۔ وہ بھید بھاؤ کے کارن نیچے سے نیچے یونیوں کو پراپت ہوتا دکھ اٹھاتا رہتا ہے۔ یا اس کو بھید درشی لوگوں سے میل جول ہوتا ہے۔ جس سے وہ اشانتی کو ہی پراپت ہوتا ہے۔

منتر ۱۵:۔ جس پرکار شدھ جل میں ڈالا ہوا شدھ جل ویسا ہی ہو جاتا ہے اسی پرکار۔ ہے گوتم۔ دگیانی منی کا آتما بھی ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا:۔ جس پرکار صاف ستھرے جل میں صاف ستھرا پانی ڈالا جائے تو وہ ایک روپ ہو جاتا ہے۔ ان میں کسی پرکار کا بھید یا بھنتاد کھائی نہیں دیتی۔ اسی پرکار ابھید درشٹی منن شیل دگیانی کا آتما بھی وہی تتو یعنی برہم سوروپ ہو جاتا ہے۔ تات پریہ یہ ہے۔ کہ پرش کو بھید درشٹی کا تیاگ کرکے برہم آتم ایکتو درشن کا آدر کرنا چاہیے۔ یہی وید بھگوان کا آدیش ہے۔

دوسرا ادھیائے پہلی وّلی سماپت ہوئی

دوسرا ادھیائے۔ دوسری وّلی

منتر ۱۔ اس نیتر دگیان سوروپ اجنما کا پور گیارہ دروازوں والا ہے اس کا دھیان کرنے پر منش شوک نہیں کرتا۔ اور وہ (کرم بندھن سے) مکت ہوا مکت ہو جاتا ہے۔ نشچے یہ وہی تتو ہے۔

ویاکھیا:۔ برہم تتو کا دوسرے پرکار سے ورنن کرنے کیلئے یہ ادھیائے آرنبھ کیا جاتا ہے۔ شریر کو پور سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح پور معہ سامگری (راجا وسامان) پورسے الگ اپنے سوامی کے لئے ہوتا ہے اسی طرح ... کا ... اجر

پورسے بھن ہوتا ہے۔ اسی طرح شریر معہ اندریہ انتہ کرن اتیادی سنگھات کے شریر کے شاسک آتما کے اُپ بھوگ کے لئے ہے۔ اور آتما شریر روپی پور سے بھن ہے۔ اور جنم سے رہت اجنما ہے۔ اس لئے کہا ہے۔ کہ تیتہ دگیان سوروپ اجنما آتما کا یہ پور (شریر) گیارہ دروازوں والا ہے۔ دو آنکھ دو کان دو ناک کے نتھنے۔ ایک منہ۔ نابھی۔ گدا۔ نہگ اور برہم رندھر یہ گیارہ دروازے اس شریر کے ہیں۔ جس طرح بڑے نگروں کے دروازے ہوتے کے ہوتے ہیں۔ اور ان پر دوار پال مقرر ہیں۔ اسی طرح پور کے ان دواروں پر دیوتا دوار پال مقرر ہیں۔ بدھی روپی گھا میں یہ آتما روپی شاسک راجہ کے محل کے سمان نواس کرتا ہے۔ اس وچار کے آدھار پر جو منش منن اور ندوھیاسن (دھیان) کرتا ہے۔ وہ ابھے پد کو پراپت کر کے شوک سے رہت ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے شوک کا کوئی کارن باقی نہیں رہ جاتا۔ اسی شریر میں اودیا کام کرم کے بندھن سے مکت ہو کر جیون مکتی کا آنند لیتا ہے۔ اور دیہہ پات ہونے پر ودیہہ مکت ہو جاتا ہے۔ ارتھات موکش گتی کو پا جاتا ہے۔ اے شیشیہ نچکیتا یہ وہی برہم تتو ہے جس کے بارے میں تونے پوچھا ہے۔

منتر ۲۔ وہ گمن کرنے والا ہے۔ آکاش میں چلنے والا سوریہ ہے۔ انترکش میں وچرنے والا سرو دیاپک وایو ہے۔ ویدی میں استھت ہوتا (اگنی) ہے۔ کلش میں استھت سوم ہے۔ اسی پرکار وہ منشوں میں گمن کرنے والا ہے۔ دیوتاؤں میں جانے والا ستیہ یا یگیہ میں گمن کرنے والا۔ آکاش میں جانے والا جل پرتھوی یگیہ اور پربتوں سے اُتپن ہونے والا تتھا ستیہ سروپ اور مہان ہے۔

ویاکھیا:۔ اسی منتر میں یہ دکھلایا گیا ہے۔ کہ ایک ہی آتما سروپ اور سرو آدھار ہے بھن بھن پدارتھوں میں بھن بھن آتما نہیں۔ یہ آتما گمن کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کو ہنس کہتے ہیں۔ سو رہ روپ سے آکاش میں چلنے والا ہے۔ وہی سرو ویاپک ۔ وایو روپ میں انترکش میں وچر رہا ہے۔ ویدی ارتھات پرتھوی میں استھت اگنی بھی وہی ہے۔ اور کلش میں سوم رس بھی وہی ہے۔ منشوں میں بھی وہی گیتی شیل ہے دیوتاؤں اور یگیہ میں بھی گمن والا کرنے وہی ہے۔ پرتھوی۔ یگیہ اور پربتوں سے اُتپن ہونے والے جل بھی وہی آتما ہے۔ ایسا وہ آتما مہان اور ستاماتر یعنی ست سروپا ہے۔ ہستی مطلق ہے۔ اور ایک ہے واد دتیہ ہے۔ ایسا جاننا چاہئے۔

منتر ۳۔ جو پران کو اوپر کی اور لے جاتا ہے۔ اور اپان کو نیچے کی اور دھکیلتا ہے۔ ہردیہ کے مدھیہ میں رہنے والے اس وامن دیو کی سب اُپاسنا کرتے ہیں۔

ویاکھیا:۔ جس کی ستا سے پران اوپر کی طرف جاتا ہے۔ اور جس کی شکتی اپان کو نیچے کی طرف دھکیلتی ہے۔ وہ چیتن ستا منش کے ہردیہ میں براجمان ہو کر شاسن کرتی ہے۔ چکشو آدی سرب دیوتا اسی کے لئے گیان اُپارجن کرتے ہیں۔ یہی اُس کی اُپاسنا ہے۔ پران اور اندریہ روپی سمست دیوتا جس کی ستا سے اور جس کے لئے اپنا دیوہار ارپن کرتے ہیں۔ وہ ان سے الگ ان کا آتما ہے۔ دراصل وہی آتما من اندریہ پران روپ ہو کر کاریہ کرتا ہے۔ یا گمن کرنیوالا ہے۔

منتر ۴۔ اس شریر ستھہ دیہی کے بھرسٹ ہو جانے پر ارتھات (اس دیہہ سے مکت

ہو جانے پر بھلا اس شریر میں کیا رہ جاتا ہے ۔ یہی وہ برہم ہے ۔

ویاکھیا :۔ جس برہم تتو کو سرد روپ سرد آدھار سردگیہ سردگت اور سرد شکیتمان پہلے منتروں میں دکھایا گیا ہے ۔ اب اسی برہم تتو کو شریر میں سپشٹ کر کے دکھلاتے ہیں ۔ ہے دتس وچار کرو ۔ کہ یہ شریر کیونکر جیوت ہے ۔ کیا یہ اپنے آپ سے زندہ ہے یا کسی دوسری شکتی سے چیتنا پراپت کر رہا ہے ۔ یہ شریر مہا بھوتوں کا کاریہ ہونے سے جڑ ہے ۔ سوپن اوستھا میں جبکہ چیتن ستا کیول اپنا کاریہ کیندر ہی تبدیل کرتی ہے ۔ تو یہ ستھول شریر چیسٹا سے رہت لکڑی پتھر کی نیائیں پڑا رہتا ہے ۔ کوئی آکر اس کو جلا دے پیٹ دے تو یہ جڑ ہی پڑا رہتا ہے ۔ یہی حالت بنش میں ہوتی ہے ۔ دونوں حالتوں میں پران چلتے رہتے ہیں ۔ مگر وہ بھی جڑ سدھ ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اس وقت کسی ہتر کے آنے پر تواضع نہیں کرتے اور شتر کو منع نہیں کرتے اب مرتیو دشا پر ہی دچار کریں ۔ شریر میں ستھت چیتن تتو جب شریر روپی بندھن کو توڑ دیتا ہے ۔ تو شریر کیول مٹی کا ڈھیر پڑا رہ جاتا ہے ۔ اور تھوڑے عرصہ میں گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے ۔ جن بھوتوں سے اُتپن ہوا تھا ان ہی میں لین ہو گیا ہے ۔ اس سے یہی سدھ ہوتا ہے کہ دیہہ میں ستھت دیہی (آتما) دیہہ سے بھن ہے ۔ دیہہ کی اُتپتی سے اُتپن نہیں ہوتا ۔ اور دیہہ کے ناش سے ناش نہیں ہوتا ۔ اور یہی آتما اس شریر کا جیون ہے ۔ مہا پرشوں نے اسی کو جیون شکتی نام دیا ہے ۔ اے گوتم یہی جیون شکتی ہی تمہارا پوچھا ہوا تتو برہم ہے :

منترہ :۔ کوئی بھی منش نہ تو پران سے جیوت رہتا ہے ۔ اور نہ اپان سے ہی بلکہ وہ تو جس میں یہ دونوں آشرت ہیں ۔ ایسے کسی دوسرے سے جیوت رہتے ہیں

ویاکھیا:۔ ابھی ابھی اوپر یہ کہا گیا تھا۔ کہ جب دیہی ارتھات دیہہ میں سمقت آتما شریر کا تیاگ کر دیتا ہے۔ تو پیچھے شریر میں کیا رہ جاتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ وہ سب کچھ ہی نشٹ بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ گویا دیہہ میں سمقت ہوتا ہوا بھی وہ دیہہ سے نیارہ اور دیہہ کے وکاروں سے اسنگ رہتا ہے۔ اب کہتے ہیں۔ کہ عام طور پر ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ اور سادھارن منش یہ سمجھتا ہے کہ پران سے ہی منش جیوت رہتا ہے۔ شریر سے پران کے ویوگ کا نام موت ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ پران تو سوئم جڑ ہے۔ ایک حیوانی طاقت ہے۔ جو دن رات مشین کی طرح چلتی رہتی ہے۔ جو خود چیتن نہیں۔ وہ دوسرے کو چیتنا کیسے پردان کر سکتا ہے۔ اس واسطے ہے ولس کوئی بھی منش نہ تو پران سے نہ اپان سے زندہ رہتا ہے۔ بلکہ جس سے پران اور اپان دونوں شکتی حاصل کرتے ہیں۔ جس کے آدھار پر دونوں جیوت ہیں۔ اسی پرم چیتن تتو سے ہی منش زندہ رہتا ہے۔ وہی آتما ہے۔ وہی برہم ہے۔

منتر ۶۔ ہے گوتم۔ اب میں پھر بھی تمہارے پرتی اسی گوہیہ سناتن برہم کا ورنن کروں گا۔ تمہارا مرن کو پراپت ہونے پر آتما جیسا ہو جاتا ہے۔ وہ بھی بتلاؤں گا۔

ویاکھیا:۔ اے نچکیتا گوہیہ سناتن برہم کے وشے میں پھر تمہارے سامنے ویاکھیان کروں گا کیونکہ برہم کے گیان سے سنسار کی نورتی اور پرمانند کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور برہم کے نہ جاننے سے مرن اوپرانت یہ جیو کیونکر جنم مرن کے چکر بھرمتا ہے یہ سب باتیں تو مجھ سے سن۔

منتر ۔ اپنے کرم اور گیان کے انوسار کتنے ہی دیہہ دھاری تو شریر دھارن کرنے کے لیے کسی یونی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور کتنے ہی ستھاور بھاؤ کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

ویاکھیا:۔ یمراج نے پرن کیا تھا کہ مرتیو پشچات جیو آتما کیسا ہو جاتا ہے۔ وہ بھی تجھے بتلاؤں گا۔ اس لیے اسی منتر میں کہتے ہیں۔ کہ جب یہ دیہہ دھاری آتما شریر کا تیاگ کرتا ہے تو جیون میں جس پرکار کا گیان اس نے اُپارجن کیا تھا۔ اور جیسے کرم کئے تھے۔ اُن کے انوسار ویریہ روپ ہو کر کسی یونی میں پرویش کر جاتا ہے۔ جن کے کرم اتی نیچ اور ادھم شریر کے ہوتے ہیں۔ وہ ستھاور بھاؤ کو پراپت ہوتے ہیں۔ مثلاً بدکش ہستی آدی۔ وید میں اس دشے کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

جب مرتک شریر کو چتا پر رکھ کر اگنی سے جلایا جاتا ہے۔ تو اس آگ کے تین حصے ہوتے ہیں۔ روشن شعلے۔ دھواں۔ اور راکھ۔ اگر زندگی میں منش کا گیان اُدچہ کوٹی کا اور کرم نیک اور نشکام تھے۔ تو اس کا سمبندھ روشن شعلوں سے ہو جاتا ہے سادھارن گیان والا اور سکام کرمی دھوئیں کے ساتھ سمبندھ پیدا کرتا ہے۔ اور اگیانی وچارہین اور مند کرمی پرش راکھ کے ساتھ اپنا ناطہ جوڑتا ہے۔ وہی راکھ جب وایو سے اِدھر اُدھر پھیل جاتی ہے تو وہ گھاس پھوس ہو جاتی ہے۔ یا ایک جگہ راکھ ڈھیر ہو کر پڑی رہتی ہے۔ تو وہاں گھن سوشپتی اوستھا میں پتھر جڑ سا ہوا رہتا ہے۔ دھوئیں کے ساتھ مل کر وہ پتری لوک میں جاتا ہے۔ جہاں سے شبھ کرموں کی سماپتی پر بادلوں کے ساتھ مل کر زمین پر ورشا کے ساتھ نیچے گرتا ہے۔ کسی اناج یا پھل کے روپ میں اُتپن ہوتا ہے۔ پرش سے کھایا جا کر ویریہ ہوتا ہے ماتا کے گربھ میں داخل ہوتا ہے۔ اور جو پرکاش سے ایک دیتا کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہ برہم لوک میں جا کر مکت ہوتے ہیں۔ دوبارہ شریر دھارن نہیں کرتے۔ موکش ادھکاریوں کو چھوڑ کر باقی دو گتیوں کا ورنن اسی منتر میں

کیا گیا ہے۔

منتر ۸۔ پران آدمی کے سو جانے پر جو یہ پرش اپنے اچھت پدارتھوں کی رچنا کرتا ہوا جاگتا رہتا ہے۔ وہی شکر (شدھ) ہے۔ وہ برہم ہے اور وہی امرت کہا جاتا ہے۔ اس میں سمپورن لوک آشرت ہیں۔ کوئی بھی اس کا اُلنگھن نہیں کر سکتا۔ نسچے یہی وہ برہم ہے۔

ویاکھیا:۔ اپنی پرتگیا کے انوسار اب گونیہ برہم کے وشے میں تبلاتے ہیں یمراج نے کہا۔ اے نچکیتا جب یہ پرش دن کے کام کاج سے تھکا رات کو آرام کے لئے بستر پر لیٹتا ہے تو دیہہ ستھول شریر معہ اندریہ ۔ پران آدمی سنگھات کے سو جاتا ہے۔ پران تو دراصل سوتا نہیں مگر جڑ گیان شونیہ ہونے کے کارن سویا جیسا ہی پریتت ہوتا ہے۔ اسی طرح جاگرت اوستھا کے انت ہو جانے پر یہ پرش اپنے من چاہے پدارتھوں استری پتر دھن مکان اتیادی کی رچنا کرتا ہوا جاگتا ہے۔ وہ استھول دیہہ کے سو جانے پر نہیں سوتا۔ اسی طرح وہ دیہہ سے نیارہ اور اسنگ ہے۔ وہی شبھر اور شدھ ہے وہی برہم ہے۔ شاستروں میں اسی کو امرت اوناشی کہا گیا ہے۔ پرتھوی آدی لوک تتھا سمپورن شریر چاروں کھانی کے اسی پرش کے آشرت ہیں۔ کوئی اس کا اُلنگھن یا اتی کرمن نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ پرش سب کا کارن ہے۔ اور سب کا آدھار ہے اس لئے کوئی اس کا تیاگ کر کے کہیں اس سے باہر نہیں جا سکتا۔ جس طرح سمندر میں اُٹھنے والی لہریں بلبلے اور جھاگ اور سمندر کے جیو جنتو سمندر کا اُلنگھن نہیں کر سکتے سمندر ہی ان کا جیون ہے۔ جس طرح بھوشن انیک پرکار کے نام اور روپ کے باوجود سونے کا اتی کرمن نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ سونے کے آشرت ہیں۔ اسی پرکار سمپورن لوک لوکانتر اور کوئی پدارتھ اس پرش کا النگھن نہیں کر سکتے۔ ایسا جو پرش ہے جو شریروں اور لوک لوکانتروں کا آدھار ہوتا ہوا بھی ان سے نیارہ اور اسنگ ہے۔

کہیں بیت نہیں ہوتا۔ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ یقیناً وہ ایک رس تتو برہم ہی ہے۔ تم ایسا جانو۔

منتر۔ ۹۔ جس پرکار سمپورن بھون میں پروشٹ ہوا ایک ہی اگنی ہر ایک روپ وان وستو کے انوروپ ہو گیا ہے۔ اسی پرکار سمپورن بھوتوں کا ایک ہی انتر آتما ان کے روپ کے انوروپ ہو رہا ہے۔ تتھا ان سے باہر بھی ہے۔

ویاکھیا:۔ جب کسی مکان میں دیپک جلایا جاتا ہے۔ تو اس کی روشنی اندر کے سب پدارتھوں کو پرکاشت کر کے دکھاتی ہے۔ دیپک سے پرکاش اتپن ہوتا ہے اور خلا میں پھیل جاتا اور پدارتھوں کے روپ کے انوروپ ہی ہو جاتا ہے۔ گھر کے اندر انیک پرکار کے پدارتھ بھن بھن نام روپوں والے ہوتے ہیں۔ پرنتو ایک ہی پرکاش ان کے انوروپ ہوا۔ ایکتو ارتھات ایک روپتا کو پراپت ہوتا ہے اور ان پدارتھوں سے باہر جو خالی جگہ ہے وہاں بھی موجود ہوتا ہے۔ اسی پرکار سمپورن شرسشٹی کے سرو بھوت پرانیوں اور پدارتھوں میں ایک ہی انتر آتما ان کے روپ کے انوروپ ہوا دیاپ رہا ہے۔ اور ان سے باہر بھی ہے۔ وہ کہیں بھی سیمت نہیں ہو جاتا۔

منتر۔ ۱۰۔ جس پرکار اس لوک میں پروشٹ ہوا وایو پرتیک روپ کے انوروپ ہو رہا ہے۔ اسی پرکار سمپورن بھوتوں کا ایک ہی انتر آتما پرتی ایک روپ کے انوروپ ہو رہا ہے اور ان سے باہر بھی ہے۔

ویاکھیا:۔ اُپردکت دشٹے میں ایک اور درشٹانت دیتے ہیں۔ جس پرکار اس شریر میں پروشٹ ہوا وایو پران روپ سے سب روپ وان انگوں سہت شریروں

کے انوروپ ہو رہا ہے ۔ ایک ہی پران وایو سے انیک استھ پرانی بھن بھن نام روپوں والے جیون ویاپار پورن کر رہے ۔ وایو ان کے انوروپ ہوا ہوا ہے ۔ اسی پرکار سب بھوت پرانیوں میں ایک ہی انتر آتما پرتی ایک روپ کے انوروپ ہو رہا ہے ۔ اور ان سے باہر بھی ہے ۔ جس طرح وایو شریر کے اندر پران روپ سے ہے اور ان سے باہر بھی ہے ۔

منتر ۔ ۱۱ ۔ جس پرکار سمپورن لوک کا نیتر ہو کر بھی سوریہ نیتر سمبندھی باہیہ دوشوں سے لپت نہیں ہوتا ۔ اسی پرکار سمپورن بھوتوں کا ایک ہی انتر آتما سنسار کے دکھ سے لپت نہیں ہوتا ۔ بلکہ ان سے باہر رہتا ہے ۔

ویاکھیا : ۔ سوریہ دیو سرشٹی کے پرانوں کا کیندر ہے ۔ گرمی اور پرکاش اسی سے ہے ۔ اگر برہمنڈ میں سورج نہ ہو تو پرانیوں کا جیون سماپت ہو جاوے ۔ تمام بنسپتی نشٹ ہو جاوے ۔ اور شاید تمام سیارے اور ستارے بھی چور چور ہو جاویں ۔ یہی سوریہ تمام شریروں میں آنکھ ہو کر روپ دیکھنے کا کام کرتا ہے ۔ لیکن ظاہر ہے ۔ کہ آنکھوں کے کسی دوش یا بیماری کے کارن سورج نہ دوشی ہوتا ہے نہ بیمار سورج کی روشنی پوتر اور اپوتر استھانوں کو ایک جیسا پرکاش دیتی ہے ۔ پرنتو وہ دونوں سے اسنگ اور الپت رہتی ہے نہ پوتر ہوتی ہے نہ اپوتر ۔ کیونکہ وہ ان دونوں سے باہر پرے اور دور ہے ۔ اسی طرح سمپورن بھوتوں کا ایک ہی انتر آتما ہے جو ان سے ایک روپ ہو کر ستا اور پرکاش تو دے رہا ہے ۔ پرنتو ان کے دوشوں اور دکھوں سے دوشی اور دکھی نہیں ہوتا ۔ نہ پاپوں سے پاپی ہوتا ہے ۔ نہ پنوں سے پنی ہوتا ہے ۔ الپت اور اسنگ رہتا ہے کیونکہ ان سے باہر اور پرے ہے ۔ جس طرح رجو میں سرپ کا بھرم ہو جاتا ہے ۔ اور اس

کے ساتھ بھی اُتپن ہوا تا ہے۔ اسی طرح اودیا کے کارن اس آتم دیو میں کامنا اور کرم کا بھرم ہو جاتا ہے۔ اور کرتا پن کی بدھی کے کارن جنم مرن روپی دکھ بھی ساتھ ہی اُتپن ہو جاتا ہے۔ واستو میں اس آتما میں اودیا نام کو بھی نہیں ہوئی۔ اور نہ اس میں کام اور کرم کو ہی دخل ہے۔ یہ کیول بھرم ہے۔ یہ آتما سدا اسنگ اکھنڈ ایک رس ہے ایسا جانو

منتر ۱۲۔ جو ایک سب کو اپنے آدھین رکھنے والا ہے اور سمپورن بھوتوں کا انتر آتما ہے۔ اپنے ایک روپ کو انیک پرکار کا کر لیتا ہے۔ اپنی بدھی میں ستھت اس آتم دیو کو جو دھیر پرش دیکھتے ہیں۔ اسی کو نتیہ سکھ پراپت ہوتا ہے اوروں کو نہیں۔

ویاکھیا:۔ وہ آتم تتو ایک ہے اور ادوتیہ ہے۔ شرتی نے اس کو "ایکیو ادوتیم" کہا ہے۔ وہی سب میں سب کچھ ہے۔ وہی ایک ہی انیک ہو کر پرتیت ہو رہا ہے ایک ہی سے انیک ہوتا ہے۔ ایک کے بغیر انیک نہیں ہو سکتا۔ گویا انیکتا یا سب کچھ اس ایک کے آدھین ہے۔ جس طرح ایک ہی لوہا سب اوزاروں میں انیک روپ ہوتا ہے۔ ایک ہی سونا انیک زیوروں میں انیک روپ ہو جاتا ہے۔ ایک ہی مٹی تمام برتنوں میں انیک روپ دھارن کرتی ہے۔ ایک سوت انیک کپڑوں میں انیک روپ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو ایک ہو کر بھی انیک روپ ہو جاتا ہے۔ اور سب بھوتوں کا انتر آتما ہے۔ سرب میں سربگے ہے۔ سب میں ایک جیسا ویاپ رہا ہے۔ ایسے انوپم آتم تتو کو جو کہ منش کی بدھی روپی گھا میں (ارتھات ہردیہ آکاش میں) استھت ہے۔ جو دھیر وویکی پرش ساکشات کر لیتے ہیں۔ اتھوا دھیان اور سمادھی دوارا اس کا انوبھو پراپت کرتے ہیں ان ہی کو شاسوت آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ نتیہ سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور اوویکی پرش جو ___ واسناؤں کے غلام ہیں۔ شرمیں جن کو اہنگتا اور ممتا ہے

جو ست پرشوں کا سنگ نہیں کرتے آتما کے چنن منن اور ندھیا سن سے جو نا واقف ہیں۔ ایسے پرشوں کو نتیہ سکھ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

منتر:۔ ۱۳۔ جو انیہ پدارتھوں میں انیہ سروپ وچیتنوں میں چیتن ہے۔ اور جو اکیلا ہی انیکوں کی کامنائیں پورن کرتا ہے اپنی بدھی میں ستھت اس آتما کو جو دویکی پرش دیکھتے ہیں۔ ان ہی کو نتیہ شانتی پراپت ہوتی ہے۔ دوسروں کو نہیں۔

ویاکھیا:۔ ستھادر۔ اچر۔ زجیو پدارتھوں میں جو ناشوان اور وکار ... ان میں بھی جو نتیہ سروپ اوناشی ہے اور جو جنگم چر اور سجیو پرانیوں میں انتریامی چیتن سروپ ہے۔ اور جو ایک ہوتے ہوئے بھی انیک پرانیوں کی کامنا پوری کرتا ہے۔ اس آتم تتو کو جو دویکی پرش اپنے ہردے میں انوبھو کر لیتے ہیں ان کو ہی نتیہ شانتی کی پراپتی ہوتی ہے دوسروں کو نہیں۔

منتر ۱۴۔ اسی آتم دگیان کو دویکی پرش انروچنیہ پرم سکھ مانتے ہیں۔ اُسے میں کیسے جان سکوں گا۔ کیا وہ پرکاشت ہوتا ہے یا نہیں۔

ویاکھیا:۔ شیشہ شنکا کرتا ہے۔ بھگون۔ یہ جو آتم دگیان سوروپ سکھ ہے جس کا آپ ورنن کر رہے ہیں۔ اس کو منی جن کٹھن کرنے کے اپوگیہ (اکتھ) من بانی کا وشے اور پرم اُتکرشٹ بناتے ہیں۔ اس آتم سکھ کو میں کیسے جان سکونگا۔ وہ پرکاش سروپ ہے۔ وہ میری بدھی کا دشئے کیسے ہوگا۔ یا نہیں ہوگا۔

منتر ۱۵۔ وہاں سوریہ پرکاشت نہیں ہوتا۔ چندرما اور تارے بھی نہیں

چمکتے۔ اور نہ یہ بجلی ہی چمکاتی ہے۔ پھر اس اگنی کو تو بات ہی کیا ہے۔ اس کے پرکاشمان
ہوتے ہوئے ہی سب کچھ پرکاشت ہوتا ہے۔ اور اس کے پرکاش سے ہی یہ سب کچھ
بھاستا ہے۔

ویاکھیا:- یہ منتر منڈک اُپنشد میں بھی آیا ہے۔ اس میں آتما کو سوئم جیوتی۔
پرکاش سروپ دکھلایا گیا ہے۔ جو خود پرکاش سوروپ ہو۔ وہ دوسرے کی روشنی کا محتاج
نہیں ہو سکتا۔ وہ دوسروں کو پرکاش دیتا ہے۔ جس طرح سوریہ سوئم پرکاش سروپ
ہے۔ وہ اپنے پرکاش سے پرکاشت ہوتا ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے کسی دوسری روشنی
کی ضرورت نہیں۔ جس پرکار جہاں سورج پرکاشمان ہوتا ہے۔ وہاں نہ دیپک جلتے
ہیں۔ نہ لیمپ کی ضرورت ہوتی نہ چاند اور ستارے ہی وہاں چمکتے ہیں۔ بلکہ سورج کی
روشنی آتے ہی دیپک بجھ جاتے ہیں۔ چاند اور ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے
یہاں تک کہ ستارے دکھائی نہیں دیتے۔ حالانکہ وہ دن بھر موجود رہتے ہیں۔ اسی
پرکار یہ آتما پرکاش سوروپ ہے۔ سوئم جیوتی ہے۔ آپ سے آپ پرکاشت ہے
اس کا سوئم جیوتی ہونا سوپن اوستھا میں ثابت ہوتا ہے۔ جب یہ پرش سو جاتا ہے
تو سوپن کا ایک سنسار اُتپن کرتا ہے۔ جس میں پرتھوی جل وایو آکاش سوریہ چندرما
ستارے ندیاں پہاڑ وغیرہ سب کچھ تیار ہو جاتا ہے۔ اور وہی پرش خود اپنا ایک شریر
بنا کر اس سے سب درشیہ کو دیکھتا ہے۔ سوپن کے سوریہ چاند ستاروں کو پرکاش کہاں
سے ملتا ہے۔ کس کے پرکاش سے وہ اور دیگر سوپن پدارتھ پرکاشت ہوتے ہیں۔
وہاں سوائے اس سوئم جیوتی آتما کے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ تو یہی سدھ ہوتا ہے۔ کہ
وہ سب آتما کے پرکاش سے پرکاشت ہوتے ہیں۔

جس طرح سوریہ کے پرکاش کے سامنے باقی سارے پرکاش ماند پڑ
جاتے ہیں اسی طرح اس آتما کے پرکاش میں سوریہ چاند ستاروں کا پرکاش ماند پڑ جاتا

ہے۔ اسی لئے یمراج نے کہا۔ کہ وہاں نہ سوریہ پرکاشت ہوتا ہے نہ چاندستارے ہی چمکتے ہیں۔ نہ بجلی ٹمٹماتی ہے اور اگنی کا تو ٹھکانہ ہی کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سارے بھونک پرکاش جس سے پرکاش ادھار لئے ہوئے ہیں۔ اس پرکاش پنج کو کیونکر پرکاشت کر سکتے ہیں۔ آتما کے پرکاش سے یہ سب پرکاشت ہو رہے ہیں۔ اور جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ اور جو کچھ ہم دیکھتے ہیں۔ وہ سب آتما کے پرکاش سے ہی بھاست ہوتا ہے۔ آتم پرکاش کے بنا کچھ بھی بھاسمان نہیں ہو سکتا۔ جیسے مردے کے حق میں تمام بھومک روشنیاں بیکار ہیں۔ اور اسے کچھ بھی بھاست نہیں ہوتا۔ یہ آتم خود ہی درشٹا ہے۔ اور اپنے پرکاش سے پرکاشت درشیہ کو دیکھتا ہے۔ اسے نچکیتا۔ تم اس آتم جیوتی کو انوبھو کرنے کا کرنے کا یتن کرو۔

دوسرا ادھیائے دوسری ولی سماپت ہوئی

کٹھ اوپنشد دوسرا ادھیائے

تیسری ولی

منتر ۱ ۔ جس کا مول اوپر کی اور شاکھائیں نیچے کی اور ہیں۔ ایسا یہ اشوتھ برکش سناتن ہے۔ وہی وشدھ جیوتی سوروپ ہے۔ وہی برہم ہے۔ وہی امرت کہا جاتا ہے۔ سمپورن لوک کیں آشرت ہیں۔ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ یہی نسچے وہ برہم ہے۔

وا کھیا ۔ اس منتر میں یہی کا ... ایک ... کی ... ونن کرنے کی چیشٹا کی گئی ہے۔ ہم سنسار میں پیپل کا برکش دیکھتے ہیں۔ کس قدر وشال کائے کتنا

وستار کیت ۔ کتنی بڑی بڑی جڑیں چاروں اور پھیلی ہوئی ہیں اور کتنے ہی بھوت پرانیوں کا آشرہ استھان ہوتا ہے ۔ پرنتو اس کی جڑیں پنیچے ہوتی ہیں ۔ اور شاکھائیں اوپر ہوتی ہیں ۔ اسی برکش کو الٹا کرکے دیکھیں تو اس منتر کا آشئے سپشٹ ہو جائے گا جو پربرہم پرم جیوتی سوروپ اکھنڈ ایک رس ادویت انادی اور سناتن ہے اجر امر وشدھ اجنما اور اوناشی ہے ۔ جو سروبھوت پرانیوں ارتھات سجیو نرجیو ۔ چیتن اور جڑ چراچر ۔ ستھاور جنگم ۔ ستھول اور سوکشم ۔ درشٹ اور ادرشٹ ۔ سب کا آدھار اور ادھشٹان ہے ۔ وہی اس الٹے پیپل برکش کی بھانتی ساکشات ہست اور موجود ہے ۔ اگیانی اسے سنسار کہتے ہیں ۔ بھگت اسے کرتار کہتے ہیں ۔ گیانی اس کو پربرہم کہتے ہیں ۔

اس اشوتھ کا مول اوپر کی اور ہے ۔ ارتھات گپت اور ادرشٹ اویکت ہے ۔ کیول اس کی شاکھائیں پنیچے کی اور ہیں ۔ یعنی ویکت اور درشٹی گوچر ہیں ۔ اس کا آد اور انت کا کوئی پتہ نہیں یہ انادی اور اننت ہے ۔ سمپورن لوک کا یہ آشرہ وادھشٹان ہے ۔ لوک اس کے اندر ادھیست ہیں ۔ کوئی بھی لوک اس کا اتی کرمن نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ ادھیست اپنے ادھشٹان سے باہر کہیں کوئی ہستی ہی نہیں رکھتا ۔ جس طرح مٹی کا گھڑا مٹی کا اتی کرمن نہیں کر سکتا ۔ مٹی کے باہر جا نہیں سکتا ۔ مٹی کے علاوہ اس کی کوئی ستا ہی نہیں ہوتی ۔ اسی طرح سمپورن لوک پربرہم میں ادھیست ہیں ۔ ان کی اپنی کوئی ستا نہیں ۔ اس لئے یہ اپنے ادھشٹان کا اتی کرمن نہیں کر سکتے ۔ یہی برہم ہے ۔ اسی آشئے کا یہ شلوک بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے میں آیا ہے ۔ پیپل برکش کا ہی درشٹانت دیا گیا ہے ۔

منتر ۲ ۔ یہ جو کچھ سارا جگت ہے ۔ پران برہم میں ہی ... اوپر اٹھا کر

... اوپر اٹھے ہوئے وجر کے سمان ہے ۔ جو اسے جانتے

ہیں۔ امر ہو جاتے ہیں۔

ویاکھیا:۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ سرشٹی کے سارے کاریہ نہایت معقول ڈھنگ سے اور نیم پورک ہو رہے ہیں۔ سورج چاند ستارے گرہ نکشتر پرتھوی منگل بدھ آدی سبھی نیم بدھ ہیں۔ سارا سنسار ہی جو کہ پربرہم سے پرادربھوت ہوا ہے۔ پورن روپ سے انوشاسن میں کاریہ کر رہا ہے۔ جس طرح روز مرہ کے جیون میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مالک اپنے کام کی نگرانی کر رہا ہوتا ہے تو اس کو دیکھ کر اس کے بھے سے سارے کاریہ کرتا اپنا اپنا کاریہ تت پرتا اور سچار و روپ سے کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ایسا انومان ہوتا ہے کہ پربرہم پرمیشور بڑا بھے روپیا ہے اور بجر ہاتھ میں اٹھائے ہوئے اس سارے سنسار اور اس کے ادھشٹاتری دیوتاؤں اور کاریہ کرتاؤں کی دیکھ ریکھ کر رہا ہے۔ اور وہ سب اس کے بھے سے اپنا نیکت کاریہ نیم انوسار ڈھنگ سے کر رہے ہیں۔

ایسا جو پربرہم ہے۔ اس کے گیان کا پھل یہ ہے کہ جو اس کو جان جاتے ہیں۔ وہ امر د مرتیو سے پرے یا رہت) ہو جاتے ہیں۔ شریر مرن دھرما ہے اور آتما امر ہے برہم کو جان کر یہ برہم ہی ہو جاتا ہے۔ ایسا شرتی کہتی ہے۔ اس لئے وہ شریر سے نیارے اسنگ ہو کر امرت سوروپ آتما ہی ہوتے مرتیو کو لانگھ جاتے ہیں۔ مرتیو ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ **چوپائی**۔

دیہہ کے اندر رہیا سمائی ۔ دیہہ وکار سے نیارہ رہائی
دیہہ کے ناش سے ناش نہ ہوئی ۔ سدا اجنما اکھید اکھوئی
جس جانا سو جانے پرتاپ ۔ امرت پیئے ست نام کا جاپ
مرتک روپ سے امر دیا یا ۔ سرب پرکاش ٹھاکر ورسایا
پرم گتی تب جیو نے پائی ۔ پربھ کے چرن جب لین سمائی

(مہاتما منگت رام)

منتر ۳۔ اس کے بھے سے اگنی تپتا ہے۔ اسی کے بھے سے سورج تپتا ہے۔ تتھا اسی کے بھے سے اندر وایو اور پانچواں مرتیو دوڑتا ہے۔

ویاکھیا:۔ دوسرے منتر میں برہم کا جو مہان بھے روپ ورنن کیا ہے۔ اسی کی پشٹی میں یہ منتر ہے۔ اگر ان لوکپالوں اور دیوتاؤں کے کاریہ کرم کا نیمن کرنے والا نیامک ایشور نہ ہوتا۔ تو اگنی سوریہ اندر وایو اور مرتیو یہ پانچوں کیونکر نیم بدھ ہو کر کام کرتے ہیں۔ چونکہ سمست شکتیاں سنسار میں نیم پوروک کاریہ کر رہی ہیں۔ اور ان میں ہر یہ کار سے انو شاسن دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی سے یہ انومان ہوتا ہے کہ وہ سب کسی ایک مہان شکتی کی پریرنا سے ہی کاریہ کر رہی ہیں۔ اپنے آپ میں سوتنتر نہیں ہیں ورنہ ان کے کاموں میں تال میل نہ ہو کر بے سراپن ہوتا۔ اور یہ شکتیاں ایک دوسرے کی بادھک ہوتیں اب یہ پرمیشور کے حکم کے انوسار اپنے اپنے کاموں کو نت پرتی کرتی رہتی ہیں۔ گورو نانک دیوجی نے فرمایا ہے۔

حکمے اندر سب کو باہر حکم نہ کوئی۔ نانک حکمے جو بوجھے تاں ہوئیں کرے نہ کوئے

مہاتما منگت رام جی نے پربھو کی لیلا کا اس پرکار ورنن کیا ہے۔

چندر سورج جوتی پرکاش — تارا منڈل آکاس بلاس
دوس رین رت پچھ ماس — اچرج لیلا دھاری ابناس
تھل کے بیچ جل رچینا — جل کے بھیتر اگن ارمینا
اگن ماہیں وایو پرکاسے — وایو اندر آکاس بلاسے
سکل بھوت کو چکر چڑھاوے — سکل جنت کو بہو رنگ دکھلاوے
جڑ مایا کو پرکاش کینا — سرب اتیت آپ رمینا

منتر ۴۔ یدی اس دیہہ میں اس کے تیاگ سے پوروہی برہم کو نہیں جان

پایا۔ تو ان جنم مرن شیل لوکوں میں شریر بھاؤ کو پراپت ہونے میں سمرتھ ہوتا ہے۔

ویاکھیا:- مطلب صاف ہے ۔ اگر جیو نے منش شریر کو پراپت کر کے اس شریر کے ناش سے پہلے یعنی جیون میں پار برہم پرمیشور کا ساکشات کر لیا تو برہم سوروپ ہی ہوتا ہوا آواگون کے چکر سے آزاد ہو گیا۔ ارتھات نروان پد یا موکش کو اس نے پا لیا۔ اگر اس جیون میں برہم کو نہیں جانا۔ یا اپنے ست سوروپ کی سوجھی پراپت نہیں کر سکا۔ آتم ساکشاتکار کے بغیر ہی شریر پات ہو گیا۔ تو نشچے ہی آواگون کے چکر میں پڑا۔ پھر دوسرے شریروں کی پراپتی کر لیتا ہے ۔ اس لئے شریر پات سے پورو ہی آتم گیان پراپت کر لینا چاہئے ۔

منتر ۵ ۔ جس پرکار درپن میں اسی پرکار نرمل بدھی میں آتما کا درشن ہوتا ہے ۔ جیسا سوپن میں ویسا ہی پتری لوک اور جیسا جل میں ویسا ہی گندھرو لوک میں اس کا بھان ہوتا ہے ۔ کنتو برہم لوک میں، تو چھایا اور پرکاش کے سمان انوبھوت ہوتا ہے ۔

ویاکھیا:- جس پرکار صاف شیشے میں ہم اپنا منہ بالکل صاف دیکھ سکتے ہیں اسی پرکار شریر میں نرمل ہوئی بدھی کے دوارا ہم آتما کے سپشٹ ساکشات درشن کر سکتے ہیں ۔ پرنتو منش لوک کے اتیرکت دوسرے لوکوں میں کیا پتری لوک اور کیا گندھرو لوک اور کیا دوسرے دیولوک ان سب میں آتما کا سپشٹ بھان نہیں ہوتا جس طرح سوپن میں اتھوا جل میں ہم اپنا مکھ صاف نہیں دیکھ سکتے۔ کارن کہ ان لوکوں میں جیو دھرم شاستر کے انوسار کئے اپنے شبھ کرموں کے پھل بھوگ میں آسکت ہوتے ہیں۔ اتھوا ان لوکوں میں جیون بھوگ پرائن ہی ہوتا ہے ۔ اور یہ نشچے ہے ۔ کہ بھوگ سب ناشوان ہیں ۔ ان سے ستھائی سکھ پراپت نہیں ہو سکتا۔ شاستر کہتا ہے ۔ کہ برہم لوک میں جا کر جیو کو اپنے سروپ کا ساکشات انوبھو ہوتا ہے ۔ پرنتو برہم لوک کی پراپتی اتنی سہل نہیں ہوتی۔

اس لئے شرتی کا آشئے یہ ہے۔ کہ بھائی۔ آگے کا کوئی بھروسہ نہیں۔ آگے پیچھے سب اندھیرا ہے۔ اس جنم میں تمہیں بدھی پراپت ہوئی ہے تم ست کرموں کو دھارن کرکے انتہ کرن کی شدھی کرو۔ اور ست نام کے سمرن بھجن سے من کی چنچلتا کو دور کرو۔ ایکا گرمن اور نرمل بدھی دوارا اسی جنم میں اور ابھی آتما کا ساکشات کار کرلو۔ آتم گیان کا یہی نقد پھل ہے۔ سنسار میں پھر گیا نوان جیون مکت ہوکر وچرو سوئم سکھی ہوکر دوسرے پرانیوں میں سکھ شانتی کا سنچار کرو۔ یہی مہان پرشوں کا مارگ ہے۔

دوھا:۔ نام نیر سے دھوئیے من کا سکل وکار
منگت نرمل ہوئے کے پائیے درس مرار

منتر ۶۔ الگ الگ بھوتوں سے اُتپن ہونے والی اندریوں کو جو وبھن بھاؤ تھا اُن کی اُتپتی اور پرلے ہے۔ اُنہیں جان کر بدھیمان پرش شوک نہیں کرتا۔

ویاکھیا:۔ اس شریر میں سارا کام من بدھی اور اندریوں دوارا سمپن ہوتا ہے۔ آتما تو کیول ساکشی درشٹا ہے۔ جب شاریرک جیون کا نریکشن کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شریر ۵ مہا بھوتوں کا کاریہ یعنی رچا ہوا ہے۔ ان ہی بھوتوں کے خالص ستوگن انش سے من بدھی چت اہنکار روپی انتہ کرن کی رچنا ہوئی ہے۔ پھر اندریوں کی اتپتی بھی بھوتوں سے ہی بنائی گئی ہے۔ جیسے آکاش سے شروتر (کان) وایو سے توچا۔ اگنی سے نیتر۔ جل سے رسنا (زبان) پرتھوی سے گھران (ناک)۔ جاگرت اوستھا میں اتھوا سوپن اوستھا میں ان اندریوں کا اودے اور سوشپتی میں ان کا است یا پرلے ہوتا ہے۔ ان اندریوں کے وبھن کاریہ یعنی اپنے اپنے وشیوں میں رمن کرنا۔ شروتر کا شبد شرون۔ توچا کا سپرش (چھونا) نیتر کا روپ دیکھنا رسنا کا رس لینا گھران کا بو لینا۔ یہ بھی ۵ بھوتوں کا کھیل ماتر ہے۔ کیونکہ جس طرح اندر

بھوتوں کا کاریہ ہیں۔ اسی طرح ان کا وشئے بھی ان ہی بھوتوں کا کاریہ ہیں۔ جیسا کہ
نیچے دکھایا گیا ہے۔

نام مہابھوت	اندریہ	وشئے
آکاش	شروتر	شبد
وایو	توچا	سپرش
اگنی	نیتر	روپ
جل	رسنا	رس
پرتھوی	گھران	گندھ

کارن چونکہ کاریہ میں پرنیت ہوتا ہے کاریہ
کارن روپ ہوتا ہے۔ کان شبد کے اندر
رمن کرتا ہے گویا آکاش خود ہی کان ہے
خود ہی شبد ہے۔ آکاش اپنے آپ میں
لیلا کرتا ہے۔
وایو توچا روپ ہو کر سپرس کرتا ہے۔ گویا
وایو خود ہی توچا ہے خود ہی سپرش ہے۔ یہ وایو کی لیلا ہی ہے۔

اسی طرح دوسرے اندریہ اور وشیوں کے سنیوگ کے بارے میں جان لیویں
جب ایسی اوستھا ہے۔ کہ یہ سب بھوتوں کا ہی کھیل ہے۔ کوئی کریا دراصل سدھ نہیں
ہوتی۔ تو کرتا اور بھوگتا کہاں سدھ ہو سکتا ہے۔ شرتی کہتی ہے۔ جو اس پرکار شریر
میں بھوتک لیلا کو جان لیتا ہے۔ آتما کو اسنگ ساکشی نرگن کر کے دیکھتا ہے۔ گن ہی
گنوں میں برتتے ہیں۔ ایسی جس کی مانیتا ہو چکی ہے۔ وہ دھیر آتم درشٹی پرش پھر
شوک نہیں کرتا۔ ایک اور شرتی ہے "ترتی شوک آتم وت" آتم دیتا پرش شوک
پار کر جاتا ہے منتر ۷۔ اندریوں سے من پرے ہے۔ من سے بدھی سریشٹ ہے۔ بدھی
سے مہتو بڑھ کر ہے۔ اور مہتو سے اویکت اُتم ہے۔

منتر ۸۔ اویکت سے بھی پرش سریشٹ ہے۔ اور وہ ویاپک تھا اُلنگ
ہے۔ جسے جان کر منش مکت ہوتا ہے۔ اور امرتو کو پراپت ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا:۔ یہ دونوں منتر پہلے ادھیائے تیسری ولی میں منتر ۱۰، ۱۱ میں

آچکے ہیں ۔ ان کی وستار پوروک ویاکھیا وہاں دیکھ لیں۔ یہاں اتنا ہی دہرا دیا جاوے کہ ستھول سے سوکشم سریشٹ ہوتا ہے ۔ اندریوں سے من سریشٹ ہے ۔ کیونکہ من اندریوں کا درشٹا ہوکر کاریہ کرتا ہے ۔ اندریہ اس کی درشیہ ہوتی ہیں ۔ من کے بغیر اندریاں بیکار ہوتی ہیں ۔ اس لئے اندریوں سے من پرے ہے ۔ بدھی من سے پرے یا سریشٹ ہے ۔ کیونکہ بدھی من پر انکش رکھتی ہے ۔ بدھی کی پریرنا سے من کاریہ کرتا ہے ۔ بدھی میں مہتو سے پریرنا ہوتی ہے ۔ مہہ تتو سمشٹی بدھی کو کہتے ہیں ۔ اسلئے بدھی سے سریشٹ ہے اور مہہ تتو سے اویکت اتم ہے ۔ اویکت سے پرش آتما سریشٹ ہے ۔ آتما سرو ویاپک وبھوچن اور آکار سے نیارہ ہے ۔ اس آتما کو جان کر منش موکش کو پراپت ہوتا ہے ۔ اور امر پد پا جاتا ہے ۔ یعنی جنم مرن کے چکر سے مکت ہو جاتا ہے ۔ جب تک اپنے کو آتما نہیں جانا تھا ۔ شریر کو ہی اپنا آپ مانتا تھا ۔ اور اپنے میں جنم مرن دیکھتا تھا ۔ پن پاپ دیکھتا تھا ۔ نرک سورگ کا ڈر اس کے دل میں بیٹھا تھا ۔ لیکن جونہی اس نے آتم تتو کو جانا ۔ شریر کا ابھمان ناش ہو گیا ۔ آتما شریر کے دھرموں سے نیارہ اسنگ اور الیپت انوبھو کیا ۔ تو مریتو کا بھے کافور ہو گیا ۔ یہی امر پد پراپتی ہے ۔ اس لئے آتما کو امرت بھی کہتے ہیں ۔

منتر ۹ ۔ اس آتما کا روپ درشٹی میں نہیں ٹھہرتا ۔ اُسے نیتر سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا ۔ یہ آتما تو من کا نیمن کرنے والی ۔ ہردیہ میں استھت ۔ بدھی دوارا منن روپ سمیک درشن سے پرکاشت ہے ۔ جو اُسے جانتے ہیں ۔ وہ امر ہو جاتے ہیں ۔

ویاکھیا :۔ آتما کیونکر جانا جاتا ہے ۔ اسی وشے پر یہ منتر ہے ۔ اس مہان اور وبھو آتما کا روپ منش کی نظر میں نہیں سما سکتا ۔ نہ ہی اُسے کوئی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے ۔ ارتھات وہ سرو اندریوں اور من سے بھی اُپلبدھ نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ جو من

اور اندریوں کے سمپرک سے جانا جاتا ہے۔ وہ تو سب آکار اور وکار والا ہوتا ہے۔ آتما نراکار اور نروکار ہے۔ پھر یہ آتما کیونکر جانا جاتا ہے۔ یہ راج کہتے ہیں۔ یہ آتما اس بدھی دوارا پرکاشت ہوتا ہے۔ جو من کا نینترن کرتی ہے۔ ارتھات من پر قابو کر کے اُسے سنکلپ وکلپ شونیہ کر دیتی ہے۔ یہی من کا نمن ہے۔ ہردیہ میں استھت ہے۔ منن کرتے کرتے جب بدھی سماہت ہو جاتی ہے ایسی سم اور اُدول بدھی میں آتما سمیک درشن روپی پرکاش ہوتا ہے۔ جو اس پرکار منن اور ندھیاسن دوارا آتما کا ست انوبھو کرتے کرتے ہیں۔ وہ مرتیو سے پار ہو جاتے ہیں۔ امرتو پراپت کرتے ہیں۔ یعنی جنم مرن کے چکر سے رہت ہوتے ہیں۔

منتر ۱۰ ۔ جس سمے پانچوں گیان اندریاں من کے سہت آتما میں ستھت ہوتی ہیں۔ اور بدھی بھی چیشٹا نہیں کرتی۔ اس اوستھا کو پرم گتی کہتے ہیں۔

ویاکھیا: ۔ پرم پد یا پرم گتی کس کو کہتے ہیں۔ یہ بتلا رہے ہیں۔ کہتے ہیں پرم گتی اس اوستھا کا نام ہے۔ جب پانچوں گیان اندریاں اپنے اپنے وشیوں سے الگ رہ کر فارغ ہوتی ہیں۔ اور من سنکلپ وکلپ سے رہت ہو کر ایکاگر ہوتا ہے چت ورتیوں کا نرودھ ہو جاتا ہے۔ بدھی سماہت ہو کر چیشٹا سے رہت ہوتی ہے آتم چنتن کی اس ادبھوت اوستھا کو پرم گتی یا یوگ کہتے ہیں۔

گیان کے جگیاسو یہ بھلی پرکار نوٹ کر لیں۔ کہ آتما کو جاننے کی یا ساکشات کار کرنے کی ساری گاتھا کیول کتھن سے یا بدھی کی مشق سے پوری نہیں ہوتی: بلکہ جیسا کہ اوپر کے منتر میں درشایا گیا ہے۔ باقاعدہ سمرن بھجن آتم چنتن کا سادھن کر کے ہر سادھک کو اندریوں کو قابو کر کے وشیوں سے روکنا ہوگا۔ من کو سنکلپ شونیہ کرنے کے لئے منن و سمرن کرنا ہوگا۔ اور چت ورتی نرودھ کے لئے یوگ کا ادھیاسی ہونا پڑے

گا۔ جب تک یہ ساری سادھنا پوری نہیں ہوتی۔ بدھی چیشٹا رہت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی پرم پدیا پرم گتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ جس سے منش امر ہو جاتا ہے۔ اس لئے گیان کتھن ماتر ہی نہ سمجھیں۔ بلکہ منن کریں اور ندھیاسن یعنی آتم چنتن کریں۔ تاکہ پرم شانتی پراپت ہو کر جیون مکتی کا آنند لے سکیں۔

منتر ۱۱۔ اس ستھر اندریہ دہارنا کو ہی یوگ کہتے ہیں۔ اُسے سے پرش پرماد رہت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یوگ ہی اُتپتی اور ناش روپ ہے۔

ویاکھیا:۔ جس استھتی کا منتر ۱۰ میں ذکر ہوا ہے۔ یعنی جس سے اندریاں من کے سہت آتما میں استھت ہوتی ہیں۔ اور بدھی چیشٹا نہیں کرتی۔ بلکہ سم اوستھا میں نشچل بھاؤ سے ستھر ہو جاتی ہے۔ اسی اوستھا کو اس منتر میں ستھر اندریہ دھارنا کہا گیا ہے۔ اور اسی کو یوگ کہتے ہیں۔ حالانکہ آتم تتو ایک اور ادویت ہے۔ اس کا کسی سے ملن (ملاپ) تو ہوتا نہیں۔ بلکہ سرو دکھ نورتی روپی ویوگ ہوتا ہے۔ پھر بھی اس دھارنا کو یوگ کہتے ہیں۔ یوگی پرش اس اوستھا میں پرماد سے رہت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بدھی سمتا پد کو پاکر نردوند ہو کر ہی نشچت ہوتی ہے۔ اور اس سے آتم پرکاش سے بھرپور ہوتی ہے۔ اور پرماد کا کوئی کارن وہاں باقی نہیں رہتا۔ پھر بھی رشی یہاں چتیاونی دے رہے ہیں۔ کہ یوگ کی اوستھا جس میں اندریہ۔ من اور بدھی استھر ہو جاتے ہیں۔ سو بھاؤ سے اتپتی اور ناش روپ ہے یعنی یہ اوستھا سو بھاؤ سے اُدے اور است ہونیوالی ہے۔ جو وستو کرترم سادھن سے اُتپن ہوتی ہے۔ وہ نیتہ نہیں ہو سکتی۔ وہ پرنامی ہوتی ہے۔ یہ ستھر اندریہ دہارنا روپی یوگ کٹھن سادھنا اور تپ کے دوارا اُتپن ہوتا ہے۔ اور اگر اس سادھنا میں تھوڑی ڈھیل آجائے۔ یا پرماد وش سادھنا یا تپ کا تیاگ ہو جاوے تو یہ یوگ ناش کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ارتھات یوگی کی وہ آتم اوستھا گم ہو جاتی ہے۔ یہی کارن ہے کہ۔

یوگی لوگ بت سئے تین کرکے لمبی سے لمبی سمادھی لگاتے ہیں ۔ کیونکہ جب سمادھی سے اتھان ہوتا ہے ۔ تو اندریوں کی ستھر دہارنا بھی نہیں رہتی ۔ بلکہ باہری وا تا درن کا اور انتر یو سنکلپوں کا پربھاؤ اندریوں اور من کی ستھرتا کو ہر لیتا ہے ۔ جس سے یوگ کا دیوگ ہوتا ہے ۔ اور یوگی دکھی ہوتا ہے ۔ اس لیئے یوگ میں پرماد نہیں کرنا چاہیئے ۔

وچاروں کی پربلتا سے اور درڑھ برہم ابھیاس سے ستھر اندریہ دہارنا کی اوستھا سوبھاوک روپ سے بن جاتی ہے ۔ اور بغیر سمادھی لگائے ہی یوگ کی وہ اتم اوستھا منش کو سہج میں ہی ہرسمے پراپت رہتی ہے ۔ جس کو سہج سمادھی کہتے ہیں ۔ یہ اوستھا اُتپتی اور ناش سے رہت ہے ۔ لہٰذا گیانی کو سہج اوستھا پراپت کرنی چاہیئے ۔

منتر ۱۲ ۔ وہ آتما نہ تو بانی سے نہ من سے اور نہ نیتر سے ہی پراپت کیا جا سکتا ہے ۔ ایسا کہنے والوں سے انیتر کس پرکار اُپلبدھ ہو سکتا ہے ۔

وِیاکھیا ۔ آتما کی پراپتی یا اپلبدھی کے وشئے میں یہ منتر ہے ۔ اگر وچار کیا جاوے تو پراپتی دوریت میں ہوتی ہے ۔ پراپتی کہو یا اُپلبدھی ۔ مطلب تو یہ ہے ۔ کہ یہ پرش اپنا واستوک سروپ بھول گیا ہے ۔ اور شریر میں ہی آتم بدھی کرنے لگا ہے ۔ شریر ہی میں ہوں ۔ ایسا مانتا ہے ۔ شریر کے ادھیاس سے انیک واسنائیں اُٹھاتا ہے ۔ جب اپنی من چاہی دستو کو نہیں پاتا بڑا دکھی ہوتا ہے ۔ اور یہ دکھ کا ہی پربھاؤ ہے ۔ کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوتا ہے کہ اس سنسار کا کوئی کرتا ہے ۔ جو رازق ہے ۔ خالق ہے رکشک ہے ۔ سروگیہ اور سروشکتیمان ہے ۔ کرپالو اور دیالو ہے ۔ آنند کا بھنڈار ہے ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہردیہ میں شردھا اور پریم اُمڈ آتا ہے ۔ اب وہ وشواس کرتا ہے ۔ کہ پربھو ہے اور دیا کا ساگر ہے ۔ اور پریم سے بلانے پر ضرور آتا ہے ۔ ایسے ست وشواش کو دھارن کرکے بھگت پرم پتا پرماتما کو پا لیتے ہیں ۔ مگر جن کے اس قسم

کا وشواس ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کو اس پار برہم کی اپلبدھی کیونکر ہو سکتی ہے۔
رشی کہتے ہیں۔ کہ وہ آتما نہ تو بانی سے مل سکتا ہے۔ نہ من سے کوئی اس کو دیکھ
سکتا ہے۔ اور نہ نیتروں سے اس کا درشن ہو سکتا ہے۔ ارتھات وہ اندریوں
اور من سے بہت پرے ہے۔ پان بدھی دوارا وویک کا آشرہ کرکے جو چاردان
سنسار کی سبھی وستوؤں میں چراچر اور ستھاور جنگم میں اس آتما کو ست سروپ ستا ماتر
جانتے ہیں۔ جیسے یہ مکان ہے۔ گائے ہے۔ کتاب ہے۔ جگت ہے۔ "یہ ہے پنا"
ہی برہم کا یا آتما کا استی پد ہے۔ وہ "ہے" ایسا کہنے والے گویا برہم کے استی پد کے درشن
کرتے ہیں۔ یہی آتما کا دیکھنا یا پراپت کرنا ہے۔ است سے ست کی اُتپتی نہیں۔ اور جو
ست ہے۔ وہ ناش نہیں ہو سکتا۔ پرنتو جو سمجھتے ہیں۔ اس جگت کا کوئی کرتا نہیں۔
بظاہر ناشوان اور کاری وستوں کا کوئی اوناشی اور نرد کار آشرہ و آدھار کوئی
نہیں۔ ان کو اس آتما کی اپلبدھی کیونکر ہو سکتی ہے۔ یعنی نہیں ہو سکتی۔

منتر ۱۳۔ وہ آتما "ہے" اس پرکار ہی اُپلبدھ کیا جانا چاہیے۔ تتھا اُسے
تتو بھاؤ سے بھی جاننا چاہیے۔ ان دونوں پرکار کی اپلبدھیوں میں سے جسے "ہے"
اس پرکار کی اُپلبدھی ہو گئی ہے۔ تتو اس کے ابھی مکھ ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا:۔ آتما کی اُپلبدھی کا پرسنگ چل رہا ہے۔ جیسا کہ اوپر ورنن ہوا۔
"ہونا" "ہے" یہی استی پد کا چن ہیں۔ یاد رہے۔ کہ است متھیا کا وجود نہیں ہوتا۔ اور
جہاں "ہے" یا ہونا سدھ ہوتا ہے۔ وہ است نہیں ہو سکتی۔ استی بھاتی پریہ یعنی ہونا۔
بھاسنا اور پیارا لگنا۔ یہ تین آتما کے سوروپ بھوت لکشن ہیں۔ پرنتو استی (ہونا)
ادھار ہے۔ سب سے پہلے یہی سدھ ہوتا ہے۔ اس کے بعد بھاسنا اور پریہ لگنا ستی

کے آشرے سمت ہوتے ہیں۔ اس لئے "استی" "ہے" یا ستا ماتر۔ چینا ترستا ہی ست آتما کا سوروپ ہے۔ اُسے "ہے" اس پرکار ہی اپلبدھ کرنا چاہئے۔ یہی سراج کا کہنا ہے۔ مثلاً جگت ہے۔ جگت نام اور انیک روپ وکاریت ہیں۔ پرنتو جو وستو ماتر اپنی ہستی کو جتلا رہی ہے۔ جو بھاس رہی ہے۔ جو پر یہ بھی لگتی ہے۔ وہ آتما ہے۔ جو وستو بھاستی ہے۔ وہ اپنے ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اس طرح وہ آتما "ہے" اس پرکار اُپلبدھ کیا جاتا ہے۔ اس اُپلبدھی کے ساتھ ساتھ اُسے تتو بھاؤ سے بھی جاننا چاہئے۔ ارتھات منن اور ندھیاسن دوارا آتما کا ساکشات کار کرنا چاہئے۔ اب دو پرکار کی اُپلبدھی میں پہلے "ہے" یا ہونا" ایک پرکار ہے۔ اور تتو بھاؤ سے جاننا دوسرا پرکار ہے۔ سراج کہتے ہیں۔ جس وچاروان جگیاسو کو برہم "ہے" اس پرکار کی اُپلبدھی ہو جاتی ہے۔ اس کو شرتی میں نردشٹ آتما کا تتو بھاؤ اپنے آپ پرگٹ ہو جاتا ہے۔ وچاروان کا وچار اور گیان ابھیاس ہر سمے چلتا رہتا ہے۔ اور اسی ابھیاس کے پھل سوروپ ست سروپ کی وہ اُپلبدھی کر لیتا ہے۔ اور سو بھاوک ریتی سے شدھ بدھی سے کر لیتا ہے۔ جس سے اس کو سہج اوستھا پراپت ہوتی ہے۔ اور وہ جیون مکت ہوتا آنند مگن رہتا ہے۔

منتر ۱۴۔ جس سمے سمپورن کامنائیں جو اس کے ہردیہ میں آشرے کرکے رہتی ہیں۔ چھوٹ جاتی ہیں۔ اُسے سمے وہ مرن دھرما امر ہو جاتا ہے۔ اور اس شریر سے برہم بھاؤ کو پراپت ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا:۔ آتم ساکشات کار سے پہلے اس پرش کے ہردیہ میں انیک پرکار کی کامنائیں رہتی ہیں۔ جب وہ اپنے تتو سروپ کو ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے۔ اور سب کچھ اس کا اپنا ہی ہو جاتا ہے۔ کوئی دوسرا اپنا یا غیر نہیں رہتا۔ تو وہ اچھا یا واسنا کس کی کرے گویا آتم ساکشات کار سے اس کی سمپورن کامنائیں چھوٹ جاتی ہیں۔ وہ آپ

کام ہو جاتا ہے۔ وہ نت ترپت اور پورن سنتشٹ رہتا ہے۔ یراج کہتے ہیں۔ کہ جب پرش اس پرکار نر ورس گنی کو پا لیتا ہے۔ تب وہ جو پہلے اپنے کو جنم اور مرن کے چکر میں جیو مانتا تھا۔ وہ مرن دھرما امر ہو جاتا ہے۔ جس طرح دیپک نروان ہو جاتا ہے اس شریر تیاگ کے پشچات اور شریر کے ہونے ہوئے وہ برہم ہی ہو جاتا ہے۔ اس کی اتکرانتی اور گتی نہیں ہوتی۔ اس کا شریر اپنے مہا کارنوں میں لین ہو جاتا ہے۔

منتر ۱۵۔ جس سمے اس جیون میں ہی اس کے ہردیہ کی گرنتھیوں کا چھیدن ہو جاتا ہے اس سمے یہ مرن دھرما امر ہو جاتا ہے۔ بس سمپورن ویدانتوں کا اتنا ہی آدیش ہے۔

ویاکھیا:۔ جب تک یہ پرش اودیا کام کرم کے آدھین ہوا ایسی پرتیتی کرتا ہے "یہ میرا شریر ہے۔ یہ میرا دھن میرا مکان ہے۔ یہ میرا پریوار ہے"۔ یہی است پرتیتیاں ہی ہردیہ کی گرنتھیاں ہیں۔ برہم ابھیاس دوارا جب اس کو یہ انوبھو پراپت ہوتا ہے میں ست چت آنند سروپ برہم ہوں۔ میں شدھ بودھ سروپ ہوں۔ اس برہم انوبھو سے اس کی است پرتیتیاں اور اودیا روپ گرنتھیاں سب چھن بھن ہو جاتی ہیں۔ اب اُسے کوئی بندھن نہیں رہتا۔ تب یہ پرش امر ہو جاتا ہے۔ برہم بھاؤ کو پراپت ہو کر مرتیو سے رہت ہوتا ہے۔ مرتیو شریر کی تو وشیہ ہوتی ہے۔ پرنتو برہم گیانی اپنے سروپ میں مرتیو وغیرہ نہیں دیکھتا۔ وہ اجر امر اوناشی ہوتا ہے۔ بس سب ویدانت کا اتنا ہی سار اُپدیش ہے۔

منتر ۱۶۔ اس ہردیہ کی ایک سو ایک ناڑیاں ہیں۔ اِن میں سے ایک مورد ھا بھی بھیدن کر کے باہر کی اور نکلی ہوئی ہے۔ اس کے دوارا اوپر کی اُور گمن کرنے والا پرش امرتو (امرپد) کو پراپت ہوتا ہے۔ باقی دھن گتی یکت ناڑیاں اتکرمن کی ہیتو ہوتی ہیں

ویاکھیا:- برہم ودیا کا اُپدیش ۱۵ دیں منتر تک سماپت ہو چکا۔ اب یمراج انکے
وشے میں بتلانے جا رہے ہیں۔ جو ادرڑھ اپروکش گیانی ہیں۔ اور انیہ ودیا یعنی زگن
اُپاسنا کے کسی پرکار کا انوشٹھین کرنے والے ہیں۔ اور اس طرح برہم لوک کی پراپتی کے
ادھکاری ہیں۔ ان کی کیا گتی ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ انو ہردیہ سے ایک سیو ایک ناڑیاں
(ایک سوشمنا اور سو دوسری) نکلتی ہیں۔ سوشمنا ناڑی مستک کا بھیدن کر کے باہر کی طرف
نکلی ہوئی ہے۔ جو سادھک زگن اُپاسنا میں لگے ہوئے ہیں۔ یا جو راج یوگ دوارا
اپنی سرت کو اوپر کی طرف چڑھانے کا ابھیاس کرنے والے ہیں۔ وہ امرپد کو پراپت ہوتے
ہیں۔ وید کے کتھن انوسار ایسے یوگی مہاپرش سوریہ کے دوارا برہم لوک (برہما کے لوک)
میں لے جائے جاتے ہیں۔ اور امانو پرش ان کو سوریہ لوک سے آگے لے جاتے ہیں ایسا ایک
ہوتا ہے۔ برہم لوک کے دویہ بھوگ بھوگنے کے بعد برہما سے برہم اُپدیش گرہن کر کے وہ مکت
ہو جاتے ہیں۔ ان کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔

جو پرش باقی سو ناڑیوں سے شریر کا تیاگ کرتے ہیں۔ ان کی اتکرانتی ہوتی ہے۔
ارتھات وہ پھر اپنے اپنے کرم اور گیان انوسار دوسرے شریروں کو پراپت ہوتے ہیں

منتر ۱۷:- انگشٹھ ماتر پرش جو انتر آتما ہے۔ سرو داجیووں کے ہردیہ دیش
میں ستھت ہے۔ مونج سے سینک کے سمان اُسے دھیریہ پوروک اپنے شریر سے باہر نکالے
اُسے شکر اور امرت روپ سمجھے۔ اُسے شکر اور امرت روپ سمجھے۔

ویاکھیا:- وہ پرم چیتن ستا جو آتم روپ سے سرو داجیووں کے ہردیہ ارتھات
بدھی میں ستھت ہے۔ اس کو اپنے ہردیہ میں ہی انوبھو کرنے کا پریتن منش کو کرنا چاہیے۔
کون سا تین کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے برہمگیہ تتو دیتا پرشوں کا سنگ پراپت کرے
ان کی سیوا کرے ان کو پرسن کرے۔ پھر ان میں گورو بھاونا رکھ کر ان سے اپنی جگیاسا
کے پرشن کرے۔ جو گیانی اُپدیش وہ دیں اس کا پالن کر کے

تتوؤں کا ندھیاسن کرے ۔ اس طرح بڑے دھیرج کے ساتھ دویک شیل بدھی سے اپنے شریر ہیں شریر سے پرتھک کر کے اپنی آتم ستا کا انوبھو پراپت کرے۔ جس طرح بڑی چترائی سے مونج سے سنیک نکالتے ہیں۔ اس طرح بڑی ہوشیاری سے سادھن سمپن ہو کر اندریوں من کا سینم کرکے بڑے پریم اور شردھا کے ساتھ آتم انوبھو پراپت کرے۔ اس آتم تتو اپنے نج سوروپ کو پرم شدھ شبھر اور امرت روپ جانے۔ نیراکتی ادھیائے کی سماپتی کی سوچک ہے۔

منتر ۱۸ ۔ مرتیو کی کہی ہوئی اس وِدّیا اور سمپورن یوگ ودھی کو پاکر نچکیتا برہم بھاؤ کو پراپت ورج ودہرم (دھرم) شونیہ اور مرتیو ہین ہو گیا دوسرا بھی جو کوئی ادھیاتم تتو کو اس پرکار جانے گا۔ وہ بھی ویسا ہی ہو جائے گا۔

ویاکھیا:۔ رشی کہتے ہیں۔ یراج کے برہم ودیا کے اپدیش سے اور یوگ ودھی کی کمائی کرکے نچکیتا برہم بھاؤ کو پراپت ہو گیا۔ اور دھرم ادھرم شونیہ ہو کر امرپد پا گیا۔ جو کوئی اور بھی اس کی طرح اس ادھیاتم تتو کو بھلی پرکار جانے گا۔ وہ بھی نچکیتا کی طرح دھرم ادھرم شونیہ ہو کر برہم پراپتی دوارا مرتیو ہین امر ہو جائے گا۔

منتر ۱۹ ۔ پرماتما ہم (اچاریہ وششا) کی دونوں کی ساتھ ساتھ رکشا کریں۔ ہمارا ساتھ ساتھ پالن کریں۔ ہم ساتھ ساتھ ودیا سمبندھی سامرتھ پراپت کریں۔ ہمارا ادھین کیا ہوا تیجسوی ہو۔ ہم دویش نہ کریں۔ اوم شانتی شانتی شانتی ۔

نوٹ:۔ یہ اس اپنشد کا پاٹھ ہے۔ جو پہلے اور آخر میں پڑھا جاتا ہے۔

(کٹھ اپنشد کی ویاکھیا سماپت ہوئی)

دہردون مورخہ
[illegible]

منتِ بانی

(۱) گورو تیغ بہادر صاحب۔

کاہے رے بن کھوجن جائی۔
سبرب نواسی سدا الیسپا۔ تو ہے سنگ سمائی۔
پہپ میں جیون باس بسنت ہے مکر میں جیون چھائی
تیسے ہی ہری بسے نرنتر۔ گھٹ ہی کھوجو بھائی!
باہر بھیتر ایکو جانو۔ یہہ گورو گیان بتائی!
جن نانک بن آپا چینے۔ مٹے نہ بھرم کی کائی!

جو نر دکھ میں دکھ نہ جانے۔
سکھ سینہ اور بھے میں جاکے کنچن ماٹی جانے!
نہیں نند ناہیں استت جاکے۔ لوبھ موہ ابھمانا!
ہرش شوک تے رہے نیارو۔ ناہیں مان اپمانا!
اشا منسا سکل تیاگے جگتے رہے نراسا!
کام کرودھ جیہہ پرسے ناہیں تے گھٹ برہم نواسا
گورو کرپا جیہہ نر پے کینی۔ تے ایہہ جگت پچھانی!
نانک لین بھیو گو بند سہوں۔ جیون پانی سگ پانی

---

(۲) سنت کبیر صاحب

سادھو سہج سمادھی بھلی

گور پرتسار جا دن نے جاگی۔ دن دن ادھک چلی
جاں جاں ڈولوں سو پرکرما ۔ جو کچھ کروں سو سیوا
جب سووں تب کروں ڈنڈوت ۔ پوجوں اور نہ دیوا !
کہوں سو نام سنوں سو سمرن ۔ کھاؤں پیوں سو پوجا
گیر ہیہ اجاڑ ایک سم لیکھوں ۔ بھاؤ مٹاؤں روجا
آنکھ نہ موندوں کان نہ روندوں ۔ تنک کشٹ نہیں دھاروں
کھلے نین پہچانوں ہنس ہنس ۔ سندر روپ نہاروں !
شبد ترنتر سے من لاگا ۔ ملن باسنا تیاگی
اٹھت بیٹھت کبھوں نہ چھوٹے ایسی تاڑی لاگی
کہے کبیر یہ المنی رہنا سو ۔ گٹ گر گائی !
دکھ سکھ سے پرے کوئی پرم پد تیہہ پدر ہا سمائی

چال بول تان اکشیر آوا !

جہاں ابول تاں من نہیں ۔ دا

بول ابول بیچے ہے جوئی
جو جس ہے تسی لکھے نہ کوئی

(۳) سوامی ملک ہیم راج کاشی جی

پرانی گیان سمادھ لگا دو
پانچ کوشی سے نیارہ کر کے۔ اپنا آپ دھیا دو
تین شریر اوستھا تینوں سیپ روپ جیون پا دو
تینوں گن تینوں ابھمانی۔ تینوں کال بھلا دو
اہنگ بھاؤ چیتو نہیں رنچک۔ شانتی سرو در نہا دو
نت توم اسی ابھیلا یہ چھانو۔ بجیہ پرچھیک مٹا دو
کرنا کرم کریا تر پٹی سے۔ ورتی کو ویگ چھڑا دو
انتر باہر بھیلا نہ بھاسے۔ بھاو ابھاو نسا دو!
سنتشے نرمل نج آتم۔ نرنی پد پا دو!!!
ہیم راج ستمارس پیو و۔ پورن برہم سما دو!!

سادھو ہے سہج سمادھ لگائے
جو جو۔ تے ست کر بانو۔ چنتا شوک مٹائیے!!
پانچواں اندریہ بس کر راکھو۔ اِت اُت ناہیں ڈولائیے
تیا نندا سار پرنیامی۔ برہما نند سمائیے!
بھوت بھویشت چنتا تیا گو۔ ورتمان سکھ پائیے۔
لوک پرلوک بچھانو کلپت۔ نہیں آئیے نہیں جائیے

سروآتم درشٹی سکھلائی !۔ پنکھ پنکھ بگا دیے !!
سروپدارتھ درین ہری کا۔ رچ رچ درشن پائیے !
انتر باہر برہم بچھانو ! !۔ دنیا بھاد بھلا ئیے !
سبھے جاگو سبھے سوود !۔ سبھے بھوجن کھائیے !
سبھے لیجے سبھے دیجئے ! سبھے کار کما ئیے !
سہج شلا پر آسن باندھو نشچل ارٹی لائیے !
انتر مکھ ہوئے امرت اچود ۔ بھو ئی بھلائیے !
انجن ہیں نرنجن رہئے ۔ مکت پدارتھ پائیے !
بندھ دوؤ سے مکتے ہیا سہج سمائیے !

فہرست کتب

ہمارے دوسرے پرکاشن بھی پڑھئے اور لابھ اٹھائیے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	گیتا گیان پہلا بھاگ	۱/۰۰	۱۲	تتو بودھ	/۵۰
۲	" دوسرا بھاگ	۱/۰۰	۱۳	اودھوت گیتا	/۵۰
۳	" تیسرا بھاگ	۱/۵۰	۱۴	آتم اناتم وویک	/۲۰
۴	" چوتھا بھاگ	۱/۰۰	۱۵	میں کون ہوں	/۲۰
۵	" پانچواں بھاگ	۱/۰۰	۱۶	آتم گیان سی حرفی بلھے شاہ	/۳۰
۶	" چھٹا بھاگ	۲/۰۰	۱۷	شری رام گیتا	/۱۵
۷	وویک چوڑامنی	۳/۰۰	۱۸	ویدانت بودھ	/۲۰
۸	اسٹاوکر گیتا	۲/۰۰	۱۹	آتم جگیاسا	/۲۰
۹	وچار مالا	۱/۰۰	۲۰	وچار چندر اودے	۱/۵۰
۱۰	آتم ساکشات کار	۱/۰۰	۲۱	اپیدن گیان گپت پہلا بھاگ	۱/۵۰
۱۱	آتم بودھ	۱/۰۰	۲۲	" دوسرا بھاگ	۱/۵۰
			۲۳	" تیسرا بھاگ	۲/۰۰

ملنے کا پتہ

نرسنگھ داس بہور، 369 پرانا ڈالن والا۔ دہرہ دون (یوپی)